قال نبی الرحمۃ ان من الشعر لحکمۃ
الحمد للہ علی نوالہ کہ درین زمان سعادت توامان رقیمہ شریفہ عشق مسمی بہ
صحیفۂ عشق
از تصانیف صدر انور شریعت و طریقت مظہر اسرار حقیقت
باہتمام راجی غفران حضرت ایزد سبحان شیخ نور الدین بن حاجی جان عشق علی ملتانی
در مطبع صفدری واقع بمبئی مطبوع و ہویدا گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل الشعر الحسن مفرحا للقلوب ✣ بل وذریعۃ لحصول عشق المحبوب ✣ والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ الذی قولہ حسن وفعلہ مرغوب ✣ وعلی آلہ واصحابہ الذین اتباعہم مطلوب اما بعد کمترین بندگان بارگاہ معبود معروف بشیخ داؤد غفر لہ الغفار الودود مقدم کارپردازان مطبع صفدری صوفیان صاحبدل وسخنوران عالی منزل کیخدمت سراپا برکت مین عرض رسان ہی کہ یہ صحیفہ رشیقہ ونمیقہ انیقہ جسکا نام بفحوای اسم بامسمّی صحیفہ عشق ہی مکرمی مولوی صوفی احمد حسین صاحب حنفی نقشبندی حیدرآبادی نزیل بمبئے سلمہ اللہ القوی نے مجکو دیا اور فرمایا کہ یہ وہ اشعار ہین جو ہمارے مرشد کامل حضرت مولانا شاہ سکندر واصل لکھنوی خالصپوری دام فیضہ المعنوی والصوری نے زمان طفلی اور اوان طالبعلمی مین کہے تھے اور اوسی زمانے مین مولانا کے تلامذہ نے لکھہ لیئے تھے کسی نے ایک غزل اور کسی نے دو غزلین اور بہت سا کلام تلف ہو گیا اور بہت سے مسائل شریعت کے جوابات اور عرائض طریقت کے مکتوبات جو مرشد موصوف عم فیضہ نے زبان عربی اور فارسی مین تحریر فرمائے تھے وہ بھی اکثر ضائع ہو گئے مولانا کا قاعدہ یہ رہا کہ جب کسی نے مسئلہ شریعت کا استفتا بھیجا یا خط مین طریقت کی کوئی بات دریافت کی مولانا نے اوسکا جواب لکھکر مستفتی اور سائل کو روانہ کر دیا نقل اوسکی اپنے پاس نرکھی وعلی ہذا القیاس جب کسی وقت کوئی شعر نظم کیا عربی مین یا فارسی مین یا اردو مین اوسوقت اگر کسی طالب علم نے وہ فتوی اور مکتوب اور شعر لکھہ لیا تو رہا ورنہ ضائع گیا اسقدر اشعار اردو اور فارسی کے مین نے ایک ایک غزل اور دو دو غزلین مولانا کے تلامذہ کو خط لکھکر حاصل کین ہین اور نام اس مجموعہ کا صحیفہ عشق رکھدیا ہی پھر اگر کچھہ کلام نظم زبان اردو اور فارسی مین بزمانہ استقبال دستیاب ہوگا تو اسی صحیفہ مین وہ بھی داخل کر دونگا انشاءاللہ تعالی اور عربی زبان کے اشعار بھی دستیاب ہوئی ہین اونکو علیحدہ ترتیب دیا ہی مجموعہ اشعار عربیہ کا نام معیار البلاغت رکھا ہی اس مجموعہ کو شرح کی ضرورت ہی عند الفرصت انشاءاللہ تعالی اسکی شرح لکھونگا اور ہر شعر کے لغات اور مطالب اور بحر اور ارکان اور زحافات کو بعونہ سبحانہ خوب واضح کر دونگا تقطیع بھی ہر شعر کی لکھدونگا کہ طالب کو آسانی ہو اور مسائل شرعیہ کے جوابات بھی کسقدر

حاصل ہوئے ہین اس مجموعہ کا نام **تنقیح المسائل** رکھا ہی اگر خدای قادر قوی جل شانہ نے
چاہا تو وہ بھی طبع ہو کر نفع رسان خلائق ہونگے اور دو مین جواب متعلق شعر سے ایک دوست
نے لکھا ہی کہ میرے پاس تھے تلاش کرونگا اگر ملگئے تو روانہ کرونگا پس وہ جواب جو شعر سے متعلق
ہین اگر آگئے تو اونکو اسی صحیفہ عشق کے آخر مین لاحق کردونگا آپنے ہمارے اوستاد کا حال رسالہ
نافع السالکین مین لکھکر شرف حاصل کیا ہی اب اس صحیفہ عشق کو چھپوا کر سعادت
حاصل کیجیے اور صوفیان عالی مقام و سخنوران ذوی الاحترام کے قلوب کو فرحت دیجئے تم
کلام الفاضل الحیدرآبادی سلمہ اللہ ذوالایادی **خاکسار نے** جب اس صحیفہ کو دیکھا
تو اللہ تعالی کا شکر بجالایا کہ اوس کارساز بے نیاز نے بلا طلب صاحبدلونکی دعو کا سامان
مجکو عطا فرمایا جب اہل دل نے ان اشعار کو دیکھا یا سنا بعضے آنکھو نمین آنسو بھر لائے اور بعض
وجد مین آئے اور بعض نہایت شادمان ہوے اور بعض بغایت ان اشعار کے مدح خوان ہوے
اللہ سبحانہ نے اس رسالہ کے طبع کا سامان بھی بہت جلد بہم پہونچا دیا اب ناظرین کے ملاحظہ مین
گذرتا ہی ایزد تعالی صاحبدلون کو اس سے محظوظ اور اسکو چشم حاسد بد اندیش سے محفوظ رکھی آمین یارب
العالمین **شعرای انصاف مند** اور علمای پایہ بلند نے جو کچھ ان اشعار کی مدح مین ارشاد
فرمایا اگر سبکو قلمبند کرون تو بہت طول ہو جاے لہذا فقط دو تقریظون پر اکتفا کرتا ہون و ہو ہذا ان —

**تقریظ زبدۃ العارفین عمدۃ الواصلین حضرت مولانا مولوی شاہ محمد عبداللہ صاحب حنفی
چشتی بدایونی مدرس اعلی مدرسہ محمدیہ واقعہ بمبئی قامت فیوضہا** بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد لمن لا
محبوب سواہ ولا مطلوب وراہ والصلوۃ والسلام علی خیر من والاہ وعلی کل من اقتفاہ اما بعد می
گوید فقیر نامہ سیاہ عبید اللہ عفی اللہ عنہ ما جناہ کہ بارہا اشعار فاضل واصل بزبان عربی دیدہ و شنیدہ ام آنرا
گزیدہ و پسندیدہ ام دانستہ بودم کہ فاضل موصوف سحبان این زمان و حسان این دوران ست بلغای حرمین
شریفین زادہما اللہ تعالی شرفا و کرامۃ بمدح رسائل عربیہ اش تقاریظ فاخرہ نوشتہ اند و عرفای آن مقامات محققین
او را عارف کامل گفتہ اند چنانچہ بر ناظران تحفۃ العلما وغیرہ این معنی ظاہر شدہ باشد درینولا کہ این رسالہ اش
را دیدم دانستم کہ سینہ اش بناوک اشتیاق محبوب حقیقی دوختہ ہست و دلش بآتش عشق معشوق تحقیقی سوختہ
از ہر شعرش بوی دردی آید از ہر بیتش شراب محبت می تراود ہر غزلش گلستانی ست کہ از ان نسیم تحقیق می وزد

[1] انشاد بالکسر حرف دال را بمعنی شعر خواندن ۱۲

وہر فردش گلیست کہ ازان نکہت عشق بمشام جان می رسد وہر فردش شور انگیز ست وہر سخنش درد آمیز سراپا آمدست آمد نیست کلامش بادہ ایست کہ در آن دُرد نیست از ہر جملہ اش عشق حقیقی جوش میزند وہر کلمہ اش بشوق محبوب خروش میکند این صحیفہ را اگر حرز جان صاحبدلان خوانند بجاست واین رقیمہ شریفہ را اگر تعویذ بازوی عارفان گویند رواست نزد اہل دل شعری ازان از ہزار اشعار سفیہ بہتر ست ولہذا این رقیمہ صغیرہ از دفاتر کبیرہ غیر قویمہ خوشتر ست حق سبحانہ این صحیفہ را در بزم صاحبدلان رسانا دو از نظر نافہمان کور باطن دور دارا دفقط

رقمہ الفقیر محمد عبید اللہ عفی عنہ مولاہ

تقریظ فاضل علام شاعر شیرین کلام ناظم فتوح الشام مصنف صمصام اسلام حضرت مولانا مولوی حافظ سید محمد عبد الرزاق صاحب متخلص بکلامی وطن رای بریلی ٹونک مقام سلمہ اللہ المنعام مولانا کلامی بہ نسبت ۲۵۰۰۰ وپنجہزار اشعار کتاب فتوح الشام را نظم فرمودہ اند و در شاعری شاگرد حضرت نازش خیرآبادی بودہ اند

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی حبیبہ محمد سید المرسلین وخاتم النبیین وشفیع المذنبین وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد گم شدگان صحرای اشتیاق وسرگشتگان وادی فراق کو مژدہ کہ دیوان شریعت وطریقت بنیان حقیقت ومعرفت عنوان تصنیف جناب مولانا شاہ سکندر واصل مشہور بمولوی محمد سکندر علیخان قندہاری لکھنوی خالصپوری دام فیضہ المعنوی والصوری مسمی بصحیفہ عشق مکمل ہوکر نور افزای عیون مشتاقان ودرد افزای قلوب عاشقان ہوا ۔ سبحان اللہ کیا دیوان ہی جسکا ہر شعر خمخانہ معرفت اور مصرع مصرع شمع کاشانہ محبت ہی ہر لفظ جام شراب اشتیاق اور نقطہ نقطہ سویدای دل عشاق ہی فارسی دیکھیے تو شیراز وصفاہان کے چلن دکھائے اردو وہ اردو کہ دہلی ولکھنو کی بول چال سکھائے عشاق بیدل کہان ہین ذرا ادہر آئین اس گلدستہ شوق کو شوق سے لیجائین اسکے گلہای رنگارنگ کی خوشبو سے جانین تازہ پائین زخمی تیغ ادای یار کدہر ہین یہ نمکدان مذاق خریدین اور اپنے زخمون پر نمک افشانی کرکے مرغ بسمل کیطرح تڑپین پھری اور ہائین مصنف انتخاب روزگار ہی عامل شریعت سالک طریقت فدای نبی شیدای کردگار ہی علما مین مثل جامی شعرا مین نظیر نظامی عرفا مین یادگار حضرت بسطامی ادبا مین ہمرنگ آزاد بلگرامی

رسالہ صحیفہ عشق

مصنفہ کشاف دقائق معقول ومنقول حلال غوامض فروع واصول عالم عامل عارف

کامل مولانا ومرشدنا حضرت شاہ سکندر واصل حنفی قادری نقشبندی چشتی

متوطن موضع خالصپور پرگنہ ملیح آباد ضلع لکھنؤ دامت افاداتہ خلیفہ زبدۂ اولیای کرام

مولانا شاہ محمد سیّد عبد السّلام ہسوی فتحپوری دام فیضہ المعنوی والصوری یکی از خلفای

قطب ربانی غوث صمدانی مولانا شاہ احمد سعید دہلوی مہاجر مکّی مدنی قدّس

اللہ تعالی اسرارہ وافاض علی قلوب معتقدیہ

انوارہ مرتبہ جناب مولوی احمد حسین صاحب شاگرد حضرت مصنف موصوف مدظلہما

حسب فرمایش واقف رموز وجود وشہود جناب مولوی شیخ داؤد صاحب سلمہ اللہ الواہب بحسن اہتمام

جناب شیخ نور الدین بن جیوا خان تاجر کتب ومالک مطبع سلمہ اللہ

در مطبع صفدری بمبئی مطبوع اہا گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشعار بزبان اردو

بحر رمل مثمن	غزل	محذوف و مقصور

کوئی ممکن ہی نہین معبودون مین ہمسر ترا ۔ بندۂ مخلوق ہی ہر کمتر و برتر ترا

التجا تیری سوا لیجائے کوئی کسکے پاس ۔ ملتجی ہی یار ہر فغفور و ہر قیصر ترا

کارسازِ دوجہان تیری سوا کوئی نہین ۔ چھوٹ جائی پھر کسی سے در بہلا کیونکر ترا

دار پر کھیئے دیا تاج شرف سے سرفراز ۔ چاہیئے جو کیجیئے ہی سر مرا اور در ترا

رات بھر رہتا ہی دل مین میرے تیرا ہی خیال ۔ ذکر ہوتا ہی نہایت شوق سے دن بھر ترا

خانۂ دل کو کیا آراستہ تیری لیئے ۔ بی تکلف آ کہ ہی یہ خاص جانان گھر ترا

جسکو دیکھیئے ہی مجنون ہے تیری عشق مین ۔ ایک واصل ہی نہین دیوانہ ای دلبر ترا

بحر رمل	غزل	ایضاً

سب سے پہلے نام لکھتا ہون مین اپنے یار کا ۔ ہی وظیفہ جو کہ ہر نے جان و ہر جاندار کا

تر زبان اوسکی ثنا مین سبزہا ہی خشک و تر ۔ حمد مین اوسکی ہی گویا ہر ورق اشجار کا

ہی اوسکے عشق مین دریا کو یہ جوش و خروش
اور صحرا محو الفت ہی اوسی دلدار کا

خوبرو یون پر جو مرتا ہی ہر اک عاشق مزاج
کیا سبب ہے عکس ہی انمین ہمارے یار کا

چرخ سرگشتہ زمین افتادہ اوس کے عشق مین
شمس آنکھین کھولکر مشتاق ہی دیدار کا

جملہ عالم حور و غلمان و ملائک جن و انس
ہی بلا انکار خدمتگار اوس سرکار کا

واصلا وحدت پر اوسکی جبکہ ہی ہر شی گواہ
ہی بڑا نادان وہ جو نام سے انکار کا

بحر | غزل | ایضاً

وقت آیا ہی کہ لکھون وصف اوس مختار کا
بعد خالق کے ہی رتبہ جس شہ ابرار کا

وہ حبیب کبریا اور شافع روز جزا
رونق ہر دو سرا سردار کل اخیار کا

ہوگئی اوسپر رسالت ختم اب ہوگا نہین
کوئی پیغمبر ہوا ارشاد یہ غفار کا

نائب اول ہی اوسکا یار صدیق تقی
وہ ہوا مصداق نص اذ ہما فی الغار کا

نائب ثانی ہوا فاروق عادل بالیقین
جو کہ قامع ہی اساس کفر اور کفار کا

نائب ثالث ہی ذو النورین عثمان نامدار
جو رہا دائم نصیر اسلام کے انصار کا

نائب رابع ہی وہ مولی سے علی شیر خدا
جو کہ منبع ہوگیا اللہ کے اسرار کا

بو حنیفہ شافعی مالک ہی اور احمد امام
ہی ہر اک انمین سے گل اسلام کے گلزار کا

دوسرے جتنے ہین گلہائے گلستان ولا
سب پہ برسے آب یارب فضل کے امطار کا

دل بکیف حاضر ہی واصل رہو بر شوق ہدف
ہو شکار ایکاش تیرے عشق کے سوفار کا

بحر | غزل | ایضاً

حسن مطلق پہ ہمارا دل جو شیدا ہوگیا
تھا تو دیوانہ مگر فی الحال دانا ہوگیا

جس نے خاک در پہ تیری رکھکے سر آنکھین ملین
چشم سر کیا دیدۂ دل اوسکا بینا ہوگیا

صورتِ دلدار کا جب روبرو آیا خیال / مثلِ آئینہ کے مین محوِ تماشا ہو گیا

تیری الفت کی مرض مین یار کیا تاثیر ہے / جو ہوا بیمار تیرا وہ مسیحا ہو گیا

پردۂ اشکالِ گوناگون نہ ساتر ہو سکا / چہرۂ روشن ترا آخر ہویدا ہو گیا

ہر طرف ہر رنگ مین پہچان لیتا ہون اوسے / حسن کا نامِ خدا ایسا شناسا ہو گیا

ہم نہ غیر و نفسی ملین تجکو بھی ہم ملنے نہ دین / اب تو ہم تیرے ہوے اور تو ہمارا ہو گیا

ملکِ حادث سے بڑھا جسکا قدم سوے قدم / وہ گدا اسی شہ ہوا بندہ سے مولا ہو گیا

دل ہمارا پہلے تھا جای تولّای حبیب / اب کہان دل کا پتا ملکر تو لّا ہو گیا

بندِ غم قیدِ الم صدمے اوٹھای عشق کے / بیتری ہجرانمین کہین کیا ہمپہ کیا کیا ہو گیا

ہستی و ہمی سے تہا واصل گرفتار دوئی / وہم جب جاتا رہا عالم مین یکتا ہو گیا

بحرِ ہزج	غزل	مثمن سالم

ہمارا دل ہے آئینہ رخِ پُر نورِ جانان کا / پڑا کرتا ہے اسمین عکس رشکِ مہرِ تابان کا

مری پوشاک کی ہر تار سے اک شور برپا ہے / کہون کیا حال تیری شوقمین اپنی تن و جان کا

نکیونکر لیکے بھاگے قیس اپنا جامۂ ہستی / کفِ پا سے مری صد چاک ہے دامان بیابان کا

فروغِ دو جہان ظلمت سی بدتر کیون نہو مجکو / بھرا ہے نور آنکھومین تری روی درخشان کا

نہ تنہا بلبلِ نالان تری الفت مین شیدا ہے / گریبان چاک ہے تیری لیے ہر گل گلستان کا

مری محبوب پر دل یکقلم عالم کا مفتون ہے / ملک جنّ و پری انسان و حیوان حور و غلمان کا

تری الفت کی آتش مین ادہر پروانہ جلتا ہے / سراپا جل رہا ہے تن ادہر شمعِ شبستان کا

گہر دریا مین مفتون ہے جبل صحرا مین مجنون ہے / محبت مین تری دل خون ہوا لعلِ بدخشان کا

نکیونکر ہر بُنِ مو سے شرارِ شوقِ حق نکلین / تن واصل ہے آتشخانہ نارِ عشقِ یزدان کا

موعظت

بحر رجز — مثمن سالم

اے ہوشیاران زمن تم یاد رکھو یہ سخن — فانی ہے یہ دہر کہیں باقی نہیں غیر از خدا
عاقل وہی ہے بایقین ہے جسکے دل مین فکر دین — دنیا سراپا ہے لعین سمجھا ہے اسکو بے وفا
لاکہونکو دی اسنے دغا صدہا کو قتل اسنے کیا — توفی نہین جانا ہے کیا قارونکا قصہ کیا ہوا
ہے یہ خبیثہ پیرزن پر مکر و آشوب و فتن — آراستہ کرتی ہے تن ہوتا ہے نادان مبتلا
دانا بہلا آتا ہے کب دانے پہ اسکے بے سبب — ہے دام ہر دانے پہ جب پہرتا ہے وہ برپشت پا
دین سے ہمیشہ کام ہے دنیا تو چند ایام ہے — سمجھا ہے جو علام ہے عقبے ہے گہر دنیا سرا
اوس گہر کو تو آباد کر مہمان سرا سے درگذر — منزل یہانکی دو پہر رہنا وہان ہے دائما
آبادی خانہ ہے کیا کر نمازون کو ادا — نادار کو دو کرو دعا زردار کو جود و سخا
مفلس تو لے تسبیح کو منعم تو دے نعمت کو بو — عقبے مین تا طیار ہو انبار خرمن کا ترا
آدم ہے تو شیطان نہ بن آتش صفت سوزان نہ بن — انسان ہو حیوان نہ بن خوش خلق رہ اے دلربا
خلق خدا پر رحم کر انسان ہو یا ہو جانور — کر میش اوسکے تا حشر اسمین نہ کر غفلت ذرا
ممکن ہو گر کہانا کہلا ورنہ تو پانی ہی پلا — یہ بہی نہو تو دے دعا تا خوش ہو تجہسے کبریا
یہ بہی اگر تمسے نہو تو بہائی ایذا تو نہ دو — روکو زبان اور ہاتھہ کو ورنہ چہٹا تیر قضا
ہے ظلم سب جسے مونسے بد ظالم ہے مردود احد — ہوتی ہے تنگ اوسکی لحد کرتا ہے رد اوسکو خدا
ہے طالب ایمان اگر رکھہ راستی مد نظر — تا شکل دین جلوہ گر مرآت (آئینہ) دل ہو حق نما
دنیا مین کام ایسے کرو عازم جو تم جنت کے ہو — حورین استقبال کو غلمان کہین صد مرحبا
اے خالق ہر دو جہان تو ہی ہے سب کا مہربان — واصل ہے سب سے ناتوان کہہ لطف اوسپر دائما

غزل

بحر خفیف مسدس — مخبون مقطوع مسبغ

ایک ہی ہے فقط مرا محبوب — دوسرا ہی نہین کوئی مطلوب

حور زاہد کو ہمکو اوسکا وصال
ہو مبارک جسے جو ہو مرغوب

دم نکلجای شوق مین اوس کے
ہی مرے دل کی یہ تمنا خوب

سوز عشق اوسکا اسقدر بڑہجاے
جس سے جلجائین دلکے سارے کروب

قد عصے واصل وانت کریم
تب علینا الیک نحن نتوب

ایضاً خفیف مسدس — **غزل** — مخبون مقصور مقطوع مسبغ

جز خدا کی نہین کسیکو ثبات
ہی ہمیشہ فقط اوسیکی ذات

کام تیرا تمام حکمت ہے
بات تیری ہی رشک قند و نبات

تیری ہی ذکر مین رہون دن بہر
تیری ہی فکر مین کٹے سب رات

زندگی تیری شوق مین ہو بسر
عشق تیرا انجای بعد ممات

تیری ہجران مین موت واصل ہی
اور دیدار تیرا اوسکی حیات

بحر رمل مثمن — **غزل** — مقصور و محذوف

ساقیا چلتا رہی پیہم ترا پیمانہ آج
ہی جنون زورون پہ یہ بیخود رہی دیوانہ آج

جو ہوا سو خیر اب لازم ہی اوس کی دلدہی
ورنہ سر پھوڑیگا جان دیگا ترا مستانہ آج

بہو لجائین تاکہ وہ سب قصہ فرہاد و قیس
دل مین آتا ہی سنا دین اپنا ہم افسانہ آج

روی روشن تو دکھاتا شمع گل ہو رشک سے
حال میرا دیکھکر جلجای ہان پروانہ آج

آپ از راہ نوازش گر قدم رنجہ کرین
غیرت گلزار ہو جای مرا کاشانہ آج

شکر احسان کیا ادا ہو آپ کے آئے قدم
کلبۂ احزان ہوا اپنا مسرت خانہ آج

ایک مدت سی پریشان حال ہی واصل کا دل
آپکے جلوے سے ہو آباد یہ ویرانہ آج

بحر مضارع مثمن — **غزل** — اخرب مکفوف مقصور

مضطر ہی تیری ہجر سے جانان بدن مین روح
گہبرا رہی ہے تیری لیئے اس وطن مین روح

آتا ہی کسطرح سے پیغام وصل کا
ہر لحظہ دیکھتی ہی یہ آکر دہن مین روح

ہی دل مین شوق دید رخ رشک گلستان
خوش ہوگی کسطرح سی ہماری چمن مین روح

کیا خوب وصل یار سے عیش و طرب مین تھی
دنیا مین آکے پڑ گئی رنج و محن مین روح

جب جانیئے کہ عشق مین پختہ ہی واصلا
غافل نہو کبھی تری اک لحظہ تن مین روح

بحر خفیف مسدس	غزل	مخبون مقصور مقطوع

میرے جانان کے جملہ کار لذیذ
ناز مرغوب دل پیار لذیذ

نام محبوب کیا ہی میٹھا ہی
اوسکی تکرار بار بار لذیذ

وصف گل ہو سکے بیان کیونکر
باغ دلبر کا ہمکو خار لذیذ

زہر گر یار دے تو آب حیات
دست دلدار کی ہی مار لذیذ

حافظو نکا وظیفہ ہر شب و روز
کیون نہو ہی کلام یار لذیذ

مطربا ذکر دوست کر آغاز
ہی بہت قصۂ نگار لذیذ

زینۂ بام یار ہے وصل
کیون نہ منصور کو ہو دار لذیذ

ایضاً خفیف مسدس مخبون	غزل	مقصور مقطوع مسبغ

ڈہونڈہ مارے سبہی بلاد و دیار
تیرا ثانی نہین کوئی زنہار

عرش سے فرش تک کو غور کیا
سب جگہہ تیری حسن کی ہی بہار

بطفیل حبیب خود کردے
عشق سے اپنے مجکو بھی سرشار

ہو عطا سبکو دولت دو جہان
ایک تو ہی فقط مجھے درکار

دل ہمارا اگر یہ غافل ہی
آپ کر دیجیئے اوسے ہشیار

ہین نے مانا کہ سب سے کمتر ہون — کیا نہین ہی بڑی تری سرکار
سب اگر شیر ہین ترے در کے — تیرا مین بھی ہون اک سگِ دربار
میرا مقصد اگرچہ مشکل ہے — آپ چاہین تو کچھ نہین دشوار
عرض کرتا تہا کرچکا وصل — آگے ہر کام کا ہی تو مختار

بحر رمل مثمن | **غزل** | مخبون وابتر

زلف آتی ہی رخ یار پہ پیچان ہوکر — سانپ پہرتا ہی گلستان مین خرامان ہوکر
گُل ہی رخسار ترا اور ہی سنبل کاکل — تو کہان سیر کو جاتا ہی گلستان ہوکر
خانۂ قبر مرا گرچہ بہت تہا تاریک — کردیا یار نے روشن مہِ تابان ہوکر
تیری رحمت ہی بہت امت احمدؐ پہ الٰہ — ہو معذّب یہ بہلا موردِ احسان ہوکر
دام گیسو تھا بیکجا نہ پہنسے ہم اوس مین — کرلیا صید مرے دل کو پریشان ہوکر
میرے جانان کی مصوّر نے جو صورت دیکھی — رکھدیا کلک وہین ہاتھ سے حیران ہوکر
گو بظاہر اوسی انکار ہی وصل سے مگر — ہی نظر لطف کی اغیار سے پنہان ہوکر

بحر متقارب | **غزل** | مثمن مقصور

خدا کو سزاوار ہی کبر و ناز — سوا اوسکے سب اہل عجز و نیاز
اگر طاعتِ یار مین ہو بسر — تو بیشبہ نعمت ہی عمرِ دراز
بہت راست ہی قولِ اربابِ دین — حقیقت کا پُل ہی یہ عشق مجاز
یہ دنیا ہی اک قحبۂ پُرفتن — بچے اس سے وہ جو کہ ہین اہلِ راز
سزاوارِ آتش ہی وصل وہ دل — نہو عشق کا جسمین سوز و گداز

بحر خفیف مسدس | **مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات** | مخبون مقصور

ہو مبارک سبہونکو مال و منال
ملک و جاگیر و سلطنت ہو نصیب
اپنے دلکی بھی کچہ کہون پیارے
گر ترے قرب کے نہون لائق
شوق بھی گر عطا نہو مجکو
اِسکے لائق بھی گر نہون تو یہ ہو
یہ بھی خدمت اگر ندیجائے
یہ بھی اکسیر گر نہ ہاتھہ آئے
یہ بھی نعمت اگر نہ حاصل ہو
قبر پر گر نہو گذر اون کا
آرزو تو یہی ہی وہ اصل کی

بلکہ دونون جہان کا جاہ و جلال
اور سارے جہان کا فضل و کمال
درد ہو دلمین اور تیرا وصال
شوقسے اپنے کردے مالا مال
شوق والونکی مین اوٹھاؤن نعال
اونکے کتّون کا مین رہون حمّال
خاکِ پای سگانسے ہون مین نہال
اونکی آوازسے مین ہون خوشحال
قبر ہی میری اونکی ہو پامال
حشر مین اونکے مین رہون دنبال
آگے تو ذوالجلال والاجلال

استغفار از طرف جملہ بندگان گنہگار بدرگاہ پروردگار آمرزگار ہر سیہ کار

بحر رمل مسدس محذوف

ہوگیا جب پر ترا فضل و کرم
تونے کردی قہر کی جسپر نظر
قہر سے اپنے بچا سبکو کریم
جس کسیسے ہوگیا جو کچہ گناہ
بخشدی اوسکو کہ تو غفار ہی
جسنے وصل کو دیا رنج و ملال

ق

بس وہی ہی دو جہان مین محترم
ہوگیا معبودِ من وہ سب سے کم
رکہیو ہمیشہ لطف اپنا دمبدم
پہر ہوا ہمدوشِ افسوس و ندم
بے کنارہ ہی تری رحمت کا یم
تو نہ دے اوسکو الٰہی درد و غم

جبکہ بندی کا تری یہ قول ہی | تو تو ہی رحمٰن و خلاق امم

بحر خفیف مسدس مخبون | ایضا استغفار و مناجات | محذوف مقصور مقطوع

مثنوی

رَبَّنَا افْتَحْ لَنَا كُنُوزَ حِكَمْ | اٰتِنَا مِنْ لَدُنْكَ كُلَّ نِعَمْ

ای پروردگار ہمارے کھولدی ہمارے واسطے حکمتونکے خزانون کو | عطا کر ہمکو اپنی نزدیک سے جملہ نعمتون کو

اَنَا عَاصٍ وَّاِنَّكَ الْاَرْحَمْ | فَاعْفُ عَنَّا ذُنُوبَنَا وَارْحَمْ

مین گنہگار ہون اور تو بڑا رحم کرنے والا | معاف کر ہمارے گناہون کو اور ہمپر رحم کر

تَائِبًا جِئْتُ نَجِّنَا مِنْ ضَيْرْ | رَبَّنَا اخْتِمْ اُمُورَنَا بِالْخَيْرْ

توبہ کرتا آیا ہون نجات دی ہمکو درد و رنج سے | ای ہمارے پروردگار ہمارے سب کامونکو ساتھ نیکی کے انجام دے

عَافِنَا مِنْ جَمِيعِ اٰفَاتْ | خُذْ يَدِيْ اٰنِفًا وَّفِي الْاٰتِيْ

بچا ہمکو جملہ آفات سے | دستگیری کر میری دنیا مین بھی اور آخرت مین بھی

وَاقْضِ حَاجَاتِنَا وَكُنْ مَّعَنَا | بِالْاِعَانَاتِ اَيْنَمَا كُنَّا

اور روا کر حاجتین ہماری اور رہ ہماری ساتھ | مدد کر ہمارا جہان کہین ہم رہین

لَيْسَ لِلْوَاصِلِ الْفَقِيرِ سِوَاكْ | اَغْنِهٖ عَنْهُ مَالِكَ الْاَمْلَاكْ

تیری سوا واصل کا کوئی مددگار اور کارساز نہین ہی | واصل کو بی پروا کردی اپنی غیر سی اے شہنشاہ سب بادشاہونکے

بحر رمل | غزل | مثمن مقصور

قادر مطلق سوائی خالق عالم نہین | جز خدا معبود برحق کوئی ای ہمدم نہین

دوستی کی ہے دیکھا دوستونکے حال کو | غیر حق کوئی کسیکا دوست محرم نہین

خاک ہو جائے نہ جس دل مین درد عشق یار
کو رہون آنکھین جو اوسکے شوق مین پرنم نہین

اے طبیب اسکی لیئے ہرگز نکر فکر علاج
یہ وہ زخم دل ہی جسکو حاجت مرہم نہین

بدترین خلق ہون مین حال اپنا کیا لکہون
مثل میرے ایک بھی ننگ ہمہ عالم نہین

مولوی صاحب نداق دل یہان درکار ہی
یہ کتاب عشق ہی تہذیب اور تسلم نہین

ایکدم واصل نہو غافل خیال یار سے
دمبدم جو یاد مین اوسکی نہو آدم نہین

بحر ہزج	غزل	مثمن سالم

منور کیجیئے آکر ہمارے خانۂ دل کو
کہ مدت سے کیا ترتیب ہمنے سارے محفل کو

تڑپنے سے نہین رکتا ہی دل تیری جدائی مین
تسلی دے ذرا ٹھنڈا کر اپنے نیم بسمل کو

کیا ہی قتل گر مجکو نہین کچہ جا ملی دہشت ہی
کہ آتا ہی جلانا بھی بخوبی میرے قاتل کو

تن خاکی مین آئے ہین بامید وصال اوسکے
دیا ہی ہمنے منصب طور کا اس تودۂ گل کو

نہ ہی مخلوق کو تا حشر رغبت حور و غلمان کی
اگر دیکھے کہین واعظ مرے حورین شمائل کو

نہ تخت بادشاہی پر نہ فردوس معلی مین
نہین تسکین ہی بے دلبر کہین ناشاد بیدل کو

بہت مضبوط ہو کر بحر الفت مین قدم رکہین
خبر ڈوبی ہوؤنسے دو سبکساران ساحل کو

ہمارے ہر رگ و پے مین گرہ ہی عشق جانان کی
گنا کرتا ہی زاہد اپنی تسبیح انامل کو

تری تو دل مین وہ دلدار تیرا جلوہ فرما ہی
کیا کرتا ہی کیون واصل تو پھر تحصیل حاصل کو

بحر	غزل	ایضاً

گواہ دعوئ صادق ہون کہتا ناصحا دلکو
نہین ہی عشق مین مدخل براہین و دلائل کو

حجاب وہی مطلب زاہد از ہد ریائی ہے
اگر طالب ہے حق کا چھوڑ دی دعوای باطل کو

گھٹا ذرات دود آہ سی کیا کیا نہ دم اپنا
دکھایا ہجر نے تیرے عذاب چاہ بابل کو

تری ہی دیکھنے کو روح اب آنکھون مین آئی ہی — اوٹھا دی منھہ سی اپنی ایکدم جلباب حائل کو
بہار آرا تصوّر ہی کسی لیلا کی آمد کا — دل شوریدہ سی رکھہ ابھیون طیار محمل کو
نسیم شوق چلتی ہی مرے انفاس سے ہردم — شگفتہ کیون نرکھون عشق مین مین غنچۂ دل کو
سوا امادر پدر سی مہربان ہی وہ عطا پرور — نہ پھیرا جسنے محروم اپنی در سی مجھسی سائل کو
نہ بہنکے بیخودی سے ہم چڑہائے خُم کے خُم اوسکے — کیا جس مے کی اک قطری نے بیخود قیس بیدل کو
چھپا رکھہ سینے کی پردے مین اپنا داغ دل واصل — نہ بلبل رنگ وڑائی دیکھکر اس لالۂ دل کو

استغفار از واصل گنہگار بدرگاہ کردگار آمرزگار

بحر رمل مثمن مقصور

پوچھتا ہی یار کیا بندی کا تو حال تباہ — میرا نامہ ہوگیا ہی فرط عصیان سے سیاہ
شرم آتی ہی کہ اپنے نفس کو عاصی کہون — کیونکہ مین عاصی نہین ہون بلکہ ہون یکسر گناہ
ہی مسمّی اثم اسم اوسکا سکندر ہوگیا — رکھلیا گر نام واصل اس سے کیا ہوتا ہی آہ
اسقدر ہی بالیقین احمد کی مین امت مین ہون — اوسکو سچا جانتا ہون ہی وہی میری پناہ
وہ رسول کبریا اور خاتم کل انبیا — جوکہ لایا وہ بجا اسمین نہین ہی شک کی راہ
دلمین میرے خوب ہی توحید کی تصدیق ہی — سلب یہ ہرگز نہو تیری عطا فضل اله
ایک ہی معبود اوسکا نام پاک اللہ ہی — ہی وہی سچا خدا خلّاق عالم بادشاہ
دوسرا کوئی نہین ہرگز کہین اوسکا شریک — مثل اوسکا ممتنع بالذات ہی بے اشتباہ
کل صفات کاملہ سی رب مرا موصوف ہی — ہر نقائص سے بری ہی خالق خورشید و ماہ
میرے مالک نے رکھا محفوظ مجکو کفر سے — یہ بڑا اوسکا کرم مجھپر ہوا شام و پگاہ
الغرض جتنے معاصی ہین مین اون کو کرچکا — سب سے کرتا ہون مین توبہ دوستو رہنا گواہ

بحر رمل مثمن — غزل — محذوف

حور زاہد کی لیئے دلبر ہمارے واسطے
قصر خلد اوسکے لئی قیصر ہمارے واسطے

شیخ طالب ہے مکان کا ہمکو ہی عشق مکین
حج اصغر ہی اوسے اکبر ہمارے واسطے

خواہش دولت نہ ہمکو ہی نہ جنت کی ہوس
دوجہان سے ہی وہ دلبر بہتر ہمارے واسطے

شیخ کہتا ہی چلو کعبے مین دیکھو یار کو
سب جہان ہی یار کا مظہر ہمارے واسطے

شیخ و زاہد کو اگر کعبے مین دی اوسے جگہہ
یار نے دل مین بنایا گھر ہمارے واسطے

یاد آیا جبکہ گلشن مین وہ روی آتشین
غنچۂ گل بن گیے اخگر ہمارے واسطے

سر بکف حاضر ہی خود سر گشتۂ ابرو مگر
کہینچتی ہین آپ کیون خنجر ہمارے واسطے

موتیون کو کیا کرینگے لیکے ہم سنے یار کے
ہین برستے اشک کے گوہر ہمارے واسطے

آب حیوان کی نہین ہی مطلقاً خواہش ہمین
ساقیا بہر عشق کا ساغر ہمارے واسطے

شربت کوثر ہماری کس مرض کی ہی دوا
شربت دیدار ہے کوثر ہمارے واسطے

خانۂ دل مین ہی یون تشریف لانا یار کا
کم رقیبون کے لیئے اکثر ہمارے واسطے

لائی تشریف وسنی بخشا ہمکو خلعت وصل کا
سرفرازی ہوگئی افسر ہمارے واسطے

رات بہر کہتا ہی ہمکو ہجر جانان بیقرار
درد دل کاہش فزا دن بہر ہمارے واسطے

گر کسی کو ملگئی دنیا و یا عقبیٰ کی عیش
غم نہین ہی اصل کہ ہی دلبر ہمارے واسطے

بحر ہزج	غزل	مثمن سالم

مکین سمجھے مکان سمجھے نہ ہم ارض و سما سمجھے
جہان حسن تیرا جلوہ گر ہم جابجا سمجھے

ہمارے ہر رگ و پی مین سوا تیرے نہین کوئی
ہم اس آئینۂ دل مین تجھی کو رونما سمجھے

چھپا کر گیسو دل مین رکھ لی پہر زبان ہمنے
دل اپنا ہم قبا سمجھے زبان بند قبا سمجھے

سوا تیری اگر خواہش ہمین ہو باغ جنت کی
قسم تیری ہمین ای دوست پہر ہمسی خدا سمجھے

سوا تیری نہین ہمنے کسی سے آشنائی کی
تجھی کو یار ہم سمجھے تجھی کو آشنا سمجھے

توئی محبوب ہی اپنا توئی مطلوب ہی اپنا
رکھا مطلب تجھی سی ہم تجھی کو مدعا سمجھے

نہایت شوق سے ہمنے کہیا یا جسم و جان اپنا
فنا ہونیکو تیری ذات مین اپنی جان بقا سمجھے

کیا ہی دولتِ کونین سے ای دوست مستغنے
نہ کیونکر خاکِ در کو تیرا عاشق کیمیا سمجھے

ہوا کرتی ہین جب سب کام حکیم یار سی واصل
ہم اپنی نامرادی کو حصول مدعا سمجھے

بحر — غزل — ایضاً

تجھے حور و ملک سمجھی نہ ہم یوسف لقا سمجھی
مگر ای یار تجھکو مہوشون کا پیشوا سمجھے

کیا ہی قتل جب تونی ہمین دولت ہوئے حاصل
ادای ضرب کو تیری عطای خون بہا سمجھے

تمھاری مصحفِ رو کی ہوی ہین جب سے ہم حافظ
سیہ کاکل کو ہم وَالّیل خدکو وَالضُّحےٰ سمجھے

یہ چھٹا جو جانور صدقے مین تیری الشہِ خوبان
ہم اوس طائر کے سایہ کو بہ از ظلّ ہما سمجھے

تری تقریر قائل زندۂ جاوید کرتی ہی
تری دشنام مین ہم یار تاثیرِ دعا سمجھے

خدا کی فضل سے گو ہم شہِ ملکِ قناعت ہین
پر استغنا مین بھی اپنی کو ہم تیرا گدا سمجھے

رہی ہر چند ایذا مین مگر ذوقِ محبت سے
ہمیشہ خالِ عارض کو تری حَبُّ الشِّفا سمجھے

تری کوچہ مین پیچھی پانون رکہا ہمنی ای قاتل
سرِ پُر شور اپنا پہلے ہی تن سے جدا سمجھے

تری مرآۃِ رخ مین ہی جمال لَمْ یَزَلْ پیدا
تجھے ہم بیگمان آئینہ دارِ کبریا سمجھے

برای قیدِ مرغِ دل وہ دام و دانہ تہا واصل
جسے ہم ہو لکر خالِ رخ و زلفِ دوتا سمجھے

بحر تقارب — غزل — مثمن سالم

مرا باعثِ عیش و آرام تو ہی
نہین غم ہی مجکو کہ تو رہ دیرہ ہی

ہمیشہ تجھی گوشۂ دل مین رکھون
سوا اسکے کوئی نہین آرزو ہی

شب و روز ہر لحظہ ہر وقت مجکو
تراذ کر ہی اور تری جستجو ہی
خور و نوش کی عشق مین کسکو پروا
مگر اتباع کلوا واشربوا ہی
بہار دو عالم معطر ہی اوس سے
مری گل مین واصل عجب رنگ و بو ہی

بحر خفیف مسدس — غزل — مخبون مقطوع

خون جاری ہی ہر رگِ تن سے
یار پوچھے گا اسکو دامن سے
شاہِ گلزار ہی ہمین درکار
کام گل سے نہ ہمکو گلشن سے
سر تو کاٹا ہی پر یہ ہوا ارشاد
پاؤن سے آئین یا کہ گردن سے
زاہدا دردِ عشق حاصل کر
کام چلتا نہین ہی سمرن سے
تیری الفت مین ای عزیز از جان
دوست بد تر ہین ہمکو دشمن سے
قبر پر تو اگر خرام کرے
لون قدم مین نکل کے مدفن سے
واصلِ خستہ آپ ہی کی لئے
سر بصحرا ہی اپنے مسکن سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشعار بزبان فارسی

بحر ہزج	قصیدہ در حمد	مثمن سالم

چگونہ حمد ہاے تو ادا سازد زبانِ ما — شود صد بار در ہر دم فدایت جسم و جانِ ما

الٰہی در ستایشہای تو گویا شود ہر یک — دلِ ما جانِ ما ہر موے ما ہر استخوانِ ما

بجز اوصافِ تو ہرگز نیارم بر زبان چیزے — بجز افکارِ تو فکرے نیاید در جَنانِ ما

برای تو نسازم ہیچ کاری جز اُمورِ تو — بجز اقوالِ تو قولے نیاید بر زبانِ ما

بیک لحظہ بیک ساعت بقدرِ طرفۃ العینے — نباشد غافل از حمدت نہان و ہم عیانِ ما

ز بعدِ مرگ ہم از وصفِ تو روحم نیاساید — اگرچہ گم شود از دہر نام و ہم نشانِ ما

کجا یک قطرہ از دریاے حمدِ تو ادا گردد — زند صد موج اگر این بحرِ طبعِ نکتہ دانِ ما

بگوید ہر بُنِ مویم کہ ای جانم فداے تو — نمی آید یکی حمدِ تو از کام و دہانِ ما

توئی مقصودِ من ہستی توئی معبودِ من ہستے — توئی مطلوبِ من ہستی توئی محبوبِ جانِ ما

توئی سلطانِ تحقیقی توئی ملجای مخلوقی — ترا زیبد خداوندی فدای تو روانِ ما

ثنائی بیکران مخصوصِ ذاتِ تست ای خالق — کہ شد ہر نکتۂ قدرت نشانِ تو عیانِ ما

چہ ہر ذرہ چہ ہر قطرہ چہ ذی روحی چہ بی جانی — کہ ہر چیزے "زہی" گوید زہی ذی امتنانِ ما

زہی قدرت زہی حکمت زہی عزت زہی عظمت — فدایت جسم و جانِ ما فدایت جسم و جانِ ما

بهشت اخروی و حشمت دنیائی نخواهم | مرا سرمایه باشد وصل تو حسنت جنان ما
کمالات همه مجموع دارد شاهد جانم | چه غم گر هست در زشتی و نقصان کون و شان ما
کلاه سرفرازی بر سر پر انکسارم نه | بیاد رباطنم جاگیر و کن فرحان زبان ما
فشانم در دولت و دین و بر روی غیر نکشایم | کنم نظارهٔ حسن ای فدای تو روان ما
غذایم دیدن رویت زلالم بادهٔ وصلت | جزین ساغر نباشد دوره ساز بزم جان ما
چگویم وصف آنجانان دل و جانم برو قربان | بود از عجز اینجا خامشی مهر دهان ما
ندارم هیچ ملجائی نه یاری کس نه غمخواری | نباشد هیچ کس جز ذات پاکت مهربان ما
تو هستی راحت روحم تو هستی قوت قلبم | توانائی ز تو در جسم و جان ناتوان ما
عجب شان و شکوه و جاه و طرز دلربا داری | نمی آید بفهم و عقل و ادراک و گمان ما
چه کار آید مرا این قصرهای جنت اعلی | مرا کافی ست سیر روی تو کویت مکان ما
اگر در هفت دوزخ وعدهٔ دیدار تو باشد | گزیند آشیان شوق آنجا مرغ جان ما
بهر گاهی که حمد تو کند هر شی بهر حالی | چگونه حمد تو آید ز تقریر و بیان ما
چسان نازم نه بر بخت نکوئی خویش ای اصل | که محبوبم چنین خوب و خوشا این داستان ما

بحر رجز | **قطعه** | مثمن سالم

در هر زمان بر حال ما مبذول احسانهای تو | با اینچنین در امر تو سستی و تاخیرات ما
تو کارساز کار ما کشاف هر دشوار ما | بیکار تدبیرات ما بیکار تدبیرات ما
تو یار ما و دلدار ما در کار در هر کار ما | غمخوار ما غفار ما ستار تقصیرات ما
در شکر تو قاصر شده از حمد تو عاجز شده | اقسام تقریرات ما اصناف تحریرات ما

بحر هزج | **قصیده در نعت** | مثمن سالم

بیا ای دل بگویم نعتِ شاهِ هردو عالم را ... حبیبِ کبریا مقبولِ برحق فخرِ آدم را

حیاتِ عاشقان تفریحِ بسمل چارهٔ مضطر ... علاجِ دردمندان از برای زخم مرهم را

دلیلِ گمرهان محبوبِ یزدان سرورِ خلقی ... شفیعِ عاصیان از بهرِ آتش سدِّ محکم را

سُرورِ خاطرِ غمگین مرادِ عاشقِ مسکین ... برای مضطرب تسکین بهارِ خیرِ مقدم را

امامِ مرسلین واصل بحق موصل بدرگاهش ... برای رفعتِ بامش زهی همواره سلّم را

بعهدش بودمی ای کاش و می شستم کفِ پایش ... برای خود ذخیره کردمی آن آبِ زمزم را

خدا با نامِ پاکِ خویش نامش مشتهر کرده ... چنان کز نورِ خود افروخت آن نورِ مکرم را

نیامد حرفِ لا وقتِ سؤالِ سائلش بر لب ... مگر این خُلق بخشید احمدِ شانِ معظم را

بهر آنکو بکیدِ سوا زرهِ طبعش نمی گردد ... هزاران آفرین آن مردِ دانا بختِ خرم را

ولا طوعش بود صغری و کبری امتثالِ حق ... بپرس از منطقی این رازِ پنهان سرِّ مبهم را

چنین صاحب جمال و باکمال آمد رسولِ من ... که شد محبوبِ معبودِ جهان خلّاقِ عالم را

نه تنها گل بود آتش فروزِ شوقِ رخسارش ... که خوی کرده رخِ او آبرو بخشید شبنم را

چه خوش بر شانه اش منقوش نقشِ لا الی آخر ... که چون کردست رنگین اسمِ اعظم لوحِ ارقم را

همه اوصاف میدارد بجز وصفِ الوهیت ... که آن خاص ست ذاتِ برترِ معبودِ عالم را

خدا بهرِ دوامِ شرعِ او هم نسخِ ادیانها ... بآخر جلوه گر فرمود آن نورِ مقدم را

برای دیدنِ جاهت روانِ شوق در قالب ... صفی الله و ابراهیم و عیسی ابنِ مریم را

ثناخوانِ تو هر گه ایزدِ پاک ست در قرآن ... زند دم در ثنای تو چه تاب انسانِ ابکم را

متاعِ اتباعِ تو مرا کافی ست در دنیا ... چه سازم ملکِ اقلیم و دُر و دینار و درهم را

بیا ای رهبرِ عالم رسان ما را بدلدارم ... ز تو واصل همی خواهد نه فردوسِ منعّم را

بحر رجز	موعظت	مثمن سالم

ای نوجوان خوش سیر وی نازنین سیمبر — بشنو ز پیر باخبر پندی که میگویم ترا
شاهان درین دنیای دون تا زندگی خوردند غم — رفتند با حسرت برون پس در پی طلب جانان ما
شخصی نباشد در جهان کو بوده باشد شادمان — خواهی چو عیش جاودان در باغ یاد حق بیا
این دولت دنیا دلا دردم ز تو گردد جدا — بردار دل زین بیوفا زنهار در دامش میا
تو دولت باقی طلب باشی همیشه در طرب — کن انقیاد امر رب در طاعتش کوش ای فتی
عزم سکندر پست شد از دهر خالی دست شد — در قعر عدم آن هست شد عبرت بگیر از قصها
احوال قارون خوانده حرفی ز فرعون رانده — پس چون بغفلت مانده کن زود توبه از خطا
آن زور رستم شد کجا چون مور گردید از قضا — بر ناتوان زوری چرا بگریز از ظلم و جفا
چون روی دنیا دیده حال سلف بشنیده — غفلت چرا بگزیده بیدار شو ای جان ما
گر هوشمند و بخردی با کس مکن هرگز بدی — باز آ ز دعوای خودی شو نیست در عشق خدا
جاندار را ایذا مده در راه کس خاری منه — راحت رسان با که و مه دلدار باش ای دلربا
در راه حق چالاک شو از خبث باطن پاک شو — آتش نه پس خاک شو جای تو باشد بر سما
ای دوست در مسجد بیا کن هم نماز از دل ادا — باشد ترا بخشد خدا چون حکم او آری بجا
ذکر خدا کن از زبان هم یاد او کن از جنان — داخل شوی تا در جنان مسرور باشی دائما
حاصل ازین زائد مگو وز کار خود هشیار شو — یکرو بباقی باکه دو آخر فنا آخر فنا

بحر رمل	غزل	مثمن محذوف

در تن و چشم و دلم تعمیر کردی خانها — مسجد و دیر و حرم را ساختی ویرانها
از سواد معصیت گر تیره گردد خانه ام — گر ز رخ جانانه ام روشن شده کاشانها

گلخ من انچه در عشقت گذشته بر سرم
بر زبان بلبلان حرفی ست زان افسانها
هست از ناسوت تا لاهوت در پیش نگاه
سرمهٔ چشم شده خاک در صحیفا نهها
گر جواهر نیست تا بر فرق تو سازم نثار
از یم چشم خود آرم نے بهادر انها
گی شود بد مست از باده کشی مست الست
باده خود نے خود شده از جوشش مستانها
ساقی گر قطرهٔ می مخمسو ساز و عقل را
بست پیمانها من کو پر دهد پیمانها
ای خوشا تعلیم دادی عاشقان خویش را
درس میگیر نداز دیوانها فرزانها
جسم واصل استخوان شد در غمت ایجان جان
تا کنی زان استخوانها بهر گیسو شانها

بحر | غزل | ایضاً

سوز پیدا شد ز حال زار من اغیار را
چون نه در دآید بحالم خاطر دلدار را
کیست غیر از یار تا مرهم بزخم دل نهد
پاک از دامن کند این زخم دامن دار را
بر رگ جسم نحیفم میبرد هر کس گمان
رشتهٔ تسبیح شیخ و برهمن زنار را
هست بر حال نزارم نالها و گریها
رعد شور انگیز را ابر فراوان بار را
نعمت هر دو جهان کمتر ز خار و خس بود
طالبان یار را عشاق آن دلدار را
نیست یارا اینقدر تا در غمت از خود روم
ضعف تن بر دانچنانم قوت رفتار را
واصلا غمگین مشو خلاق جان آسان کند
کارهای سخت را هر مشکل دشوار را

بحر خفیف مسدس | غزل | مخبون مقصور

تا دلم با تو آشنا شده است
محض بیگانه از وری شده است
چند پرسی که دلربائی تو کیست
بر تو جان و دلم فدا شده است
هند دیدیم و در عرب رفتیم
شور و غوغا پے شما شده است

سوزِ عشقِ ترا بجان خواهیم — دردِ تو بهرِ ما شفا شده است

بهرِ تو در میانِ اهلِ مِلَل — روز و شب جنگها بپا شده است

مثلِ تو نیست در جمال و کمال — لاجرم خلق مبتلا شده است

دلِ هر غنچه پُر ز الفتِ تست — چشمِ گلها بشوق وا شده است

میکند زنده مردهٔ صد سال — هر که در راهِ تو فنا شده است

یارِ من با رقیب میگوید — واصلم صاحبِ وفا شده است

بحر رمل	مناجات بدرگاه قاضی الحاجات	مسدس مقصور

بار شد بسیار ربا الغیاث — با نحیف و زار ربا الغیاث

نامهام از فرطِ عصیان شد سیاه — المدد غفار ربا الغیاث

در تنم زنجیر شد تارِ خودی — بشکن این زنار ربا الغیاث

سینهام گردید پر از داغها — تو بکن گلزار ربا الغیاث

گشت واصل قید در دامِ بلا — لطفِ تو در کار ربا الغیاث

بحر رمل	در مدح مرشد خود گوید	مثمن مقصور

جانِ ما بادا فدای همتِ والای شیخ — رهنمای سالکان گردید یک ایمای شیخ

پای من میلرزد از رفتن پی دنیا و دین — کرد بیخود از ورای حق مرا صهبای شیخ

دستِ من بگرفت و با دلدار هم آغوش کرد — چون نبوسم بر طریقِ شکر دست و پای شیخ

آنکه میگوئی جنون از راه برگشته کند — بین بمنزل برد ما را ناصحا سودای شیخ

واصلا هر موی من رهنِ احسانات اوست — کی شود از من ادا شکرِ نوازشهای شیخ

بحر هزج	قطعه در حمد	مثمن سالم

ثنای ایزدِ بیچون به تحریرم نمی آید | به تفسیرم نمی گنجد به تقریرم نمی آید
ثنا ها جمله ای واصل نمی ارزد بشانِ او | ثنای لایق شانش بتدبیرم نمی آید

هزج مثمن اخرب — قصیده در نعت — محذوف مکفوف

داند چه کسی غیرِ خدا شانِ محمدؐ | عالی ست ز فلک همه ایوانِ محمدؐ
باغ دو جهان با همه آرایش و خوبی | برگی ست ز گلهای گلستانِ محمدؐ
دریا و سما پر شده از گوهر و اختر | رخشید چو یک پرتوِ دندانِ محمدؐ
اقواتِ دو عالم بجد او همه اوقات | یک ریزهٔ افتادهٔ از خوانِ محمدؐ
از بهرِ حیاتِ ابدِ هر دو جهان بس | یکقطره ز سرچشمهٔ حیوانِ محمدؐ
انهارِ بهشتی و بعالم همه انهار | بو دست نمی از یمِ احسانِ محمدؐ
ظلمت بعدم رفت و منور شده عالم | از لمعهٔ مصباحِ تابانِ محمدؐ
زاهد تو برو قمری شمشادِ ارم باش | ما بلبل گلهای گلستانِ محمدؐ
آن لوح که احوال جهان جمله درستست | یک نقطهٔ از دفترِ دیوانِ محمدؐ
این شمس که هر نجم فلک مقتبلِ اوست | یک ذرهٔ خورشیدِ درخشانِ محمدؐ
از بهرِ ضیافاتِ دو عالم شده کافی | یک دانهٔ از خرمنِ احسانِ محمدؐ
آن خضر که تعلیم دهِ حضرتِ موسیٰ ست | طفلی ست سبق خوان ز دبستانِ محمدؐ
آن شاه سلیمان بچنین جاه و جلالش | چون مور بجان تابعِ فرمانِ محمدؐ
هر فرد و رسل منتظمِ محفل و موسیٰ | یک مشعله افروز شبستانِ محمدؐ
عیسیٰ که درش گشت شفاخانهٔ عالم | برده کفِ خاک از درِ ایوانِ محمدؐ
آن یوسفِ مصر بچنین حسن و جمالش | افتادهٔ در چاهِ زنخدانِ محمدؐ

آن خارقِ عادات که از جملهٔ رُسل شد | سر زد ز غلامانِ غلامانِ محمدؐ
هرگز نه بهم در عوضِ خلعتِ عالم | یک رشته من از گوشهٔ دامانِ محمدؐ
کافی ست پیٔ شُستنِ جرمِ همه امت | یکقطره ازان دیدهٔ گریانِ محمدؐ
صد بار ز پریشانیٔ دوزخ بدر آرد | هر حلقهٔ آن زلفِ پریشانِ محمدؐ
اشجارِ گلستانِ رسالت همه آیند | در سایهٔ آن سروِ خرامانِ محمدؐ
مخلوقِ خدا چون نشود تابعِ فرمان | مقبولِ خدا قابلِ فرمانِ محمدؐ
از آتشِ دوزخ برهان امتیان را | یارب بهٔ تفِ سینهٔ بریانِ محمدؐ
واصل طلبگارِ فروغِ دو جهان ست | هان شائقِ رخسارِ درخشانِ محمدؐ

بحر متقارب | غزل | مثمن سالم

دلم غیرِ تو دلربائی ندارد | سوای تو هیچ آشنائی ندارد
چسان سوی گلشن گراید دلِ من | ورای تو دیگر هوائی ندارد
شها بر درت آمده جمله خلقی | که غیرِ تو حاجت روائی ندارد
کجا غیرِ تو بار یابد بخاطر | که در دل سوای تو جائی ندارد
قمر با چنین نورِ گیتی فروزی | به پیشِ رخِ تو ضیائی ندارد
هر آنکس که شد محو در عشقِ جانان | دلِ او بجز حق صدائی ندارد
ازانست هر سو هجومِ رقیبان | که دلدارِ واصل جفائی ندارد

بحر رمل | غزل | مثمن محذوف

طالبِ ذاتش شدم بختِ همایون گفت بس | وصلِ او چون یافتم کونین اکنون گفت بس
از تماشائی نگارم قلبِ لیلیٰ را جنون | وز سماعِ داستانم گوشِ مجنون گفت بس

آنقدر گردِ سرش گردیدم و قربان شدم / گردشِ گرداب حیران گشت و گردون گفت بس

از فروغِ چهره‌اش شد تیره چشمِ آفتاب / وز فریبِ نرگسش تاثیرِ افسون گفت بس

از تبِ سوزِ درونم گفت دوزخ الاَمان / وز نمِ چشمِ تر آبِ بحرِ جیحون گفت بس

چون ز سوزِ سینه‌ام یک ناله سر بر کشید / کوه در فریاد آمد بحر و هامون گفت بس

آنقدر اندوختم دولت ز گنجِ حسنِ او / حرصِ عالم خم نشین گردید و قارون گفت بس

آب در جوی مراد آوردم از وصلش چنین / سبز شد باغِ جنان و ربعِ مسکون گفت بس

از کتابِ عشقِ او حرفی چو بیرون شد ز دل / فاضلِ شوریده دل را طبعِ موزون گفت بس

قصیدهٔ موعظت مسمّیٰ بخلاصة العلوم

بحرِ خفیف مسدّس مخبون مقطوع مسبّغ

هر زمان ذاکرِ خدا میباش / غافل از جملهٔ ماسوا میباش

غیر ازین نیست هیچ راهِ قویم / تابعِ حکمِ مصطفیٰ میباش

دار در دل محبّتِ شیخین رض / یارِ عثمان رض و مرتضیٰ رض میباش

هست نعمان رض امامِ شرعِ رسول / زیرِ فرمانِ پیشوا میباش

از بزرگانِ دین مشو منکر / ورنه در حلقهٔ بلا میباش

دلبر اگر فلاحِ خود خواهی / دوستِ جملهٔ اولیا میباش

بر کسی هیچگونه ظلم مکن / بندهٔ خاصِ کبریا میباش

با جماعت نماز را مگذار / عاملِ سنّتِ هُدیٰ میباش

نور افشان چو خور ز احسانها / بر فقیران و اغنیا میباش

رزق و عمرت فزون شود ایجان / محسنِ خویش و اقربا میباش

بهرِ حق جان و مال چیزی نیست — همه تن در رهش فدا میباش

بخل و اسراف هر دو مذموم اند — زان بپرهیز و با سخا میباش

دور باش از تکبّر و نخوت — خاک شو رشکِ کیمیا میباش

طمع گاهی مدار از مخلوق — سائلِ رحمتِ خدا میباش

تا توانی ز دست و پا و زبان — خیر کن لیک بی ریا میباش

مُحترز شو ز شرک و بدعتها — از حرام ای پسر جُدا میباش

میل هرگز مکن بفسق و فجور — داخلِ جمعِ اتقیا میباش

غیرِ حق هیچ کارسازی نیست — مُستعین زو بکارها میباش

خُلق کن خُلق از جفا بگریز — دل میازار و دلرُبا میباش

لب میالا بغیبتِ مردم — هزل بگذار و پارسا میباش

دور باش ای پسر ز اهلِ فجور — خادمِ اهلِ اتقا میباش

عمرِ خود صرف کن بکسبِ علوم — وارثِ ارثِ انبیا میباش

در نظر دار شامی و احیا — عالِ هر دو جانِ ما میباش

عربی گر بسے توانی خواند — ناظرِ نورِ کیمیا میباش

گر ترا نیست قدرتِ خواندن — سامعِ این کتابها میباش

جاهلے گر بجهل پیش آید — زود گریزان تو چون صبا میباش

بخرافاتِ حاسدان منگر — بکرم دافعِ جفا میباش

صِدق گو هیچ گاه کذب مگو — همچو آئینه با صفا میباش

مفسدی هست شیوهٔ اَرذال — مُصلحِ کارِ مادری میباش

پاک کن سینه‌ات ز بغض و حسد — مخزن گوهر ولا میباش
هر کسی را مگو که زشت و بدست — زین روش دور دلبرا میباش
عیب جوئی مساز شیوهٔ خویش — عیب خود بین و در حیا میباش
چونکه تو نیز پر خطا هستی — از همه ساتر خطا میباش
ذکر هر کس که پیش تو آید — بهنر هاش لب کشا میباش
با هنر جز هنر نمیگوید — با هنر ای عزیز با میباش
عیب گوید هر آن که پر عیب است — تارک ذکر عیبها میباش
جرح بر قول کس مکن ز حسد — جان من دور زین جفا میباش
دین بدنیای دون مده بر باد — سالک مسلک هدی میباش
زین سرا عنقریب خواهی رفت — جامع مال آن سرا میباش
زندگی تیز میرود چو صبا — در ره خیر باد پا میباش
هر نفس دان که موت در پیش است — مستعد زود زاد را میباش
غیر حق لائق طلب نبود — دائما طالب خدا میباش
چونکه وصل فلاح تو خواهد — بهر او شاغل دعا میباش

بحر هزج — **غزل** — مثمن سالم

بیا جانان بعشق خود ببین حالی که من دارم — ز خون دل بها فوارهای جوش زن دارم
نه تنها هر رگ و مویم خروشانست در عشقت — بشوق تو خروشان رشتهای پیرهن دارم
بباغ خاطر من گاه تفرجگا خرامان شو — ببین از لالهای داغ دل چندین چمن دارم
بقلب زار خود زین حلقهای زلف پیچانت — گره اندر گره دارم شکن اندر شکن دارم

همیشه طائر روحم بگرد تو همی گردد — نه من تنها طواف کوی تو جانان تن دارم

بنالد نار دوزخ گر شراری از دل افشانم — چنان من آتش عشق ترا اندر بدن دارم

فروغ شمع و مشعل را چه حاجت در مکان من — من این خورشید طلعت را میان انجمن دارم

نیاسایم دمی هرگز بزیر سایهٔ طوبی — که من در زیر پای رشک شمشادی وطن دارم

مرا قند و نبات و انگبین شکر چه کار آید — تمنای حلاوت من ازان شیرین دهن دارم

طبیبا کار خود گیر و مکن فکر علاج من — نه زائل گشتنی هرگز تپ عشقش کهن دارم

ز دیدار حسینان دو عالم کی شود تسکین — بخاطر شوق دیدار جمال ذوالمنن دارم

چه می پرسی تو از وصل و زین پیراهن خونین — شهید ناز تو هستم ازان رنگین کفن دارم

رمل مثمن	غزل	مخبون محذوف

سر بکف برنهم و سیف کشیدن ندهم — دست تا قبضهٔ شمشیر رسیدن ندهم

گاه در پردهٔ چشمت نهم و گاه بدل — پوشم از غیر و رخ صاف تو دیدن ندهم

ادب دامن قاتل نگذارم از دست — نعش خود را بتهٔ تیغ طپیدن ندهم

غیر اگر قبلهٔ مقصود دو عالم گردد — جایش اندر حرم وصل گزیدن ندهم

تا ز گلبانگ وصال تو نوائی نزند — مرغ روح از قفس سینه پریدن ندهم

کی بیعقوب نمائیم رخ یوسف خویش — بوئی از پیرهنش نیز شمیدن ندهم

واصلا کسوتی از خاک درش یافته‌ام — حاش لله بجنون دست دریدن ندهم

رمل مثمن	ایضاً غیر منقوط در حمد	محذوف

حامد درگاه والا آمده لال و اصم — مادح سرکار او مسدود کرده راه دم

مالک هر دو سرا علام کل اسرار ها — کردگار هر دو عالم ماوری ادرا علم

حاکمِ ملکِ دو عالم هم همه محکومِ او — دام و دد حور و ملک اولادِ آدم را امم
ارحم و دادار و داور داوگر دلدارِ ما — راحِ روحم روحِ دل آرامِ هر درد و الم
حاکمِ اعلیٰ و ملاک و الٰه دوسرا — کارها مأمورِ او هم حکمِ او دارد حکم
هر سحرگه اسمِ او وردِ دلِ هر ماوئی — دردِ او دارو دِهِ هر داوِ او هم سحر و سم
مالکِ ملکِ کرم مسئولِ طمع و حرصِ ما — کرد واصل دور حرص گوهر و لعل و درم

بحر رمل مسدس | غزل | محذوف

موبمو گشتم اسیرِ موی تو — بسته‌ای برجانم از گیسوی تو
مسکنِ خلقی بغرد و بس برین — تا منِ من در بیانِ کوی تو
سوی تو آییم اگر ز نه سکنی — ور کشتی روحم گریزد سوی تو
تشنه ام لیکن نخواهم سلسبیل — کاش آبِ خنجرِ ابروی تو
عالمی باشد اسیرِ سحرِ عشق — از خیالِ نرگسِ جادوی تو
کی نظر آرد بطوبای بهشت — هر که بیند قامتِ دلجوی تو
ایکه می‌پرسی دلِ واصل که برد — این کمندِ طرّهٔ هندوی تو

بحر هزج | غزل | مثمن سالم

نمی‌خواهم که بینم شکلِ غیری جز لقای تو — نیاید در دلم گاهی خیالِ ماسوای تو
بسوزم از سر و پا روز و شب در آتشِ عشقت — ترا جان سازم و این جانِ خود سازم فدای تو
ازین هستی که من دارم تو مقصودِ من هر دم — که باشم زنده در شوقت بمیرم در هوای تو
پرست از نقدِ وصلِ تو زبس دامانِ استغنا — نمی‌خواهد خراجِ دو جهان مسکین گدای تو
ز حرکت وز سکونِ من توئی مقصودِ من باشی — نیاید قول و فعلِ من مگر جانان برای تو

نہ پیچد دست در آغوشِ کس آشفتۂ مویت | شناسائی ندارد از دو عالم آشنای تو
نہ نوشد آبِ حیوان تشنہ کامِ چشمۂ وصلت | دمِ عیسیٰ نخواہد کشتۂ تیغِ رضای تو
چنان از ذوقِ وصلِ تو مسرّتہا شدہ حاصل | رہائی از مشقتہا نخواہد مبتلای تو
ز ذکر و فکرِ تو در دو جہان غافل نہ من باشم | ز دل آید صدای تو زبان گوید ثنای تو
نگردد واصلِ دلخستہ محروم از درِ فیضت | کہ از سابق بود مبذول بر وی لطفہای تو

بحر ہزج مسدس — **غزل** — محذوف

نشان در دیر و مسجد ہا نداری | بلے اندر دلِ من خانہ داری
برایت جملہ را بیگانہ کردم | برای من تو ہم بیگانہ داری
توئی اندر دلم لیکن خیالم | نمیدانم کہ داری یا نہ داری
مکان داران جنت دیگر اند | بعشقِ تو نورزم خانہ داری
بہر دل یافتم جای تو ای جان | تو ہر جائی عجب کاشانہ داری
ہزاران مرغِ دل رامی کنی صید | نہ دامی می نہی نی دانہ داری
نصیبے از ہوش دادی عالمے را | مرا از عشق خود دیوانہ داری
بیک دورِ تو جامِ جم شکستم | تو ای ساقی عجب پیمانہ داری
برِ واصل ہمیشہ قصۂ تست | تو ہم گاہی از و افسانہ داری

بحر ہزج مثمن اخرب — **غزل** — محذوف مکفوف

بیدار چو باشم نگرم تا تو در آئی | در خواب روم تا کہ بخوابم نظر آئی
صد بار بہر لحظہ چو آئے ببرِ من | مشتاقِ تو باشم کہ تو بار دگر آئی
در شمع بجنبد و پرِ پروانہ نسوزد | با جملہ بسوزیم شبی تو اگر آئی

جانؔ و دل و دین مایۂ دنیاؤ ہم عقبےٰ | قربانِ تو سازم اگرم در نظر آئی
بیمار شدم از مرضِ ہجرِ تو جانان | وصلِ تو بود چارۂ من زود تر آئی
تو در من و من در تو چنان محو بگردیم | کز خود بدر آیم و تو از خود بدر آئی
جز تو نبود ہیچ بہر جا کہ در آیم | جز من نبود غیر تو ہر جا کہ در آئی
در سینہ نگہدارم و پوشم رخت از غیر | یکدم نگذارم کہ تو از سینہ بر آئی
واصلؔ نشود سیر بیک لمعۂ نورت | خواہد کہ ببزمِ دلِ او سر بسر آئی

بحر ہزج	غزل	مثمن اخرب

جانان تو شہنشاہی بر کشورِ یکتائے | بر تختِ ہمہ خوبی حقا کہ تو تنہائی
بیمارِ غمِ عشقت جان بخشد و ہم ایمان | زندہ ز مریضِ تو اعجازِ مسیحائی
عالم ہمہ گردیدم ذراتِ جہان دیدم | ہر شئی بپئے تو شیدا ہر سر بتو سودائی
چون جنسِ گناہم را شاہا تو خریداری | بر قیمتِ آمرزش نقدِ دگر افزائی
واصلؔ بخیال من تو جاہل و نادانی | چون در غمِ او میری دانم کہ تو دانائی

خاکسار احمد حسین عُفِیَ عنہ میگوید کہ بعد ترتیب اشعار مرقومہ بالا و تحریر کاپی اشعار دیگر مصنفہ حضرت استاذی و ملاذی مولانا واصلؔ دستیاب شدہ اند انشاء اللہ تعالیٰ در خاتمہ رسالہ مفید الصالحین بر کاپی خواہم نویسانید اگر عالی ہمتی این مجموعہ را طبع کناند امید کہ آنہا را ردیف وار داخل رسالہ صحیفۂ عشق گرداند پس ازان بر کاپی نویساند و یا کاپی نویس را بگوید کہ ہر غزل مرقوم خاتمہ را بر ردیف آن بنویسد تا ہمہ اشعار بصحیفۂ عشق یکجا شوند و عشاقِ حق را از تکلیفِ اوراق گردانی باز دارند فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ مفید الصالحین

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةَ الْاَنْبِيَاءِ ❊ وَالصُّوفِيَّةَ الْعُرَفَاءَ صَنَادِيدَ الْحُكَمَاءِ ❊ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْعَجَمِ وَالْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ ❊ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ هُمْ نُجُوْمُ الْاِهْتِدَاءِ بعد حمد و صلوۃ کے عرض کرتا ہی کمترین بندگان حضرت معبود معروف بشیخ داؤد غفر لہ اللہ الودود کہ خاکسار حسب استدعای یاران غمگسار مولانا واصل کا مختصر حال سعادت اشتمال رسالہ نافع السالکین مین بزبان فارسی لکھہ چکا ہی اور یہ رسالہ تحفۃ العلماء کے ہمراہ مطبع صـ[illegible]ـی واقع جزیرہ بمبئی مین طبع بھی ہو چکا ہی اللہ سبحانہ نے محض اپنے فضل و کرم سے [illegible]ن چیز کی محنت چیز کردی کہ جس اہل علم نے دیکھا نہایت پسند فرمایا اور کیون نہو

بقول حضرت خواجہ حافظ مصراع

کہ مستحق کرامت گناہگار انند

[illegible]ن اگر کام روا گشتم و خوشدل چہ عجب	مستحق بودم و اینہا بزکاتم دادند

[illegible] ال مخلصان یکدل کی طبیعت اس طرف مائل ہوئی کہ اوس رسالہ کا لب لباب [illegible]

اُردو مین بہی لکہہ کہ اردو خوان لوگ بہی مستفید ہون تعمیلاً للارشاد ہم یہ چند حروف لکہدیئے اور وہ رسالہ اُولی یعنے نافع السالکین خود مختصر تہا اِسکو اُوس سے بہی مختصر تر لکہا اور اِسکا نام مفید الصالحین رکہدیا کارساز بے نیاز اِسکو بہی مقبول فرمادے اور مفید خاص وعام گردانے *

چشم دارم کہ دہی اشکِ مرا حُسن قبول		ای کہ دُر ساختۂ قطرۂ باراں نے را

فصل واضح ہو کہ مولانا واصل کے مورثِ اعلیٰ یعنے محمد یوسف خانصاحب نوّر اللہ مرقدہٗ قندہار سے محمد شاہ بادشاہِ دہلی اور شجاع الدولہ رئیسِ لکہنؤ کے عہد مین ہندوستان مین تشریف لائے جب شہر لکہنؤ مین آئے تو نواب شجاع الدولہ بہادر غفراللہ لہٗ نے اونکو شاہزادہ قندہار سمجہکر بڑی تعظیم اور تکریم کی خانصاحب موصوف کو اپنی مصاحبت مین رکہا اور اونکے صاحبزادونکو بڑے بڑے عہدون پر مثل چکلہ داری و رسالہ داری کے منصوب کیا کسی کی تنخواہ دُو ہزار روپیہ اور کسیکی تنخواہ تین ہزار روپیہ ماہوار مقرر کی اور شہر لکہنؤ کے مشرق کیطرف میدان وسیع تہا وہ اونکو نواب ممدوح نے عطا کیا کہ اس مین اپنے مکانات بناؤ اور رسالونکی چہاؤنی طیار کرو چنانچہ وہ میدان چندروز مین بتعمیر مکانات معمور ہوگیا اور اوسکا نام محلۂ **قندہاری بازار** مشہور ہوگیا اِس محلہ کی زمانہ سابق مین وہ آبادی تہی اور وہ رُعب تہا کہ اگر کوئی خون کرکے اِس محلہ مین پناہ لیتا تو ملازمانِ شاہی کی دار و گیر سے محفوظ رہتا یہ محلہ ـ محلۂ حضرت گنج کے متصل ہی اب ویران ہوگیا ہے ـ مکانات سب کہود ڈالے گئے صرف ایک بارہ دری عبدالہادی خانصاحب رسالدار مرحوم کی اور بنگلہ اور مسجد باقی ہے چونکہ مولانا واصل کے بزرگون کی سخاوت و عشق و فتوت و قدردانی کا آوازہ پہیلا ہوا تہا اِس سبب دُور دُور سے طالب

وسادات وشرفا محلۂ قندہاری بازار مین تشریف لاتے اور مہینون قیام پذیر رہتے
اور فاضل واصل کے آبا و اجداد اونکی خدمت نہ فقط نان وپارچہ سے بلکہ زر سے
سیم سے ہاتی سے گھوڑے سے نالکی سے پالکی سے سر سے جان سے بجالاتے
ریاستِ لکھنؤ کے مردمانِ کہن سال اس حال سے اور قندہاریون کے جاہ وجلال سے
بوجہ کمال واقف ہین جو شخص چاہے تحقیق کرلے **حکایت** حضرت مولانا مولوی
محمد مستعان صاحب کاکوروی قدس سرہ المعنوی باوجودیکہ بہت بڑے عالم تھے
لیکن طبیعت سپاہیانہ رکھتے تھے سوار ہوکر نوکری کرتے تھے نواب آصف الدولہ
بہادر بن شجاع الدولہ بہادر کی ریاست کے زمانے مین ایک ہندو مردود ۔ حضرت
محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی کی جناب اقدس
مین گستاخی اور بے ادبی کے کلمات بکتا تہا مولانا صاحب موصوف نے فرصت کا
موقع پاکر اوسکو قتل کرڈالا نواب صاحب ممدوح کو خبر ہوئی بہت غصہ مین آئے حکم
دیا کہ مولوی صاحب کا سر کاٹ لاؤ فوج طیار ہوکر چلی مولوی صاحب گہبرائے اوسیوقت
ایک رقعہ عبد الرحمن خانصاحب بہادر رسالہ دار قندہاری بن محمد یوسف خانصاحب صوف
قندہاری علیہما رحمۃ الباری کو اس مضمون کا لکھکر روانہ کیا کہ نواب صاحب نے بفلان
سبب میرا سر کاٹنے کو فوج روانہ کی ہی چونکہ مین نے آپ لوگون کی شجاعت اور حرارتِ
اسلامی کی تعریف سنی تھی اسوجہ سے آپکو اطلاع دی ہی ورنہ ہرگز نہ لکھتا فقط والسلام
راقم فقیر محمد مستعان عفی عنہ ۔ عبد الرحمن خانصاحب بہادر رسالہ دار جسوقت گھوڑے
پر سوار ہو رہے تھے ایک پاؤن رکاب پر تہا اور دوسرا زمین پر اوسوقت مولوی صاحب کا
رقعہ پہونچا خانصاحب نے گھوڑے پر سوار ہوکر وہ رقعہ پڑہا اور منشی کو حکم دیا کہ اس رقعہ کی

پشت پر لکھہ کہ مولوی صاحب آپ با اطمینان رکھین کسکا مقدور ہی جو ہماری زندگی مین آپ کا سر کاٹیگا اگر ایسا ہوا تو تف ہی ہماری سپاہگری پر یہ دین کا معاملہ ہی ہم دنیا کے امور مین اپنے آقا پر جان نثار کر سکتے ہین اور دین کے امور مین علمای دین ہمارے آقا ہین آپنے بہت اچھا کیا جو اوس مردود کو کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی جناب عالی مین گستاخی کرتا تھا قتل کیا اگر آپ ہمکو اطلاع دیتے تو آپکو تکلیف اوٹھانے کی ضرورت نہ پڑتی ہم لوگو نمین سے کوئی اوس سگ ناپاک کو دفع کر دیتا اَلْخَیْرُ فِیْمَا وَقَعَ اب آپ بہت جلد اس خادم کے غریب خانہ پر آجاوین اللہ حامی اور مددگار ہی فقط رقیمہ عبد الرحمن قندہاری عُفِیَ عَنْہُ اَلْبَارِی ۔ یہ رقعہ مولویصاحب کو روانہ کرکے اپنے رسالہ کے سوارون کو طلب فرمایا اور کیفیت مفصل کہہ سنائی اور اونکے ارادے سے استفسار کیا سب نے ہمزبان ہوکر عرض کیا کہ ہم سب آپکے ساتھہ ہین خانصاحب نے فرمایا کہ بہت جلد مسلح ہوکر گھوڑونپر سوار ہو جاؤ یہ خبر نواب صاحب کو پہونچی کہ آپ نے جو مولوی صاحب کے قتل کا حکم دیا ہے اسوجہ سے قندہاری سب بدل گئے ہین ریاست کو تہ و بالا کر ڈالین گے نواب صاحب نے خوف کہاکر حکم دیا کہ جو فوج مولوی صاحب کیطرف روانہ ہوئی ہی اوسکو جلد واپس لاؤ اور ایک چوبدار عبد الرحمن خانصاحب بہادر کے نزدیک روانہ کیا کہ ہمنے مولوی صاحب کے قتل کا حکم نہین دیا ہی صرف اونکو طلب کیا ہی تم اونکو اپنے ہمراہ ہمارے پاس لے آؤ اس اثنا مین مولوی صاحب بہی خانصاحب کے مکان پر آچکے تھے خانصاحب نے مولوی صاحب کو اپنے ہمراہ لیا اور مع رسالہ خود دولتِ شاہی پر حاضر ہوے نواب صاحب نے خانصاحب کیطرف خطاب کرکے فرمایا کہ بہائیصاحب یہ کیا بات ہی خانصاحب نے جواب دیا کہ جنابِ عالی بڑے افسوس کی بات ہی کہ ہم تو حضور کے دشمنون کو قتل کیا کرتے ہین اور

بارہا سرکار کیواسطے جان نثار کرنے پر مستعد ہوجاتے ہین چنانچہ حضور اس بات کو چند بار
دیکھہ بھی چکے ہین کہ کیا کیا جان نثاریان ہمنے اور ہمارے اخوان قرابت نے حضور کے
واسطے کی ہین اور کیسے کیسے سرکشونکا سرکاٹا ہی حضور کے دشمنونکو بامداد قادر بیچون ہلاک
کیا ہی سُو اوسکے عوض ہمارے دوستونکے قتل کا سرکار کیطرفسے حکم جاری ہوتا ہی نواب
صاحب نے مولوی صاحب موصوف کی طرف خطاب کرکے فرمایا کہ کیون صاحب ایک معزز
ملازم سرکاری کو بلاقصور قتل کرنا شرعًا جائز ہی مولوی صاحب نے جواب دیا کہ بلاقصور تو واقعی
جائز نہین ہی ہان وجہ شرعی سے مسلمان کا قتل کرنا شرعًا جائز بلکہ بعض اوقات مستحب اور بعض
احیان فرض ہوجاتا ہی اور وہ شخص توبت پرست اور کافر تہا نواب صاحب نے کہا کہ وجہ شرعی
اس قتل مین کیا تہی مولوی صاحب نے کہا کہ وہ اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب
اقدس مین بے ادبی کرے اور حاکم ہمارا اہل اسلام اور محبّ اہل بیت ہو پہر کیونکر ہم سے بغیر
اوسکے قتل کیے رہا جائیگا نواب صاحب نے فرمایا کہ وہ اہل بیت نبوی کی جناب مین بے ادبی
کرتا تہا مولوی صاحب نے کہا کہ واللہ باللہ اہل بیت نبوی کی جناب مین بے ادبی کی کلمات
بکتا تہا نواب صاحب نے کہا کہ بہت اچہا کیا آپنے جو اوس مردود کو مارا مجکو اسوجہ سے اطلاع
نہ تھی ــ مبلغ دو ہزار روپیہ مولوی صاحب کو اس کارگزاری کے صلہ مین مرحمت فرمائے
اور نہایت تعظیم اور تکریم سے مولوی صاحب کو رخصت کیا جب مولوی صاحب دربار کے باہر
آئے تو عبدالرحمن خانصاحب بہادر قندہاری سے کہنے لگے کہ ہمکو اس بات کی تو پہلے سے
تحقیق اور تصدیق ہی کہ آپ لوگ شاہزادۂ ایران وقندہار ہو آپکے بزرگون نے ایران وقندہار
پر سلطنت کی ہی میراویس معروف بحاجی میرخان اور شاہ محمود اور شاہ اشرف وغیرہم ایران وقندہار
کے سلاطین نامدار اور آپ لوگون کے بزرگان اختیار تھے چند تاریخون مین یہ مضمون ہماری

نظر سے گذرا ہی اور ایک بار آپ لوگون کے نسب کی تحقیق ہوئی تہی تو اوسوقت یہ بات پایۂ
ثبوت کو پہونچی تھی کہ نسب پدری آپ کا سرست علی عُرف شاہ حسین غوری کو پہونچتا ہی اور
نسب مادری آپ کا بیتن افغان ساکن جبل سلیمان کو منتہی ہوتا ہی اور سرست علی عُرف شاہ
حسین غوری کے نسب مین ہمکو دو روایتین پہونچی تہین ایک یہ کہ وہ بادشاہ ضحّاک کی اولاد
مین تھے دوسری روایت یہ کہ وہ حضرت امام حسینؑ سبط رسول خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی اولاد امجاد سے تھے ہرچند کہ اونکے نام سے اِس روایت کا رجحان عقل سلیم
کے نزدیک پایا جاتا تہا اسوجہ سے کہ سرست علی اور شاہ حسین یہ نام اکثر سادات کرام
کے خاندان مین رکھے جاتے ہین پہربھی روایت اُولیٰ کیوجہ سے آپ لوگون کی سیادت مین
مجکو خلجان رہا کرتا تہا سو الحمد للہ علی احسانہ کہ آج وہ خلجان میرے دل سے رفع ہوگیا اور
اس بات کی تصدیق ہوگئی کہ آپ لوگ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پاک
مین سے ہین یہ اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ جو آپ کے ہین سنے آج بچشم خود دیکھے
گواہان عادل ہین آپ کی سیادت پر بلکہ جو منصف عاقل ان اخلاق پر مطلع ہوگا وہ آپ کی
سیادت مین کبھی شک نکریگا سچ ہی اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ کتابون مین سادات کی علامتین اور
نشانیان مرقوم ہین وہ سب آپ پر صادق آتی ہین — عبدالرحمن خان صاحب بہادر
قندہاری نے کہا کہ مولویصاحب نہ ہمنے کبھی دعوی سیادت کا کیا اور نہ ہماری بزرگون مین
سے کسی نے سیادت کا دعوی کیا نسب مادری ہمارا چونکہ افغان کو پہونچتا ہی اور شاہ حسین
غوری نے اپنے خسر یعنے بیتن افغان کے مکان مین کوہ سلیمان پر درمیان افاغنہ کے
بود و باش اختیار کی تہی اسوجہ سے وہ بھی افغان مشہور ہوگئے اور اوسوقت سے آجتک
ہم بھی افغان ہی مشہور ہین جب کوئی ہمارے نسب سے استفسار کرتا ہی تو ہم یہی کہدیتے

ہین کہ افغان ہین اور کبھی آپ نے نہ دیکھا ہوگا کہ ہمنے اپنے نام کے ساتھہ لفظ سید لکھا ہو
اور سادات کرام کے ساتھہ جو ہمارا برتاؤ ہی اوس سے بھی آپ واقف ہونگے کہ ہم اون کی
غلامی کا دم بھرا کرتے ہین اور مثل غلامونکے اونکی خدمت کیا کرتے ہین مولوی صاحب نے
فرمایا کہ یہ آپ لوگونکی عالی ظرفی کی دلیل ہی

	کند با خواجگی کارِ غلامی	بود مرد آنکہ از بہر تمامی	

الغرض خانصاحب بہادر موصوف نے چار سوار اپنے رسالہ کے مولوی صاحب کے ساتھہ
کردیے اور فرمایا کہ انکو ان کے مکان پر پہونچا کر آؤ **مخفی نرہی** کہ رئیسان ریاست لکھنؤ
نواب شجاع الدولہ بہادر اور نواب آصف الدولہ بہادر اور نواب سعادت علیخان بہادر
وغیرہم غفر اللہ لہم اگرچہ شیعہ مذہب تھے لیکن اہل سنت کے ساتھہ نہایت محبت
رکھتے تھے اور علمای اہلسنت اور فقرای اہلسنت کے ساتھہ کمال عقیدت ـــ اور
شجاعت اور سخاوت اور مروّت اور فتوت مین شہرۂ آفاق تھے نواب آصف الدولہ
بہادر کی اگر سخاوت کا ذکر کیا جاوے تو ایک دفتر علیحدہ لکھنے کی ضرورت ہو اور نواب
سعادت علیخان بہادر کی عقل اور تدبیر کا اگر حال بیان کیا جاوے تو ایک کتاب جدا
تصنیف کرنے کی حاجت ہو ـــ ہ

	مگر دفترے دیگر انشا کند	گر آنجملہ را سعدی املا کند	

لہذا اس وادی سے عطف عنان کرکے اصل مطلب بیان ہوتا ہی کہ مولانا مولوی محمد
مستعان صاحب کاکوروی قدس سرہ نے نواب صاحب مرحوم و مغفور کے روبرو کیا
عمدہ تقریر کی سبحان اللہ یہی معنے عقلمندی اور بلاغت کے ہین اور حقیقت مین مولانا صاحب
نے سچ فرمایا جھوٹ نہین کہا اسوجہ سے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ ابیت

نبوی سے ہین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم والد ماجد کیطرف سے آپ سید حسنی ہین اور والدہ ماجدہ کی
جانب سے سید حسینی جیسا کہ بہجت الاسرار وغیرہ مین مذکور ہی مولانا صاحب نے اس مضمونکو
مصلحت وقت کا لحاظ کر کے کیا عمدہ طریق سے ادا کیا مولانا صاحب بہت بڑے محقق عالم
تھے علم تواریخ کو بھی خوب جانتے تھے نساب بھی بہت بڑے تھے اور علم نحو اور منطق مین تو
نے نظیر تھے یہ بزرگ ۔ فاضل واصل کے دادا اُستاد ہوتے ہین یعنے مولانا واصل کو قدوۃ
العارفین حضرت مولانا مولوی شاہ تقی علیصاحب قلندر کاکوروی فرزند اصغر اسوۃ الواصلین
حضرت مولانا شاہ تراب علیصاحب قلندر کاکوروی مصنف مطالب رشیدی وغیرہ
قدس سرہما سے تلمذ ہی اور حضرت مولانا تقی علیصاحب قدس سرہ نے ابتدائیے
کتابین اپنے عم اکرم حضرت مولانا مولوی حمایت علیصاحب کاکوروی نور اللہ مرقدہ مصنف
رکاز الاصول شرح فصول اکبری سے پڑھی تہین اور آخر کی کتابین مولانا محمد مستعان صاحب
عطر اللہ مضجعہ سے حاصل کی تہین اور علم حدیث کی سند حضرت مولانا مولوی حاجی
محمد امین الدین صاحب نقشبندی مجددی کاکوروی خلیفہ قطب ربانی حضرت مولانا مولوی
شاہ ابو سعید صاحب رای بریلوی خلیفہ غوث صمدانی حضرت مولانا مولوی شاہ ولی اللہ صاحب
محدث دہلوی قدس اللہ تعالی اسرارہم سے لی تھی تبحر علوم معقولہ و منقولہ مین مولانا تقی
علی صاحب کو ایسا تہا کہ علمای کبار حضرت مولانا مولوی عبد الحکیم صاحب لکھنوی فرنگی محلی
اور حضرت مولانا مولوی محمد معین صاحب لکھنوی فرنگی محلی وحضرت مولانا مولوی مفتی عنایت
احمد صاحب مصنف علم الصیغہ وغیرہ وحضرت مولانا مولوی مفتی سعد اللہ صاحب مصنف
نوادر الوصول وغیرہ وحضرت مولانا مولوی تراب علیصاحب محشی قاضی مبارک وغیرہ
وحضرت مولانا مولوی حیدر علیصاحب فیض آبادی مصنف منتہی الکلام وغیرہ وحضرت

مولانا مولوی لطف اللہ صاحب لکھنوی مصنف تفسیر مظہر العجائب وغیرہ نور اللہ تعالی مراقدہم اونکے مداح رہتے تھے اور بارہا ملاقات کے واسطے کاکوری شریف مین تشریف لایا کرتے تھے مولانا صاحب نے تخمیناً اسّی برسکی عمر پائی ۔ بہت بڑے خوش بیان اور گویا فصیح بلیغ زندہ دل بزرگ تھے ۔ ہزارون بلکہ لاکھون کتابین نظر مبارک سے گذری ہوئی تہین علمای موصوفین فرمایا کرتے تھے کہ مولانا تقی علیصاحب کا بیان اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا کے مصداق ہی ۔ فاضل واصل پر نہایت شفقت فرماتے تھے دو دو گھنٹے اور تین تین گھنٹے حضور مین بٹھلایا کرتے تھے اور قسم قسم کے حقائق ومعارف ودقائق وغوامض علوم کے بیان فرمایا کرتے تھے اکثر بزرگون کے حالات وحکایات واصل نے انہین سے سنی ہین اور بعض اوقات واصل سے بی تکلفی اور مزاح کی باتین بھی فرماتے تھے اسیوجہ سے واصل بھی اون کی خدمت مین دلیر اور گستاخ ہو گئے تھے سچ ہی ؎

بود بندہ نازنین مشت زن	غلام آبکش باید وخشت زن

رفیق اتعلیب اتنے بڑے تھے کہ واصل سے اکثر فرمایا کرتے تھے کہ کوئی شعر اپنا سناؤ جب واصل کوئی شعر اپنا سناتے تو چشم مبارک سے آنسو گرنے لگتے دوسرے لوگون سے فرماتے کہ اس لڑکے کے کلام مین درد بہت ہی اس کا دل زخمی معلوم ہوتا ہی کسی تیرانداز نے تیر کاری لگا ہی ورنہ یہ اثر اسکے کلام مین ہرگز نہوتا کہ خواہ مخواہ اسکے ہر شعر سے دل پر چوٹ لگتی ہی ایکبار واصل بعد نماز مغرب کے بستی سے خانقاہ مین آئے حضرت مولانا صاحب اوسوقت بعد فرض اور سنت اور نوافل اوابین کے پیری اور ضعیفی کے سبب چارپائی پر لیٹ کر تسبیح ہاتھ مین لیکر وظیفہ پڑھا کرتے تھے واصل نے سلام عرض کیا مولانا صاحب نے

سلام کا جواب دیکر فرمایا آؤ بیٹھہ جاؤ واصل نے عرض کیا کہ حضرت کمترین نے آج کے سبق کی تکرار نہین کی ہی اور کل کے سبق کا مطالعہ بہی نہین کیا ہی ارشاد ہو تو مسجد کیطرف جاکر سبق یاد کر لے فرمایا کہ سبق یاد کرنے کے واسطے رات بہر پڑی ہی ذرا بیٹھو تو واصل نے پہر رخصت چاہی پہر ہی جواب پایا ناچار واصل نے ارشاد کی تعمیل کی اور بیٹھہ گئے فرمایا کہ کوئی شعر اپنا سناؤ واصل نے عرض کیا کہ عربی زبان مین یا فارسی مین یا اردو مین فرمایا کہ فارسی کا شعر سناؤ واصل نے یہ شعر تصنیف خود سنایا

ہو بہو گشتم اسیر موے تو	مستیے بر جانم از گیسوی تو

مولانا صاحب لیٹے تھے اوٹھکر بیٹھہ گئے اور فرمایا کہ دیکھو ہم تمھارے راز دار ہین کسی سے نہ کہین گے چھپاؤ مت سچ کہو کہ تم گرفتار کہان ہو کسپر عاشق ہو واصل نے عرض کیا کہ حضور شاعر لوگ خیالی پلاؤ پکایا کرتے ہین اور کمترین تو شاعر بھی نہین ہی جب کبھی دل گھبراتا ہی تو ایک دو شعر کہلیا کرتا ہی اور خون لگاکر شہیدونمین داخل ہو جاتا ہی کبھی ایسا اتفاق نہین ہوا کہ کمترین قلم دوات لیکر شعر نظم کرنے کیواسطے بیٹھا ہو یا کسی مشاعرہ مین گیا ہو پہر شعر کیا کہیگا اور شاعری کیا جانے گا مولانا صاحب نے فرمایا کہ یہ ہم کب کہتے ہین کہ تم شاعری مین پختہ ہو تمھارے شعر سے عشق کی بو آتی ہی ٹالو مت سچ ہمسے کہدو کسپر عاشق ہو ہم کسی پر ظاہر نہین کرینگے واصل نے عرض کیا کہ کمترین عشق سے واقف ہی نہین ہی کہ کیا شے ہی مولانا صاحب نے فرمایا کہ میان ہم بھی کسی زمانہ مین جوان تھے جوانی کے رنگ ڈھنگ سے ہم خوب واقف ہین ہمسے کیا چھپاتے ہو تمھارا دل کہین متعلق ضرور ہی تم ہزار کہو ہم کب مانتے ہین الغرض واصل اور بہر کی باتین کرکے مسجد کیطرف اپنے حجرے مین چلے آئے یہ سب مولانا واصل کی زبانی خاکسار نے لکھی ہی پہر مولانا واصل نے مجھسے یہ بھی کہا تھا کہ ہمارے اُستاد موصوف کا تعریض

بہت صحیح تہا میرا دل ایک محبوب کے عشق مین دیوانہ تہا اوسی کے عشق مین اکثر اشعار
مین نے نظم کیے ہین اسیوجہ سے میرے کلام مین دردہی اور اوسی معشوق مجازی کو مین اپنا
مرشدِ اول سمجھتا ہون کہ اوسنے میرا کان پکڑ کے معشوق حقیقی کیطرف رجوع کردیا میرے کلام
مین جو مضمون حقیقت کا اکثر آیا کرتا ہی یہ اوسیکے عشق کا فیض ہی سچ ہی اَلمَجَازُ قَنطَرَۃُ
اَلحَقِیقَۃ **فصل** محمد یوسف خانصاحب موصوف کے بزرگ جو ایران اور قندہار کے
بادشاہ تھے اون کی سلطنت کے زوال کا سبب یہ ہوا کہ اونہون نے آپسمین خانہ جنگی شروع
کردی اور نادر دراصل راہزن تہا انکا خلاف باہمی دیکہکر اُمرا و افواج و رعایای ایرانی کو قندہاریون
سے منحرف کرنے لگا کہ ان لوگون نے تمہارا سب ملک شیراز اور اصفہان اور کرمان وغیرہ
اپنے قبضہ مین کرلیا ہی تم ان لوگون کی اطاعت کیون کرتے ہو اب اسوقت اونکی ریاست مین
ضعف آیا ہوا ہی بنی اعمام یعنے شاہ محمود و شاہ اشرف و شاہ حسین بن میر اُوَیس عُرف حاجی
میرخان تاجدار قندہار آپس مین صف آرائیان کر رہے ہین یہی وقت ہی اگر تم سب ملکر مجکو مدد
دو تو مین قندہاریون کو ایران سے خارج کردون بلکہ قندہار بھی اون سے چہین لون
چنانچہ وہ سب لوگ اوسکے شریک ہوگئے بعد جنگہای متواترہ کے ملک قندہاریون کے قبضہ
سے نکلگیا اور اب وہ راہزن نادرشاہ مشہور ہوا محمد یوسف خانصاحب نے اپنے فرزندان
و دستکارت و غلامان و کنیزان وغیرہ کو ہمراہ لیکر مخفی طور پر ہندوستان کی راہ لی ایک فرزند
خانصاحب [illegible] عبدالوہاب خان نام نادرشاہ کے قبضہ مین آگئے تھے وہ تا زندگی
نادر قندہار مین [illegible] نادر سے بھی اقبال نے روگردانی کی لشکر افشار اوسکے قتل پر
آمادہ ہوا سب کے پہلے عبدالوہاب خان نے اوسکے سر تلوار ماری [illegible] کیا بعد ازان
ہندوستان کو روانہ ہوے اور اپنے والد بزرگوار [illegible] محمد یوسف خانصاحب کی خدمت مین

	حاضر ہو کر عرض کیا ہے	
با مُراد آمدم بحضرتِ تو	سر ظالم بُریدہ آمدہ ام	

محمد یوسف خانصاحب کے سات فرزند تھے ۱ عبد الوہاب خان ۲ عبد الرؤف خان ۳ محمد سعید خان ۴ عبد الرحمن خان بہادر رسالہ دار انکا ذکر مولانا محمد مستعان صاحب کی حکایت مین مرقوم ہوا ۵ محمد شاہ خان ۶ عثمان خان ۷ اسمعیل خان ـــ یہ ساتون فرزند اور اِن کی اولاد نے ریاست لکھنؤ مین بڑے بڑے جوانمردی کے کام کیئے اور بڑے بڑے اعزاز اور امتیاز اور نام بفضل خالق انام حاصل کیئے مولانا واصل کا نسب نامہ کہ حضرت امام حسینؑ جگر گوشہ رسولؐ خدا علیہ وعلی آلہ التحیۃ والثنا کو پہنچتا ہی رسالہ نافع السالکین مین مفصل مرقوم ہی جسکو شوق ہو اوسمین دیکھے اب یہان فقط چند نامون سے اطلاع دیجاتی ہی وہ یہ ہین کہ مولانا واصل کا نام سکندر ہی بن عبد الرحیم خان بن عبد الکریم خان بن عبد المجید خان بن عبد الرؤف خان بن محمد یوسف خان صاحب موصوف اور مولانا واصل کی والدۂ ماجدہ کا نام صالحہ بیگم بنت عبد القدوس خان بن عبد اللطیف خان بن عثمان خان بن محمد یوسف خان ممدوح غفر اللہ لہم اجمعین غرضکہ فاضل واصل کا سلسلۂ نسب پدری بھی محمد یوسف خان صاحب کو پہنچتا ہی اور سلسلۂ نسب مادری بھی محمد یوسف خان صاحب کو پہنچتا ہی فصل عبد الرحمن خان بہادر بن محمد یوسف خان صاحب موصوف نے چند لڑائیان بڑے معرکے کی بعون خدا فتح کی تھین اون کے صلہ مین جاگیر چودہ ہزار روپیہ کی نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن نواب آصف الدولہ بہادر غفر اللہ نے خانصاحب ممدوح کو عطا کی اوس جاگیر مین چودہ گانوں ہین خالصپور

ایک گانون ہی اونہین سے اور یہ گانون شہر لکھنو سے آٹھہ میل کے فاصلہ پر ہی مغرب کی
طرف ۔ قصبۂ کاکوری اور قصبہ ملیح آباد کے درمیان واقع ہی کسی زمانہ مین یہ گانون بھی
محلۂ قندہاری بازار کے مثل بہت آباد تھا اب یہ بھی تباہ ہوگیا ہی مولانا واصل کے والدین
یعنے عبد الرحیم خان اور صالحہ بیگم کا مولد یہی گانون ہی اور خاص فاضل واصل کا مولد
شہر لکھنو محلۂ قندہاری بازار ہی اور یہ تو معلوم ہوچکا کہ اصل ان سب کی قندہار سے ہی
لہذا نسبت مین یہ تینون مقام لکھے جاتے ہین قندہاری باعتبار اصل کے اور لکھنوی
باعتبار مولد کے اور خالصپوری باعتبار مسکن اعزہ کے اور مولانا واصل کی عمر تو اکثر
سیاحت ہی مین صرف ہوی ہی ۔

فصل مولانا واصل کا نام کسی انسان نے نہین رکھا بلکہ منجانب اللہ عالم غیب سے عطا
ہوا مولانا واصل کی والدۂ ماجدہ صالحہ بیگم ولیۂ کردگار اور مقبولۂ بارگاہ پروردگار
تہین **ابرد اللہ ضریحھا** حاملہ ہونے کے پہلے خواب مین اونکو
بشارت ہوی سنہ ۹ ۱۲ ہجری مین کہ تیرے شکم سے عنقریب ایک فرزند صالح
اور سعید پیدا ہوگا اوسکا نام [illegible] رکھیو جب صالحہ موصوفہ کہ اسم بامسمے صالحہ تہین خواب
سے بیدار ہوئین تو بشارت مذکورہ کا حال اہل قرابت پر ظاہر کیا سب نے مبارکباد دی اور
خوش ہوے اور بشارت مذکورہ کے ظہور کا انتظار کرنے لگے بحکم خلاق علی الاطلاق اوسی
زمانے کے قرب مین الغرض صالحہ حاملہ ہوئین پہر خواب مین دیکہا کہ مکان کی چہت پر ایک
چراغ روشن ہی اوسکی روشنی سے تمام مکان منور ہوگیا ہی پس نو مہینہ کے بعد وہ فرزند
جسکا نام حمل اور تولد کے قبل عالم غیب سے مرحمت ہوا تہا اور اوسکے تولد کی بشارت
دیگئی تھی بحکم خدا پیدا ہوا اور چونکہ اہل قرابت کو بشارت مذکورہ کی خبر پہلے سے ہوچکی تھی تقریب

تولد مین جو آتا تھا یہی کہتا ہوا آتا تھا کہ سکندر پیدا ہوا سکندر پیدا ہوا ایس مولانا واصل کا نام
پنج حرفی ہی یعنے **سکندر** اور نام پاک **محمد** اول مین اور نام مبارک **علی** آخر
مین تبرکًا لایا جاتا ہی اور لفظ **شاہ** فقیر اور خلیفۂ فقیر کے لحاظ سے اول مین یا آخر مین
زیادہ کیا جاتا ہی اور لفظ **خان** جو آخر مین لاحق کیا جاتا ہی اوسکی وجہ یہ ہی کہ مولانا واصل کے
آبا اور اجداد سید سرمست علی عُرف سید شاہ حسین غوری سے لیکر آجتک لفظ خان
کے ساتھہ مشہور چلے آتے ہین ہان سید شاہ حسین غوری کے اوپر مولانا واصل کے جو
اجداد ہین حضرت سید الشہدا امام حسین قرۃ العین سید الثقلین علیہ وعلی آلہ الصلوات
ربِّ الخافقین تک لفظ سید کے ساتھہ معروف ہین رسالۂ نافع السالکین سے الحاق
لفظ خان کی وجہ ناظرین کو معلوم ہو سکتی ہی اور لفظ واصل تخلص ہی یہ تخلص مدینۂ
منورہ مین امام العارفین حضرت مولانا شاہ محمد مظہر صاحب نقشبندی مجددی دہلوی
مہاجر مدنی فرزند اصغر غوث الوریٰ حضرت مولانا شاہ احمد سعید صاحب نقشبندی مجددی
دہلوی مہاجر مکی مدنی قدس سرہما نے مولانا سکندر کو عطا فرمایا تھا اور پہلے اِس سے درسا
تخلص تھا ۔ **مکان تولد مولانا واصل** شہر لکھنو محلہ قندہاری بازار متصل محلہ حضرت
گنج زمان تولد فاضل واصل ۱۲۶۳ ھ بارہ سو ترسٹھہ ہجری تاریخ پانچوین رجب
کی وقتِ نمازِ فجر روز دوشنبہ ۔ **بندۂ عاشق خالق** تاریخ ولادت
ہی ۔ مولانا واصل کے پھوپھا صاحب ۱۲ ۶۳ ھ عبد الہادی خان
رسالدار خیرآبادی عطر اللہ قبرہٗ کسی وجہ سے معزول ہوگئے تھے رسالہ اون سے
لے لیا گیا تھا جس روز مولانا واصل تولد ہوے اوسی روز وہ نوکری پر بحال ہوے نواب
صاحب رئیس لکھنو نے رسالہ اونکو مرحمت فرمایا اسوجہ سے وہ مولانا واصل کو بخت ور

کہا کرتے تھے اور مولانا واصل کے خالو صاحب محمد خان جاگیردار خالصپور غفر اللہ لہ توروز
تولد واصل سے واصل کو ملّا سکندر فرمایا کرتے تھے اور بہت سی بشارتین ہین بنظر اختصار
اونکو ترک کرتا ہون ۔ اور فاضل واصل کے بعض بزرگون کا فضل و کمال جاہ و جلال عطیۂ
خالق بیہمال رسالہ نافع السالکین مین نہایت مختصر طور پر لکہہ چکا ہون اس رسالہ مین اوس
مختصر کی بہی گنجائش نہین دیکہتا کیونکہ اس رسالہ کو چند ورق مین بعون خالق انام
تمام کیا چاہتا ہون جسکو شوق ہو وہ رسالہ نافع السالکین مین ملاحظہ فرماوے

فصل فاضل واصل نے شہر لکہنؤ مین دس۱۰ برس کی عمر تک قرآن شریف تمام کیا اور
مختصر کتابین فارسی کی پڑہین اور بعض رسائل مسائل دینیہ کے پڑہے پہر اپنے پہوپہا
صاحب موصوف یعنے عبد الہادی خانصاحب رسالہ دار غفر لہ اللّٰہ الغفّار کے ہمراہ
خیرآباد جانے کا اتفاق ہوا خیرآباد ایک قصبہ ہی مردم خیز شہر لکہنؤ کے جانب شمال
تیس۳۰ کوس کے فاصلہ پر حضرت مولانا مولوی محمد فضل حق صاحب شیخ فاروقی حنفی چشتی
معلم الفلاسفہ مصنف ہدیۂ سعیدیہ وغیرہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا شاہ سید حافظ
محمد علیصاحب حنفی چشتی عرف حافظ محترم علیصاحب مرشد الصوفیہ قدس
سرّہٗ اسی قصبۂ لطیف کے ہین اس قصبہ مین مولانا واصل کو اس مرتبہ ایک سال
رہنے کا اتفاق ہوا اور یون تو بارہا دو۲ ماہ اور چار ماہ کیواسطے آنا جانا رہا وعلی ہذا القیاس لکہنؤ کا
بہی حال ہی کہ اوسمین بہی دو۲ و چار۴ ماہ کیواسطے آنا جانا ہوتا رہا الغرض خیرآباد مین شوق تحصیل
علم واصل پر غالب آیا وہین پڑہتے رہے ایک سال کے بعد خالصپور آنے کا اتفاق ہوا
پانچ۵ برس یہان چند علما کی خدمت مین پڑہتے رہے اون بزرگون کے اسمای گرامی
نافع السالکین مین لکہہ چکا ہون جسکو شوق ہو اوسمین ملاحظہ فرماوے پہر ایسے

لطیفۂ کاکوری مین خانقاہ شمس العارفین حضرت مولانا شاہ کاظم علیصاحب قلندر قدس سرہ
پدر بزرگوار حضرت مولانا شاہ تراب علیصاحب قلندر مصنف مطالب رشیدی وغیرہ رحمۃ اللہ
علیہ پر پہونچا یایہ قصبہ یعنی کاکوری قریہ خالصپور سے دو میل ہی مشرق کیجانب اور قصبہ
کاکوری سے لکھنو چھہ میل ہی مشرق کیطرف راقم الحروف نے یہ قصبہ نہین دیکھا ہی ہان
مولانا واصل اسکو بہشت دنیا فرمایا کرتے ہین اور یہ شعر تصنیف خود اسکی مدح مین پڑھا کرتے

ہین ~~~

دلربا ہر مکین کاکوری		جانفزا کل زمین کاکوری

اس قصبۂ شریف مین دس سال کامل مولانا واصل پڑھتے بھی رہے اور پڑھاتے بھی رہے
جن بزرگون سے یہان پڑھتے رہے اونکے اسمای گرامی بھی نافع السالکین مین مرقوم ہین
اکبر العلما حضرت مولانا مولوی شاہ محمد اکبر علیصاحب قلندر دامت برکاتہ برادر زادہ
قدوۃ العارفین حضرت مولانا مولوی شاہ تقی علیصاحب قلندر قدس سرہ فرزند اصغر
حضرت مولانا شاہ تراب علیصاحب قلندر قدس سرہ العزیز کیخدمت مین زیادہ پڑھنے
کا اتفاق ہوا حضرت اکبر العلما واصل کو اپنے فرزند کے برابر چاہتے تھے اکثر طلبۂ علم
جو خانقاہ شریف مین واسطے پڑھنے کے آتے تھے اونکو واصل کے سپرد کرتے تھے کہ انکو پڑھایا کرو بلکہ
اپنے نور عین حضرت مولانا مولوی حافظ انور علیصاحب مصنف انتصاح وتحریر الانور وغیرہما
کو بھی واصل کے پاس بھیجا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ واصل بڑا مستعد طالب علم
ہی اوسکو ہر روز اپنا سبق سنایا کرو نکات اور دقائق علوم کے جو مین بھی تمکو نہین بتاتا ہون وہ
تمکو بتایا کریگا تین سال کے بعد حضرت اکبر العلما نے واصل کو نوکر بھی رکھادیا کاکوری کے
رئیس اعظم حضرت مولانا مولوی شیخ محمد محمود علیصاحب دامت حشمتہ کے دولتخانہ مین

واصل سات برس تک رئیس اعظم موصوف کے صاحبزادونکو پڑہاتے رہے لیکن شب کو
خانقاہ مین آکر رہتے اور بعد نماز فجر کے دس بجے تک بلکہ گیارہ بجے تک واصل خانقاہ ہی مین
رہتے اپنے دو سبق پڑہ کے اور بعض طلبہ علم کو سبق پڑہا کے نوکری پر جاتے لیکن رئیس اعظم
ممدوح کی شرافت اور لیاقت کہ واصل سے کبھی نہین فرمایا کہ مولوی صاحب تم اتنے دیر کرکے
کیون آتے ہو جلدی کیون نہین آتے ہو تمھارے شاگرد سب کھیلتے رہتے ہین نوکر کبھی نہین
سمجھا اپنا عزیز سمجھتے رہے اور برادر عزیز خط مین لکھتے ہے جزاہم اللہ سبحانہٗ احسن الجزاء
حضرت مولانا مولوی شیخ محمد یعقوب علی صاحب زاد فضلہ رئیس اعظم موصوف کے بڑے
صاحبزادہ کا نام نامی ہے واصل کو ان کے ساتہہ اور مولانا مولوی حافظ انور علی صاحب کے
ساتہہ انتہا درجہ کی محبت تھی اور فی الحال بھی ہے وفقہما اللہ سبحانہٗ لمرضیاتہ اور سوا ان کے
بہت سے شاگرد ہین واصل سب کے ساتہہ محبت رکھتے ہین اور سب کے واسطے دست بدعا رہتے ہین
کہ اللہ تعالیٰ اون سب کو دونون جہان مین خوش وخرم رکھے اور بعض تلامذہ فاضل واصل
کے ایسے ہین کہ وہ خود واصل پر عاشق ہوگئے ہین واصل کے ہر قول وفعل کو اگرچہ مذموم ہو جیسا
کہ دستور عشاق ہی محمود جانتے ہین اون کی تقریر وتحریر سے محبت وعقیدت وعشق وخلوص
ٹپکتا ہی اونکی تصریح کی ضرورت نہین کیونکہ اونکا شور وفغان خود اونکو ظاہر کر رہا ہی شعر

عشق معشوقان نہان است وستیر	عشق عاشق با دو صد طبل ونفیر

اور بعض تلامذہ منافق بھی ہین اون کا نفاق اسوجہ سے مخفی نہین رہتا کہ شعر

ولرا بدل رہی ست درین گنبد سپہر	از سوی کینہ کینہ واز سوی مہر مہر

ایسے شاگردونکا حال نافع السالکین مین لکھہ چکا ہون یہان فقط دعا پر اکتفا کرتا ہون ہدٰہم اللہ
تعالیٰ الی الاخلاص —

فصل حضرت قدوۃ العارفین مولانا شاہ تقی علی صاحب کاکوروی قدس سرہ سے واصل نے بعض کتب درسیہ پڑہین اور بعض غیر درسیہ مثل عوارف المعارف وعین العلم مع شرح علامۂ قاری وملتقط الاحیاء وغیرہ کے اور حضرت مولانا مولوی شاہ واجد علی صاحب بن قدوۃ العارفین ممدوح سے تفسیر جلالین کامل اور تفسیر بیضاوی سورہ بقر تک یہ دونون کتابین تو استقلالاً پڑہین اور میبذی وصدرا ومختصر المعانی وقطبی وشرح عقائد نسفی ونور الانوار وغیرہا کے بھی چند سبق پڑہے اور حضرت اکبر العلماء سے زیادہ پڑہنے کا اتفاق ہوا کہ شرح ملا جامی سے لیکر ہدایہ تک بفضل خدا سب کتابین تمام کین دو ہی تین کتابین درمیانی باقی رہ گئی تہین کہ قدوۃ العارفین موصوف کا انتقال ہوگیا چونکہ واصل کو اونکے ساتھہ اور اونکو واصل کے ساتھہ نہایت درجہ کی محبت ہوگئی تہی درمیان اُستاد وشاگرد وخادم ومخدوم کے بمضمون **ع**

میانِ طالب ومطلوب رمزی ست ۔۔۔ کراماً کاتبین راہم خبر نیست

شرح اشارات قدسیہ کا درس ہوا کرتا تہا اسوجہ سے کاکوری مین رہنا واصل کو دشوار ہوگیا

بجای طوسیہ ۱۲

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد ۔۔۔ روی گل سیر ندیدیم وبہار آخر شد

انتقال کے دس روز بعد واصل نے حضرت بلال کیطرح ارادہ سفر کا کردیا اور یہ شعر تصنیف خود زبان پر لائے **ع**

گلشنِ ہندوستان درچشمِ ما تاریک شد ۔۔۔ روی خود را سوی باغ طیبہ وبطحا کنیم

ہرچند کہ شاگرد وبرادرزادۂ مغفورِ ممدوح یعنے حضرت مولانا مولوی محمد اکبر علی صاحب اکبر العلماء نے واصل کو بہت کچہ تسکین دی اور سفر سے مانع آئے لیکن واصل کا دل چونکہ اختیار مین نہ تہا کوچ کردیا اثنای سفر مین یہ قطعہ اکثر واصل کی زبان پر رہتا تہا **واصل**

ایکہ دل بُردی وتن را از خیال انداختی ۔۔۔ بادہ نوشیدی وجامش چون سفال انداختی

خود بیاسودی تو تنہا واصل دل خستہ را	در ہزاران کلفت و رنج و ملال اندر حتی

قصہ مختصر واصل جزیرۂ معمورۂ بمبئی مین پہونچے یہان حضرت مولانا مولوی خلیفہ محمد نظام الدین صاحب لاہوری مدرس مدرسہ سکینیہ واقعہ بمبئی دام فیضہ نے واصل مسکین کے حال پر نہایت شفقت فرمائی سبق بھی پڑہایا کہانا بھی کہلایا کپڑا بھی پہنایا روپیہ نقد بھی دیا کتابین بھی مرحمت فرمائین نوکر بھی رکھایا جزاہم اللہ سبحانہ احسن الجزاء و وقاہم جمیع البلاء بمبئی مین یا ہنکی ذات مجمع الحسنات ہی حق تعالی اونکے فیض کو دائم و قائم رکھے آمین یا رب العالمین پہر حضرت مولانا مولوی محمد عبد الحمید صاحب عرب خطیب مسجد جامع بمبئی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت سے بہی واصل نے استفادہ کیا اور حضرت افضل الفضلا مولانا مولوی شاہ محمد عبید اللہ صاحب حنفی چشتی بدایونی مدرس اعلی مدرسۂ محمدیہ واقعہ بمبئی دامت برکاتہ خلیفۂ عارف ربانی حضرت مولانا شاہ سید عبد اللہ صاحب چشتی خراسانی قدس سرہ النورانی کیخدمت عالی مین تو زیادہ پڑھنے کا اتفاق ہوا کہ دو تین کتابین جو باقی تہین بفضل خدای جلیل اون کی تکمیل بھی ہوگئی اور حدیث کی کتابین صحاح ستہ بھی اونکی خدمت مین سنائین اور کتاب فصوص الحکم مع شرح حضرت مولانا فقیہہ علی مخدوم مہائمی قدس سرہ بھی انسے پڑہی حضرت مولانا عبید اللہ صاحب موصوف بہی واصل پر کمال شفقت فرماتے رہے اور فی الحال بھی نہایت عنایت مبذول رکھتے ہین اور اکثر اوقات واصل کی خوش استعدادی کی تعریف کرتے رہتے ہین یہان تک کہ اوسکی تصنیفات پر جو تقریظ تحریر فرماتے ہین اوسمین یون لکھدیتے ہین کہ مین اس تصنیف سے مستفید ہوا چنانچہ رسالہ تحفۃ العلماء مصنفہ واصل پر جو تقریظ اونھون نے تحریر فرمائی ہے اوس سے یہ مضمون ناظرین پر واضح ہوا ہوگا یہ مولانا صاحب ممدوح کی عالی ظرفی اور کمال انکسار پر برہان قاطع اور دلیل کا

ساطع ہی کہ شاگرد کی تصنیف پر اُستاد یہ مضمون لکھے کہ مین نے اس تصنیف سے فوائد حاصل کیئے کیون نہو مصراع ع نہد شاخ پر میوہ سر بر زمین ؎ بعد اسکے واصل جب مکہ معظمہ مین پہونچے تو وہانکے علمای کرام سے بہی استفادہ کیا خصوصًا حضرت مولانا شیخ احمد دحلان شیخ العلماء رحمہ اللہ ذو الکبریا کے حلقۂ درس مین شریک ہوے حدیث شریف کی سماعت بھی کی اور قرارت بھی کی اونہون نے ایک پرچہ مختصر پر سند بھی لکھدی و علے ہذا القیاس جب واصل مدینۂ منورہ مین جناب اسوة المحدثین زبدة المتقین حضرت مولانا شاہ عبد الغنی صاحب نقشبندی مجددی مہاجر شارح سنن ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کیخدمت اقدس مین حاضر ہوی تو چند حدیثین صحیح بخاری کی اونکو بھی سنائین اونھون نے بھی باعطاے چند سطور سند واصل کو معزز فرمایا اور حضرت مولانا عبید اللہ صاحب دام مجدہ نے جو سند جملہ علوم کی واصل کو مرحمت فرمائی ہی وہ تو زبان عربی مین بہت طویل ہی بڑے بڑے الفاظ مولانا صاحب نے اوسمین ترقیم فرمائے ہین کہ واصل جامع معقول و منقول ہی حاوی فروع و اصول ہی واقف شریعت و طریقت ہی عارف حقیقت و معرفت ہی وغیرہ وغیرہ خود مولانا عبید اللہ صاحب قائم فیضہ عنایت الہی سے زندہ اسی شہر بمبئی مین موجود ہین جسکا دل چاہیے اون سے تصدیق کر لے کہ آپنے اس مضمون کی سند طویل واصل کو مرحمت فرمائی ہی یا نہین اور یا راقم الحروف کے پاس اگر وہ سند مہر شدہ دیکھہ لے اور ان سب سندون اور خلافت نامون کے داخل کرنے کی اس رسالہ مین ضرورت نہین ہی کیونکہ فاضل واصل کے شاگردون کی سندین اور خلافت نامے اور اونکی عبارتین السنۂ مختلفہ مین عربی فارسی اُردو منقوط غیر منقوط نہایت فصیح بلیغ متین رسالۂ آب حیات وغیرہ انہین جون خدا طبع ہو کر شائع ہو چکی ہین اب اُستاد کی سندون اور خلافت نامون کی کیا

حاجت ہی الغرض واصل نے بتوفیق رب العالمین ـــــ بہت سے بزرگان دین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کیخدمت سراپا برکت سے فیض حاصل کیا ہوپال مین حضرت مولانا مولوی عبدالقیوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیخدمت مین بہی حدیث شریف کی سماعت کی اور حیدرآباد دکن مین بھی حضرت مولانا مولوی عبدالصمد صاحب دُرّانی مدظلہ العالی کیخدمت سی استفادہ کیا بعض مسائل منطقیہ وریاضیہ مشکلہ اون سے حل کیئے اور رامپور افغانان مین حضرت سید العلما رسند الاولیار مولانا مولوی حافظ حاجی صوفی شاہ محمد ارشاد حسین صاحب مصنف انتصار الحق وغیرہ دام ارشادہ خلیفہ اکمل ومحبوب اجمل حضرت قطب زمان مولانا شاہ احمد سعید صاحب نقشبندی مجددی دہلوی مہاجر مکی مدنی قدس سرہ العزیز کی خدمت بابرکت مین چند ماہ کامل حاضر رہکر بہت سے علوم ظاہرہ ومعارف باطنہ کے فوائد حاصل کئے اور دوسرے علمای کرام وفقرای عظام رحمہم اللہ المنعام کی خدمت سراپا برکت سے بہی فاضل واصل نے فیض حاصل کیا ہی نافع السالکین مین اکثر کے نام مبارک لکھے گئے اور بعض کے چھوٹ بہی گئے غرضکہ مولانا واصل کی طبیعت بہت باتون مین حضرت مولانا سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمرنگ واقع ہوی ہی اگر فرق ہی تو کمی بیشی کا فرق ہی مولانا سعدی

رحمہ اللہ ذوالایادی فرماتے ہین ؎

تمتع زہر گوشۂ یافتم	زہر خرمنے خوشۂ یافتم

فاضل واصل مین بھی یہ بات موجود ہی ہان مولانا سعدیؒ نے چونکہ زیادہ سیاحت کی ہی البتہ بہت بزرگون سے فیض پایا ہوگا ۔ ۲ مولانا سعدیؒ کی عاشق مزاجی مشہور ومعروف ہی مولانا واصل کا مزاج بھی اسی قسم کا واقع ہوا ہی ۳ مولانا سعدیؒ کی طبیعت مزاح دوست تہی فاضل واصل کی طبیعت بہی اسی قسم کی ہی ۴ مولانا سعدیؒ کی عمر سیاحت مین صرف ہوی مولانا واصل کا

بھی یہی حال ہی اب درگاہ جناب باری تعالی شانہٗ مین راقم الحروف کی یہ دعا ہی کہ جیساکہ امور مذکورہ مین واصل کی طبیعت کو مولانا سعدی علیہ الرحمہ کے ہمرنگ پیدا کیا ہی ویسا ہی مولانا سعدؔی کی معرفت اور کمال اور خداشناسی مین بھی واصل کی طبیعت کو ہمرنگ کردے کیونکہ فقط عاشق مزاجی اور خوش طبعی مین مولانا سعدؔی کی تقلید کچہ کام آنے والی نہین ہے

بلکہ اس شعر کے مصداق ہی ؎

زسنت نہ بینی در ایشان اثر	مگر خواب پیشین ونان سحر

مولانا سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا وہ مرتبہ ہی کہ ایک شب آپ یہ شعر تصنیف کرکے وجد کی

حالت مین پڑہ رہے تھے ؎

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار	ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

اور طبقات نور کے آسمان سے آپکے اوپر نازل ہو رہے تھے کسی شاعر نے یہ معاملہ دیکھکر یا سنکر ایک شعر ہمرنگ شعر مذکور نظم کیا اور بامید نزول طبقات نور آسمان کیطرف نظر کی سنا ہی کہ زغن نے اوسکے منہ مین پیخال کردی اگر یہ واقعہ صحیح ہی تو ظاہر امراد اس سے یہی ہی ع کار کن کار کہ گفتار نمی آید کار ✱ یعنے تم سعدؔی کا کمال اور سعدؔی کی معرفت اور محبت حاصل کرو بعدازان اگر ویسا شعر تصنیف کروگے تو تمھارے واسطے بھی نور کے طبقات نازل ہونگے یہ مرتبہ سعدؔی کو نہ فقط گفتار ہی سے حاصل ہوا ہی بلکہ سعدؔی کی گفتار ساتہہ کردار کے موافق اور اوسکے افعال ساتہہ اقوال کے مطابق ہوگئے ہین اسوجہ سے نور کے طبقات کا نزول ہی ہذا ما سنح لہٰذا الفقیر والعلم عند اللہ العلیم الخبیر اب مولانا واصل کیخدمت مین التماس ہی کہ راقم الحروف کی اس تحریر سے آپ برا نمانین سعدؔی کا کمال حاصل کرنے مین کوشش فرماوین ورنہ صرف ظرافت اور خوش طبعی مین مولانا سعدؔی کی تقلید مضر ہی

نہ مفید و فقکم اللّٰہ لما یحبہ و یرید

فصل فاضل واصل نے ابتدا اً سلسلہ علیۃ قادریہ مین بیعت کی حضرت امام العارفین
مولانا شاہ محمد مظہر صاحب مہاجر مدنی قدس سرہ السنی کے دست مبارک پر مدینہ
منورہ مین حضرت امام العارفین نے چاہا کہ واصل چند ماہ اونکی خدمت مین رہکر اذکار
ومراقبات سلوک مین محنت کرین واصل نے یہ عذر پیش کیا کہ میری والدہ ماجدہ کو تکلیف
ہوگی مین اونکی خدمت کرتا رہتا ہون ماہ بماہ اونکی خدمت عالی مین خرچ روانہ کیا کرتا ہون
حضرت نے فرمایا کہ اس صورت مین واقعی تمھارا جانا مصلحت ہی حضرت اویس قرنی
نے والدہ ماجدہ کیخدمت سے بہت فیض پایا تہا تمکو بھی اونکی خدمت سے فیض حاصل
ہوگا خرقہ ملبوس خاص حضرت نے واصل کو مرحمت فرمایا اور یہ ارشاد کیا کہ فی الحال اسکے
پہننے کی تمکو اجازت نہین ہی تمھارے وطن کے نزدیک ہمارے والد ماجد یعنی حضرت مولانا
شاہ احمد سعید صاحب قدس سرہ کے خلیفہ اجل مولانا مولوی شاہ سید محمد عبد السلام صاحب
دام مجدہ قصبہ ہسوہ ضلع فتحپور متصل کانپور مین رونق افروز ہین اونکی خدمت مین ضرور
حاضر ہوکر چند ماہ بلکہ چند سال تعلیم اذکار سلوک مین محنت کرنا پہر جب وہ تمکو اجازت دین
اوسوقت باذن منہ تبرکاً یہ خرقہ تم پہنا کرنا اور ایک خط خلیفہ اجل موصوف کے نام لکھکر واصل
کے ہمراہ کیا کہ یہ خط اونکو دیدینا الغرض واصل نے اس ارشاد کی تعمیل کی اور خلیفہ ممدوح کی
خدمت مین حاضر ہوکر تین سال کامل اونکی صحبت اور کفش برداری سے شرف حاصل کیا
اذکار و مراقبات مقررہ سلوک اول سے آخر تک یعنی مراقبہ لاتعین تک بتدریج حضرت
خلیفہ موصوف نے تعلیم فرمائے اور تین سال کے بعد واصل کو اجازت عامہ و خلافت مطلقہ
تحریری مہر شدہ تینون سلاسل علیۃ قادریہ نقشبندیہ چشتیہ کی عطا فرمائی اور ایک جامہ

ملبوس خاص اور ایک پیرہن ایضاً ملبوسِ خاص مرحمت ہوا اور خرقۂ عطیّہ حضرت مولانا شاہ محمد مظہر صاحب قدس سرّہ کے پہننے کی بہی اجازت دیگئی مولانا واصل جب اس دولت سرمدی کے خلعت سی سرافراز ہوسے تو زبان حال سے اس شعر کو پڑہنا شروع کیا شعر

از برای سجدۂ عشق آستانے یافتم	سر زمینی بود منظور آسمانے یافتم

بیت ہے

این سعادت بزور بازو نیست	تا نہ بخشد خداے بخشندہ

اور سوا ان تبرکات کے اور بھی تبرکات دوسرے بزرگون نے واصل کو عطا فرمائے ہین لیکن واصل اونکو پہنتے نہین کہتے ہین کہ شیرمردن کا لباس اوسی وقت پہننا زیبا ہی کہ جب شیرمردن کا کام بہی کرے اور چونکہ مجہ سے اونکا کام سرانجام نہین پاتا ہی لہذا مجکو اوسکے پہنے سے شرم آتی ہی اور یہ اشعار مولانا سعدی رحؒ کے زبان پر لاتے ہین مثنوی

در قبا آگندہ مرد باید بود	بر مخنث سلاح جنگ چہ سود
تا سزائی کہ خرقہ در بر کرد	جامۂ کعبہ را جُل خر کرد

قریب ایک سال سے وہ سب تبرکات برادر صالح حاجی ایوب میمن کے سپرد کردیے ہین کہ تم انکو نہایت تعظیم و توقیر کے ساتھہ اپنے مکان مین رکہو لوبان وغیرہ کی خوشبو دیا کرو دوستداران اولیای کرام کو زیارت کرایا کرو اور اپنے ورثہ کو بہی وصیت کردو کہ تمہارے بعد انکو سبہالین نے اَدَبی نہونے پاسے اور یہ فقیر تو ایک مجرد آدمی ہی خوف ہی کہ میرے مرنے کے بعد کوئی انکی قدر نجانے لہذا تم اپنے مکان مین رکہو اور میری قبر مین بہی انکو نرکہنا

کیونکہ قبر مین ملوث نجاست کا خیال ہے

دور دار از خاک و خون دامن چو بر ما بگذری	کاندرین رہ کشتہ بسیار اند قربانِ شما

فصل مولانا واصل ہمیشہ نوکری کرکے اپنی رفع ضرورت کرتے رہتے ہین فی الحال یہان بمبئی مین بمدرسہ مَرین لَین مقیم ہین تدریس طلبۂ علم وامامت مسجد دونون اون کے متعلق ہین دونون صیغون سے ملکر مبلغ للعہ ۵ ہر مہینہ مین اونکو ملجاتے ہین لیکن باوجود مجرد ہونے کے ہر ماہ کی تنخواہ اوسی ماہ مین صرف ہوجاتی ہی باقی کچہ نہین رہتا ؎

قرار برکف آزادگان نگیرد مال	نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال

علم واسباب علم کا شوق بہت ہی چند ہزار روپیہ کی کتابین خرید کرکے برای حصول رضای مولی تعالی شانہٗ وقف کردی ہین اور ایک وصیت نامہ لکھکر اپنے ہمراہ رکھتے ہین اوسکا ایک مضمون یہ بہی ہی کہ میری موت یا شہادت کے بعد اُن کتابونکو بمبئی کے اوس مدرسہ مین جسمین انتظام اچھا ہو رکہدینا اور تاکید کردینا کہ جو اہل علم طلب کرے اوسکو دیوین جب وہ مسئلہ دیکھ لے تو اپنے مقام پر رکہدین اور رہا پارچہای پوشیدنی طلبۂ علم کو تقسیم کردینا اور ظروف مسی میرے فلان دوست کو دیدینا اور وہ دوست عبارت ہی مولانا کے ایک خادم سے کہ وہ شب وروز مولانا کی خدمت مین دوسرے خدّام سے زیادہ حاضر رہتا ہی اور شاگرد بھی ہے

فصل مولانا واصل نے بہت سے رسائل علوم مختلفہ مین تصنیف فرمائے ہین اللہ تعالی شانہٗ اون کے طبع کا سامان بہم پہونچادیگا تو انشاء اللہ القدیر یکی بعد دیگری فرحت افزاے قلوب ناظرین ہوتے جاوینگے عربی زبان کے بعض رسائل ممالک بعیدہ بغداد و دمشق ومکہ معظمہ ومدینہ منورہ وغیرہا تک پہونچے ہین وہانکے علمای کرام وفضلای عظام نے اون کو بہت پسند فرمایا ہی اور وہ الفاظ فخیمہ اونکی مدح مین تحریر فرمائے ہین کہ تمام اہل ہند کو مقام اداے شکر جناب باری تعالی شانہٗ کہ فاضل ہندی کی عبارت عربی کی مدح مین علمای عرب جنکی مادری زبان عربی ہی اسقدر مبالغہ فرماوین اور نہایت غلو کرین اور اوس کی توصیف مین

تقریظ غیر منقوط تصنیف فرمادین فالحمد للہ علی نوالہ ایک رسالہ اون مین سے بفضلِ خدا
چھپ بھی گیا ہی اوسکا نام تحفۃ العلمار ہی جسکو شوق ہو ملاحظہ فرماوے اور اِس رسالہ
کے ساتھہ تین رسالہ اور بھی ہین ۱ مفید الطلبہ ۲ حاصل التحفہ ۳ نافع السالکین
جسکا ذکر اس رسالہ مین چند بار ہوچکا ہی اور رسالہ تحفۃ العلمار تقاریظ کے ساتھہ طبع ہوا ہی اور
رسالہ حاصل التحفہ زبان اردو مین ہی رسالہ تحفۃ العلمار کا حاصل مطلب اردو مین واضح کردیا
گیا ہی یہ چارون رسائل اون مقامات سے دستیاب ہوسکتے ہین جن سے یہ رسالہ
صحیفۂ عشق دستیاب ہوگا اور اون مقامات کی تصریح انشاراللہ تعالی اس رسالہ
مفید الصالحین کے آخر مین کیجاویگی اور دوسرے رسائل مصنفہ فاضل واصل کے
طبع کی تدبیر ہو رہی ہی اگر خدای قادر قوی نے چاہا تو وہ بھی عنقریب ناظرین کے ملاحظہ مین
گذرینگے علمای عرب کی تحریر کالبِّ لباب بعض احباب نے السنہ مختلفہ عربی فارسی
اردو مین نظم فرمایا ہی اور وہ مجموعہ تحفۃ العلمار کے آخر مین طبع بھی ہوچکا ہی راقم الحروف
بنابر مسرت قلوب ناظرین یہان بھی اوس نظم کو نقل کرتا ہی کہ جس بزرگ کی نظر سے مجموعہ
تحفۃ العلما نگذرا ہو وہ فضلای عرب کی تحریر کے خلاصہ پر مطلع ہوکر شکرگزار حضرت غفار ہو

وہو ہذا

قطعۂ تاریخ تصنیف تحفۃ العلمار مستخرجہ خامۂ بلاغت شمامہ جناب مولانا مولوی غلام غوث
خانصاحب متخلص بحاصل رامپوری نزیل بمبئی شاگرد مولانا واصل سلّمہما اللہ تعالی
در بحر خفیف مسدس مخبون مقصور مقطوع مشعّث

۱	ارکانہ فاعلاتن سالم و مفاعلن مخبون و فعلان بسکون العین مقطوع مشعّث و فعلان بکسر العین مخبون مقصور و فعلن بسکون العین ابتر فقد وضح تقطیعہ ۱۲ الحافظ محمد امیر بہوفالی تلمیذ الناظم

إِنَّ أُسْتَاذَنَا سِكَنْدَرْ شَاه (اسم إنّ ١٢)
أَفْحَمَ الْخَصْمَ بِالْبَرَاهِين (خبر إنّ ١٢)
ثُمَّ أَمْلَاهُ فِي وُرَيْقَاتٍ
حَاصِلٌ قَالَ حِينَ صَنَّفَهَا

الَّذِي فَاقَ أَكْثَرَ الْفُضَلَاءِ
نَوَّرَ الْحَقَّ فِي الدُّجَى كَذُكَاءِ
مَنْ رَآهَا رَزَى مِنَ الْكُمَلَاءِ
نَافِعًا تَمَّ تُحْفَةُ الْعُلَمَاءِ

١٣ · ٠ · ٧ ہجری

١ اسم من اسماء الشمس ١٢

٢ بحذف الفضلة اے قبل بزها ١٢

٣ یجوز تقدیم الحال علے صاحبها بل وعلی ناصبها ایضاً ان کان فعلاً متصرفاً کما ههنا فیصح قولنا راکباً جاء زید، وقولنا مخلصاً زید دعا هکذا فی کثیر من الکتب النحویة کالتسهیل والتصریح والمنهل والخضری والاشمونی والصبان والفیة ابن مالک وشرحها لابن عقیل والمغنی والرضی وغیرها غفر الله تعالی من صنفها ١٢ المولوی محمد حسن تلمیذ الناظم الرامفوری مدظلهما

قطعہ تاریخ طبع رسالہ تحفۃ العلماء چکیدۂ کلک جواہر سلک عالم فہام فاضل علام شاعر شیرین کلام مولانا مولوی حافظ منشی سید محمد عبد الرزاق صاحب متخلص بکلامی ناظم فتوح الشام مصنف صمصام اسلام وطن رای بریلی ٹونک مسکن ومقام سلمہ اللہ المنعام خلف حضرت مولانا سید محمد سعید صاحب وشاگرد حضرت مولانا الٰہی بخش صاحب متخلص بنازش خیرآبادی غفرلہما اللہ ولاباوی

بحرِ ہزج مثمن سالم

مبارکباد این تحفہ کہ بہرِ طالبان حق
زمولانا سکندر آنکہ ذاتش از رہِ حکمت
چنان برخاست از اہلِ حجاز آوازِ تحسینہا
دلِ اہلِ عرب مسرور گشت از نغمۂ ہندی
پئ تاریخِ طبعِ آن کلامی فکر چون کردم
سرِ جنگ و حسد را دور کردہ مصرعی برخوان

صفای قلب و قوتِ روح و نورِ سینہا آمد
مریضانِ عقائد را دوائ ہم شفا آمد
کہ تا ہندوستان نوشان صدای مرحبا آمد
برای ہندیان ہنگامِ شکرِ کبریا آمد
بمن از عالمِ غیب این ندای جانفزا آمد
تعالی اللہ زہی تحفہ کہ جانِ جانہا آمد

۸ ۳ ۱ ۱۳ ھ

قطعہ در مدح مولانا واصل تصنیف مولانا مولوی سید محمد نصیر الاسلام صاحب متخلص بہ نصیر متوطن ضلع سلہٹ شاگرد و مرید مولانا واصل صلح اللہ حالہما فی

العاجل والآجل

بحرِ رمل مثمن مقصور و محذوف

مرشدِ باشد سکندر آن کہ بہرِ عالمان
پس چگونہ مدح او آید ز کلکم اے نصیر

مدح خوانِ فضلِ او گشتند از فضلِ خدا
چون شدہ مداح او تا عرب جمیع اولیا

ایضاً مولانا نصیر سلمہ اللہ القدیر

بحر ایضاً

عارف و کامل لکھین جب و سکو ابرارِ حرم
او س سے کہد و کیون سنتا ہی نعیق زاغ یان

کیون نہ نکلے جلکے حاسد سے صدای دردناک
مدح خوان ہین بلبلان گلشن بطحای پاک

فضل فاضل واصل نے تحصیل علم مین بڑی محنت کی وقت نہونے روغن سکے اکثر اوقات

چاندنی مین کتاب دیکھتے رہے ہے اسیوجہ سے بصارت مین ضعف آگیا ہی اسقدر کہ بچاس قدم پر جو آدمی ہوتا ہی وہ انکو نہین دریافت ہوتا کہ یہ فلان شخص ہی بس اسیقدر معلوم کر لیتے ہین کہ کوئی آدمی ہی دوربینی بالکل نہین ہی لیکن خدا کے فضل سے نزدیک بینی بدستور سابق ہی کہ باوجودیکہ عمر اونکی پچاس برس کے قریب پہونچی ہی تاہم بعنایت الٰہی شب کو چاندنی مین کتاب کا حاشیہ باریک لکھا ہوا بغیر عینک کے پڑہ لیتے ہین وہ حاشیہ جسکے حروف نوخیز اور مستعد طالبعلمون کو نظر نہین آتے اونکے شاگردون کا اور راون کا چند بار مقابلہ بھی ہوا شاگردونکو ایک حرف بھی صاف نظر نہ آیا اور فاضل موصوف نے چند سطرین اوسکی پڑہ دین جب شمع کی روشنی مین دیکھا تو وہی الفاظ تھے جو واصل نے پڑھے تھے ظاہرا اس کا سبب یہ معلوم ہوتا ہی کہ واصل کو چونکہ ابتدای طالبعلمی سے چاندنی مین کتاب کا مطالعہ کرنیکی عادت ہی اسوجہ سے چاندنی مین اونکو حروف نظر آجاتے ہین اور دوسرے طلبہ کو چونکہ اسکی مشق نہین ہی لہذا اونکو حروف صاف نظر نہین آتے والعلم عند اللہ تعالی ـــ

اہل کاکوری تحصیل علم مین واصل کی محنت دیکھکر کہا کرتے تھے کہ اگلے زمانہ کے طالبعلمون کی محنت کا حال کانون سے سنا تھا سو وہ حال اس زمانہ مین بچشم خود دیکھا گیا ۱۱ برس کی عمر سے تحصیل علم کا شوق جو توفیق یزدانی سے عطا ہوا تھا سو وہی شوق ابتک چلا آتا ہی زمانہ طالبعلمی مین بسا اوقات طعام کہانا یاد نرہتا تھا سو وہی حال بفضل ایزد متعال ابتک باقی ہی کہ وقت مذاکرہ علم وتحقیق مسئلہ کہانا کہانا فراموش ہوجاتا ہی اور شعر گوئی مین واصل نے محنت نہین کی ایکبار اونکا دل کسی معشوق مجازی کے دام زلف مین ایسا گرفتار ہوگیا تھا کہ جان جانے پر نوبت آگئی تھی پھر ہدایت غیبی نے واصل کی دستگیری کی کہ خود اوسی معشوق مجازکو واصل کا مرشد کامل بنادیا پس اوس مرشد کامل نے واصل کو معشوق حقیقی کیطرف متوجہ کردیا اور شعر اونکا

کہ مولویصاحب راہِ راست یہ ہی اسی پر چلے جاؤ اور مجاز کے پُل سے جلد گذر جاؤ کہ یہان ٹہرنا خوب
نہین اللہ جلشانہ کے سوا کوئی محبوب نہین معشوق ہی تو وہی ہی اور محبوب ہی تو وہی ہی دوسرا
نہ کوئی معشوق ہی نہ محبوب ہی قَدْ تَمَّ کَلَامُ الْمُرْشِدِ الْمَوْصُوْفِ **راقم الحروف** کہتا ہی کہ جس
کا وہ مرشد کامل اگرچہ نوعمر تہا لیکن بات وہ کہگیا کہ پیرانِ کہن سال مین سے کمتر کو یہ بات سوجہتی
ہی اور چونکہ یہ بات نہایت راست اور درست تھی واصل کے دل مین پورے طور سے اثر کر گئی
معشوقِ حقیقی کے طرف رخ کر دیا **الغرض** یہ اشعار جو **صحیفہ عشق** مین مندرج ہین اور انکے
سوا اور بہت سے تلف ہوگئے یہ سب اوسی زمانہ کے کہے ہوے ہین صحیفہ عشق مین سب
چار سو چہیاسٹہ ۴۶۶ اشعار ہین اس تفصیل سے کہ ۲۰۹ زبان اُردو کے اشعار ہین اور ۲۵۰ فارسی
کے اور سات عربی کے بھی داخل ہوگئے ہین اگر کاتب سے چہوٹ بچا دینگے تو غالبًا شمارِ اشعار
اسیقدر ہوگا جو خاکسار نے عرض کیا بیان مذکور سے ناظران عالی فہم معلوم کر لینگے کہ ایسا شخص
شاعری کے مناسبات کیطرف التفات نہین کرتا بلکہ جو مضامین سوز و درد کے اوس کے
دل مین جمع ہوتے ہین اونکو بلا تصنع اور بغیر رعایت مناسبات کے نظم کر کے زبان پر لاتا ہی
اور چونکہ اوسکا دل دوسری طرف مشغول ہی لہذا صحت اور غلط کا بہی خیال نہین کرتا اسیوجہ
سے واصل نے اپنے اُستاد کی اصلاح کو اکثر مقامات مین نہین رکہا اور عرض کیا کہ حضرت
آپ کی اصلاح بہت عمدہ ہی لیکن چونکہ میرے مذاق کا مضمون جاتا رہتا ہی لہذا امیدوار
ہون کہ مجکو اجازت ملے کہ وہی مضمون رہنے دون چنانچہ واصل کا یہ شعر

بیا جانان بعشق خود ببین حالی کہ من دارم	زخون دل چہا فوارہای جوشش تن دارم

واصل کے فارسی اور شاعری کے اُستاد حضرت مولانا مولوی محمد محی الدینخانصاحب متخلص
بذوق کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ کہ بہت بڑے کامل شاعر تھے اونہون نے اس شعر مین اصلاح

اور اشعار مرقومہ ذیل اور مناجات کو بھی شمار کرلو تو پانسو سے چند زیادہ ہوجاتے ہین ۱۲

فرمائی ❁ ملاف ای ابر پیش دیدۂ گریان کہ من دارم ❁ اُستاد موصوف نے مصرع
اول تو یہ لکھدیا اور واصل کا مصرع ثانی بحال رکھا ہان ایک یا دو لفظ اوسمین بھی تبدیل فرمائی
کہ وہ الفاظ اسوقت یاد نہین واصل نے عرض کیا کہ حضور کی اصلاح کا کیا کہنا ہی کلام الملوک
ملک الکلام حضرت کی قدمبوسی کی برکت سے منجملہ دوسرے قواعد شاعری کے یہ قاعدہ بھی
مجکو معلوم ہوگیا ہی کہ مصرع ثانی کے الفاظ کے مناسب مصرع اول مین بھی الفاظ لانے
چاہیین تا دونون مصرعون مین ربط ہو حضور کی اصلاح مین یہ بات عمدہ طریق سے پائی
جاتی ہی کہ مصرع ثانی مین چونکہ لفظ فوارہ آیا ہی لہذا اوسکے مناسب مصرع اول مین لفظ
ابر خوب زیب دیتا ہی مقتضای شاعری یہی ہی جو حضور نے اصلاح دی ہی لیکن کمترین کی مراد
اسصورت مین فوت ہوتی ہی اُستاد موصوف نے فرمایا کہ تمھاری مراد کیا ہی واصل نے عرض
کیا کہ ایک معشوق کے عشق مین میرا دل بیقرار رہتا ہی اکثر اوقات اوس کے شوق مین رویا
کرتا ہون سو اوس معشوق کیطرف اس شعر مین خطاب کرتا ہون اور اپنا حال مذکور او سپر
ظاہر کرتا ہون اور حضور کی اصلاح مین ابر مخاطب ہوتا ہی ابر کیطرف خطاب ہی ابر کو تہدید
و تخذیر ہی میرا مقصود بالکل فوت ہوگیا ہی جب میرے مذاق کے مخالف مضمون پیدا ہوا
تو گو بہتر اور عمدہ ہی لیکن مجکو اوس سے حظ کیونکر حاصل ہوگا حضور نے ملاحظہ فرمایا ہوگا
کہ حضرت امام حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ المنعام نے احیاء العلوم کے باب السماع مین تحریر فرمایا ہی
کہ کلام اگرچہ فی الواقع عمدہ اور لطیف ہو لیکن جب عاشق کے مذاق کے موافق نہین ہوتا تو عاشق
کو اوس سے حظ ہی حاصل نہین ہوتا اُستاد موصوف نے فرمایا کہ مین جانتا تھا کہ تم صرف شاعری
کرتے ہو یہ تمھارا صرف قال ہی قال ہی اب معلوم ہوا کہ یہ تمھارا حال بھی ہی آمد ہی نہین ہی آمد ہی
بہتر تمکو اصلاح کی کچھ ضرورت نہین ہی واصل نے عرض کیا کہ حضور مضمون ہر شعر میرا حال نہ ہی

کہین ہی اور کہین نہین ہی کسی جگہ حال ہی اور کسی جگہ صرف قال ہی قال ہی ۵

گہی بر پشت پای خود نہ بینم	گہے بر طارم اعلے نشینم
سر دست ازدو عالم بر فشاندی	اگر درویش بر حالے بماندے

اُستاد ممدوح نے فرمایا کہ اسمین شک نہین کہ تمہارے ہر شعر سے عشق ٹپکتا ہی اوس سے سامع کے دل پر اثر پہونچتا ہی یہ دلیل ہی اس امر پر کہ تمہارے دل مین سوزش ضرور ہی —
قصہ مختصر مولانا واصل مطابق ہدایت مرشد کامل راہ راست پر آگئے اور اوسپر قدم مضبوط جما کر چلنے لگے یعنے عشق حقیقی کی راہ آگے لی چنانچہ اون کے اشعار سے یہ مضمون ظاہر ہی اور ہر چند کہ اس درمیان مین مجاز کے بہی بہت سے پُل واصل کی راہ مین پڑتے گئے لیکن واصل نے اون پر زیادہ قیام نہین کیا بقول نظیر اکبر آبادی غفرلہ اللہ ذنوبہ الایادی مصراع تک دیکھلیا دل شاد کیا خوش وقت ہوے اور چل نکلے ✣ جلد روانہ ہوتے گئے منزل مقصود کی راہ نہین بہولے فالحمد للہ علی ذلک —
فصل فاضل واصل نے ابتدائی کتابین ہی حضرت مولانا مولوی سید احمد یار صاحب خالصپوری نور اللہ مرقدہ کی خدمت مین کافیہ تک نہایت تحقیق سے پڑہین اور اونکو خوب یاد کیا اور نماز پڑھنے کا شوق واصل کو فیض صحبت حضرت سند العارفین مولانا مولوی حافظ صوفی شاہ محمد عبد الغفار صاحب شہید نقشبندی مجددی خالصپوری فرزند و خلیفہ سید العارفین حضرت مولانا مولوی شاہ محمد عبد القادر صاحب خالصپوری خلیفہ امام الواصلین حضرت مولانا شاہ ابو سعید صاحب

رای بریلوی خلیفہ قطب ربانی غوث صمدانی حضرت مولانا مولوی شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس اللہ تعالی اسرارہم سے پیدا ہوا کہ بارہ برس کی عمر سے آجتک واصل کی نماز بتوفیق

خالق نے نیاز کبھی قضا نہین ہوی نہ تندرستی مین نہ بیماری مین نہ سفر مین نہ حضر مین بیماری مین
بعض اوقات دس روز سے زیادہ تک کہانا کہانے کا اتفاق نہین ہوا اور غفلت بہی طاری ہی
لیکن مُوَفِّقِ برحق نے نماز کے وقت ہوشیار کردیا واصل کی نماز کبھی جانے نہین پائی واصل
یہ شعر تصنیف خود پڑہ کر نماز شروع کرتے ے

ازین ہستی کہ من دارم تو مقصود من ہر دم	کہ باشم زندہ در شوقت بمیرم در ہوای تو

نیم سے لیٹے ہوے نماز ادا فرماتے یہ آغاز شباب کا حال ہی اور اس بار کے سوا چند بار بہت
سخت امراض لاحق ہوے لیکن بتوفیقِ خدا واصل کی نماز قضا نہین ہونے پائی سچ ہی
فقرہ آنرا کہ زنجیرِ سعادت می بر د چہ کند کہ نرود اللہ سبحانہ اسی زنجیر مین واصل کو ہمیشہ
گرفتار رکھے راقم الحروف کہتا ہی کہ جو شخص اللہ تعالی کی محبت کا دم بھرے اور اوس کے
ارشاد کی تعمیل نکرے وہ کاذب ہی صادق نہین مصراع اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ یُّحِبُّ
مُطِیْعٌ **فصل** بیس برس کی قریب کا ذکر ہی جب پہلے بار مولانا واصل یہان بمبئی مین
تشریف لائے تھے اوس زمانہ مین جوان تھے وَالشَّبَابُ شُعْبَۃٌ مِّنَ
الْجُنُوْنِ ایک شخص انگریزی خوان عربی پڑھنے کیواسطے مولانا واصل کیخدمت مین
آیا کرتا تھا اور ہر روز میرزا حیرت صاحب ایرانی کا تذکرہ کرتا تھا کہ علم عربی اونکو بہت ہی علوم
معقولیہ مین نہایت کمال رکھتے ہین مدارس سرکاری کے طلبہ کا امتحان لیا کرتے ہین چہہ سو
روپیہ ماہوار تنخواہ پاتے ہین لیکن وجود صانع تعالی شانہ کے منکر ہین اور دعوی اونکو یہ ہی کہ
کوئی عالم مجکو معقول نہین کرسکتا فاضل واصل نے اوسی زمانے مین اُن کے مکان پر پہونچکر
مناظرہ کیا اور دلائلِ قاطعہ عقلیہ سے اونکو معقول کیا یہانتک کہ وجود صانع تعالی شانہ کا اون
سے اقرار کرایا دلائلِ عقلیہ کے پیش کرنے کی وجہ یہ تھی کہ دلائل نقلیہ کو وہ تسلیم کرتے تھے واصل

فرماتے ہین کہ وہ آدمی صاحب علم اور خوش خلق ہین نہین معلوم یہ انکار میرزا صاحب کے دل
مین کیونکر سما گیا تہا میرے سامنے تو زبان سے اقرار کر دیا تہا پہر دل کا حال خدا کو معلوم اور
اوسی زمانے مین ایکبار مولانا مولوی سیّد امام الدین صاحب مصنف تاریخ الاولیا وغیرہ
خلف اکبر حضرت مولانا مولوی سیّد اشرفعلی صاحب گلشن آبادی مصنف کتب کثیرہ و رسائل
غزیرہ دام فیضہما مولانا واصل کو کسی فاضل نووارد کے ساتہہ مناظرہ کرنے کیواسطے لے گئے
تہے لیکن واصل فرماتے ہین کہ زمانہ بہت گذرا بیس برس کے قریب کا یہ ذکر ہی یاد نہین ہی کہ
کس مسئلہ مین مناظرہ ہوا تہا اور کیا کیا باتین درمیان مین آئی تہین ہان اسیقدر یاد ہی کہ اوس
فاضل نے اس فقیر کی بات کو قبول کر لیا تھا اور کہا تہا کہ مین نہ جانتا تہا کہ بمبئی مین بہی ایسے
محقق عالم موجود ہین مولانا سیّد امام الدین صاحب موصوف کو اس مناظرہ کی کیفیت
اچھی طرح سے یاد ہی جب گلشن آباد یعنے ناسک سے بمبئی مین کسی کام کیواسطے تشریف لاتے
ہین تو اس فقیر سے فرماتے ہین کہ مولوی صاحب وہ مناظرہ تو آپنے خوب کیا تہا اس قسم کے مناظرات بہی واصل سے
جا بجا بہت سے ہوے اور ایکبار قصبۂ ہسوہ ضلع فتحپور متصل شہر کانپور مین بسنہ ۱۲۹۸ ہجری
مجمع عام مین مناظرہ ہوا تہا پانچ علماء غیر مقلدین ایک طرف اور بمضمون مصراع خلقے
بمنت یکطرف آن شوخ تنہا یکطرف ؎ مولانا واصل تنہا ایکطرف تہے اس مناظرے کی
کیفیت اگر مفصل لکہی جاوے تو ایک رسالہ علیحدہ طیار کرنے کی ضرورت ہو خلاصہ یہ ہی کہ
ایک شخص جو اون کی صحبت مین غیر مقلد ہو گیا تہا اوس نے باواز بلند کہا کہ تم باوجودی کہ
پانچ شخص ہو ایک عالم مقلد کے سوالات کا جواب نہین دیسکتے ہو اور وہ عالم تمہارے
سوالات کا جواب علی الفور دیدیتا ہی اس سے معلوم ہوا کہ لا مذہب ہونا مذموم ہی اب مین
لا مذہبی اور تمہارے عقائد باطلہ سے توبہ کرتا ہون اور فاضل واصل سے کہا کہ مجکو آپ اپنے

پیرکے ہاتھہ پر توبہ کرا دیجیے یہ مناظرہ قصبۂ ہسوہ مین مشہور و معروف ہی مولانا واصل کہتے
ہین کہ مناظرہ تقریری مین جلد واضح ہو جاتا ہی کہ فلان حق پر ہی اور فلان باطل پر اور
مناظرہ تحریری چونکہ بمرور ایام ہوتا ہی استمداد عن الاغیار ممکن ہی اسوجہ سے فیصلہ بہت دیر
مین ہوتا ہی بلکہ کہنا چاہیے کہ ہوتا ہی نہین ہی عالم نے اگر مضامین علمیہ لکھے تو جاہل اوس
کے مقابلہ مین دو چار گالیان ہی لکھدیتا ہی اور اوسکو جواب سمجھتا ہی اور کبھی زید و عمرو
سے مدد لیکر کچھ صورت علم کی بھی دکھا دیتا ہی ہرچند کہ اسصورت مین بھی اہل عقل معلوم
کر لیتے ہین کہ فلان حق پر ہی اور فلان باطل پر لیکن علی رؤس الاشہاد اہل باطل کا مغلوب
ہونا واضح نہین ہوتا اور بالمشافہہ مناظرہ مین سبکو معلوم ہو جاتا ہی

فصل فاضل واصل کی طبیعت آزاد ہی جبہ و دستار کے پابند نہین پوشاک اور وضع
مختلف رہا کرتی ہی کبھی تو پارچہای متعدد زیب تن فرماتے ہین اور کبھی ایک لنگ اور
پیرہن اور کلاہ پہنکر بازارون مین گشت کرتے ہین کبھی لباس عالمانہ اور کبھی فقیرانہ اور
کبھی سپاہیانہ ہوا کرتا ہی **کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ** کا ظہور آخر ہونا چاہیے
یعنے مولانا واصل کا اصلی لباس سپاہیانہ ہی آبای کرام ان کے اکثر سپاہی پیشہ
گذرے ہین اور سلطنت اور ریاست بھی کی ہی اور بڑے نامی و کامی ہوے ہین صورت
عمدہ اور سیرت پاکیزہ دونون واہب العطیات عظم برہانہ نے اونکو عطا کین اور داڑہی
گرد اگرد خوشنما تو انکے خاندان کے گویا حصہ مین آگئی ہی صورت وہ اللہ سبحانہ نے عطا
کی کہ اگر ہزار آدمیون کے مجمع مین ہون تو سردار معلوم ہون اور سیرت کے اعتبار سے
شجاعت و سخاوت تو انکے خاندان کی ریاستِ لکھنؤ مین مشہور و معروف ہی ہی دوسرے
اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ علم و فضل عرفان و معرفت زہد و تقوے طاعت

وعبادت مروت وفتوت وغیرہا کے ساتھہ بھی انکے بزرگ موصوف تھے مولانا واصل
کے بعض بزرگو نکا مختصر حال نافع السالکین مین لکھہ چکا ہون جسکو شوق ہوا وس مین
دیکھے ۔ اور مولانا واصل کی وجاہت کا ذکر خود اونکے مرشد حضرت مولانا شاہ
سید محمد عبد السلام صاحب ہسوی قدس سرہ العزیز نے دوسرے فضائل کے ضمن مین
فرمایا ہی اور سیرت کا حال مولانا واصل کے تصنیفات اور ملفوظات سے سخن شناس
معلوم کرسکتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ فیاض علے الاطلاق نے سیرت بھی عمدہ واصل کو مرحمت
فرمائی ہی اہل علم کی تعظیم اور توقیر تو اللہ سبحانہ نے اون کی جبلت کردی ہی دوسرے
اہل اسلام کے ساتھہ بھی کمال محبت سے پیش آتے ہین خرد اور بزرگ کو پہلے سلام کرنا اور
نہایت خندہ پیشانی سے اونکا احوال پوچھنا واصل کی عادت ہی اور اگر کوئی واصل کا حال
دریافت کرے تو اوسکو بھی کمال بشاشت سے اپنا حال تفصیلوار بتا دیتے ہین اور جب
کسی عالم یا درویش یا شاعر یا منشی یا دوسرے کسی مسلم کا ذکر اونکے روبرو ہوتا ہی تو اوس
شخص مین جو فضائل ہین وہ بیان کرتے ہین اور اوسکے عیوب کا ذکر نہین کرتے اور اگر کسی
دوسرے نے اوسکا عیب بیان کیا تو اوسکو نہایت ناپسند کہتے ہین اور ایسا تو چند بار
اتفاق ہوا کہ بعض اشخاص نے اپنے مخالف کا کلام نظم یا نثر واصل کو دکھایا اور چاہا کہ اس
کلام کے عیوب پر اطلاع دین واصل نے ہرگز اطلاع نہ دی بلکہ اونسنے جو عیب اوس کلام کا
بیان کیا تھا اوسکا جواب بھی قاعدہ کے روسے یا سند پیش کرکے معقول طور پر دیدیا اور اسکو
منع کیا کہ زینہار کسی کا عیب یا کسی کے کلام کا عیب بیان نکرنا جو شخص کہ عیب جوئی اور
عیب گوئی بندگان خدا کی عیب پوش کی کرتا رہتا ہی وہ مردود درگاہ باری تعالی ہی اور یہ
اشعار تصنیف خود اوسکو سنا دیئے واصل

عیب جوئی مساز شیوۂ خویش	عیبِ خود بین و در حیا می باش
ذکرِ ہر کس کہ پیشِ تو آید	بہنر باش لب کشا می باش
باہنر جز ہنر نمیگوید	با ہنر اے عزیز نامی باش
عیب گوید ہر آنکہ پُر عیب ست	تارکِ ذکرِ عیبہا مے باش
جرح بر قولِ کس مکن ز حسد	جانِ من دور زین جفا می باش

راقم الحروف کہتا ہی کہ جس شخص کا عیب جوئی اور عیب گوئی شب و روز وظیفہ رہتا ہی وہ ضرور اس شعر پہ اعتراض کریگا کہ ع ذکرِ ہر کس الی آخرہ مین تو کفار اور فُسّاق مُعلن بھی داخل ہوگئے حال آنکہ اون کے عیب کا بیان کرنا جائز ہی اور وہ کندۂ ناتراش یہ نسمجھیگا کہ جن لوگونکے عیوب بیان کرنیکی شریعت مین اجازت ہی وہ لوگ بقاعدۂ اصول مَا مِنْ عَامٍ اِلَّا وَقَدْ خُصَّ مِنْہُ الْبَعْضُ مضمون شعر مذکور سے بقرینۂ عقل خارج ہین یہ شعر اون لوگون کی تنبیہ کیواسطے ہی جو نفسانیت سے بندگان خدای ستّار کی عیب جوئی کیا کرتے ہین لیکن اوس نے شعور کو اتنی عقل کہان جو قرینہ سے اسقدر سمجھ سکے ہَدَاہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ اِلَی الْاِنْصَافِ وَوَقَاہُ التَّظَلُّمَ وَالْاِعْتِسَافَ الغرض واصل لوگونکا عیب بیان کرنے سے حتی الامکان بہت کچھ احتراز کرتے ہین اور اگر کبھی بشریت سے کسی کا عیب زبان پر آگیا تو اوس کے فضائل بیان کرکے تلافی کرلیتے ہین اور اگر کسی کے کلام کا عیب زبان پر آگیا تو اوس کلام کی صحت اور جواز کے ثابت کرنے مین کوشش فرماتے ہین قاعدے سے یا لغت سے یا کلام اساتذہ سے یا تاویل سے اوسکی صحت کے قائل ہوجاتے ہین ہان خود مصنف اگر اپنا کلام پیش کرتا ہی اور اصلاح طلب کرتا ہی تو البتہ اوسمین جو عیب معلوم ہوتا ہی درست کردیتے ہین اور یہ بات مسائل شرعیہ مین زیادہ وقوع مین آئی کہ بعض احباب نے اپنی فتادی

اور رسائل مسائل شرعیہ واسطے درستی کے جو پیش کیئے اونکے حسن و قبح پر مصنف کو اطلاع دیدی اور کلام منظوم مین بہت کم ایسا اتفاق ہوا اور دعوی تو اونکو کسی علم کا نہین ہی راقم الحروف نے اکثر واصل کے تلامذہ سے سُنا کہ ہمارے اُستاد فرمایا کرتے ہین کہ یہ فقیر جاہلون کے درمیان عالم ہی اور عالمون کے سامنے جاہل بلکہ اجہل ہی علمای کرام کے نزدیک طفل دبستان سے بہی کمتر ہی بلکہ جو لوگ کہ شب و روز واصل کی رفاقت اور صحبت مین رہتے ہین اون سے معلوم ہوا کہ ہمارے ساتھہ اس قسم کا سلوک کرتے ہین جیسا کہ پدر شفیق پسر کے ساتھ کرتا ہی اور اپنے جان کو سب سے کمتر سمجھتے ہین انتہی مَا نُقِلُوْ عَنْهُ راقم الحروف کہتا ہی کہ مضمون قول مشہور کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْهِ بشربت مضمونِ مذکور خود اون کے ظرف دل سے ٹپک رہا ہی واصل

بدترین خلق ہون مین حال اپنا کیا لکھون		مثل میرے ایک بھی ننگ ہمہ عالم نہین

واقعی مضمون اس شعر کا مردِ ہوشیار کا کلیجا پہاڑتا ہی سبحان اللہ کیا رقت کا مضمون ہی ظاہرا اسی مضمون کا ثمرہ ہی جو مکہ معظمہ و مدینہ منورہ و بغداد حَفِظَ اللّٰهُ اَهْلَهَا مِنَ الْفِتَنِ وَالْفَسَادِ کے علمای عظام و فضلای کرام نے رسائل مختصرہ مصنفہ مولانا واصل پر بڑے بڑے الفاظ فاخرہ تحریر فرمائے ہین کسی نے عارف کامل لکھا ہی اور کسی نے واصل کو نجم السنہ کا خطاب دیا ہی حقیقت مین اللہ تعالی کو عاجزی بہت پسند ہی ہان بے شعور مذکور اس شعر پر بہی اعتراض مسطور کریگا واضح ہو کہ اسکا جواب بہی وہی ہی جو اوپر مرقوم ہوا کیونکہ اس شعر مین تصریح اور تعیین کسی کی نہین ہی معترض کی خدمت مین عرض ہی کہ ای عزیز تو نے صوفیہ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُنْعَامُ کا کلام نہین دیکھا کہ وہ بالتصریح و التعیین مضمون مذکور فرما گئے ہین اور یہ لکھہ گئے ہین کہ جس کی یہ سمجھہ نہو وہ صوفی نہین ہی پہر اس مضمون تصریحی سے

استفتا بہی ہوا ہی اوسکا جواب شافی اور کافی حضرت شمس الدین حبیب آلہی مولانا مولوی محدث شاہ میرزا محمد مظہر جان جانان شہید نقشبندی مجددی دہلوی قدس سرہ العزیز نے اپنے بعض مکتوبات مین تحریر فرمایا ہی اگر تجکو شوق ہی تو مقامات مظہری و معمولات مظہری و کلمات طیبات مین ملاحظہ کر مولانا حافظ شیرازی علیہ الرحمہ فرماتے ہین ؎

سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست	چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست

ہان جوانی کی شراب دو آتشہ کا نشہ جسوقت ہوگا اوسوقت اگر خیال طالبعلمی واصل کو ہو تو عجب نہین ہی مولانا سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین در ایام جوانی چنانکہ دانی الی آخرہ اوسی زمانہ کا حال سنا ہی کہ کسی عالم نے فیضی کی تفسیر غیر منقوط کا تذکرہ واصل کے روبرو کیا تہا واصل نے جواب دیا تہا کہ اللہ جل شانہٗ اگر مدد کرے سامان مہیا کردے تو کوئی بڑی بات نہین ہی اوس عالم نے کہا تہا کہ کہنا آسان ہی کرنا مشکل ہی اور درمیان دونون کے گفتگو کو طول ہوا تہا یہانتک کہ واصل نے اونکے روبرو ایک رکوع کی تفسیر مختصر غیر منقوط زبان عربی مین کر دکہائی تہی عالم موصوف نے واصل کو شاباش بہی دی تہی اور فرمایا تہا کہ واقعی تم اگر دل جوڑ کر اطمینان سے لکہوگے تو لکہ لوگے ــ اور ایک قصیدہ غیر منقوطہ زبان عربی مین جو رسالہ معیار البلاغہ مندرج ہی شرح ہونے کے بعد ناظرین کے ملاحظہ مین گذریگا انشاء اللہ تعالی معیار البلاغہ مین واصل کے اشعار عربیہ ہین الغرض وہ نشہ جوانی کا تو اب اوتر ہی گیا ہی کسیقدر خمار ہو تو ہو چند روز مین وہ بہی اوترا جاتا ہی مخفی نرہے کہ فاضل واصل کا حال کمال اول سے آخر تک جو کچہ اس خاکسار نے لکہا ہی اوسوقت لائق مدح کے ہی کہ جب دنیا سے ایمان اور رسوم کے ساتہہ گذر ہو ورنہ سب ہیچ ہی اور اسی مضمون کو خود مولانا واصل بہی فرماتے

چون در غم او میری دانم	واصل بخیال من تو جاہل زنادانی

اللہ سبحانہ اس راقم الحروف اور واصل موصوف اور جملہ برادران اہل اسلام کا خاتمہ بخیر کرے
اور اپنی رضامندی کی لذت چکہاوے آمین یا ارحم الراحمین ـــ اب مناسب معلوم ہوتا ہی
کہ مولانا واصل کے ملفوظات کو جو بواسطہ یا بلا واسطہ اس خاکسار کو پہونچے ہین لکھکر رسالہ ہذا
کو ختم کرے وَبِاللّٰہِ التَّوفِیق وَبِیَدِہٖ اَزِمَّۃُ التَّحقِیق ـــ

حکایت کوئی طالب علم کسی عالم کیخدمت مین گیا اور عرض کیا کہ حضرت اشخاص مفصلۂ
ذیل کی تعریف اور علامت سے آسان اور مختصر طور پر مجکو مطلع فرمائیے کہ اوس علامت سے
مین اونکو پہچان لیا کرون ـ۱ـ خدا کے دوست کی علامت کیا ہی ـ۲ـ خدا کے دشمن
کی نشانی کیا ہی ـ۳ـ عالم ربانی کی صفت کیا ہی ـ۴ـ صوفی کسکو کہتے ہین ـ۵ـ ملامتی
کس سے عبارت ہی ـ۶ـ درویش کس سے مراد ہی ـ۷ـ دنیادار کس کو کہتے ہین ـ۸ـ عاقل
کون شخص ہی ـ۹ـ احمق کی نشانی کیا ہی ـ۱۰ـ متوکل کون شخص ہوتا ہی فقط

اوس عالم نے جواب دیا کہ ـ۱ـ جو شخص نماز پنجگانہ مع تعدیلِ ارکان و رعایت سُنَن
ہمیشہ مسجد مین پڑھتا ہو اور بندگان خدای رحیم کی غیبت اور برائی اور ایذا رسانی اور تکلیف
دہی سے باز رہتا ہو وہ خدا کا دوست ہوتا ہی ـ۲ـ اور جو شخص کہ اِسکے برعکس ہی یعنے تارک
الصلوٰۃ اور بندگانِ خدا کا عیب گو اور عیب جو اور ایذا پہونچانے والا تکلیف دینے والا
موذی ظالم خدا کا دشمن ہی حضرت خواجہ حافظ شیرازی علیہ الرحمہ فرماتے ہین ـــ

کہ در طریقتِ ما غیر ازین گناہی نیست	مباش در پی آزار و ہرچہ خواہی کن

فاسق او ظالم خدا کے دشمنون مین داخل ہوا تو کافر بوجہ اَولیٰ داخل ہوگا ـ۳ـ اور جس
شخص خواہ اوسکا سر لین کسیطرح وہ حکم شرعی معتمد علیہ مفتی بہ کے مخالف نہ فتوی دے
لاوے وہ عالم باعمل اور فاضلِ ربانی ہی ـ۴ـ اور جس شخص سے بلاد شرعی

کسیکو تکلیف اور ایذا اور ضرر نہ پہونچے وہ صوفی ہی ۵ اور جو عابد کہ اپنی عبادت نافلہ کی چھپانے
مین نہایت مبالغہ کرتا رہے لوگونکے روبرو ہرگز ادا نکرے اور صورت اور لباس اسطرح بناوے
کہ دیکھنے والے اوسکو عابد اور زاہد اور عارف نسمجھین اوسکو ملامتی کہتے ہین کسی شاعر نے ملامتی کے
مدح مین کہا ہی ۵

ازدرون شو آشنا وز برون بیگانہ وش	این چنین زیبا روش کم می بود اندر جہان

لفظ وش بفتح واو و سکون شین معجمہ بمعنی مثل و نظیر و مانند۔ لیکن یاد رہے کہ ملامتی کی روش
اوسیوقت محمود ہی کہ عبادت مفروضہ اور واجبہ اور سنن موکدہ کو نہ چھپاوے جمعہ اور جماعت
کو ترک نکرے منہیات شرعیہ کا مرتکب نہو بلکہ بہانے کے طور پر بھی ایسا کام نکرے جس سے لوگ
اوسکی غیبت کرنے پر مستعد ہوجاوین مثلاً بوتل مین پانی بہر کر لوگونکے روبرو پیئے تاکہ لوگ
شراب خوار سمجھکر اوس سے بدعقیدہ ہوجاوین عابد اور متقی نہ سمجھین یہ امور جائز نہین ہین اگر ایسا
کریگا تو اوسکی روش مذموم ہوجاویگی کیونکہ اسصورت مین لوگونکو غیبت اور گمراہی اور بدگمانی
اور گناہ پر آمادہ کریگا جیسے گناہ کرنا مذموم ہی ویسے ہی گناہ پر آمادہ کرنا بھی مذموم ہی بلکہ اول سے
بدتر ہی یا ملامتی اپنی داڑہی سب تراشے یا ایکمشت سے کم کرے یا موچہہ کے بال مقدار ابرو
سے زیادہ رکھے یا لباس غیر مشروع پہنے مثلاً ریشمی یا زرین پہنے یا ازار ٹخنے کے نیچے کردے ان
سب صورتو نمین ملامتی کی روش شرعاً قابل ملامت اور ناجائز ہوگی ملامتی کی روش محمود اوسیوقت
ہی کہ فقط عبادات نافلہ کو مخفی ادا کرتا رہے اور صورت و لباس اسطریق پر ہو کہ جو شخص دیکھے معلوم
کرے کہ یہ شخص سپاہی ہی یا سوداگر ہی یا کاشتکار ہی وغیرہ وغیرہ یعنے صورت اور لباس مشروع
رکھکر اگر اپنی جان کو عابد اور زاہد اور متقی اور عارف مشہور ہونے سے بچاوے تو جائز اور ثواب
ہی ورنہ نہین ۶ اور جو شخص کہ حق سبحانہ کی یاد مین رہے وہ درویش ہی اد

یاد کا یہ ہی کہ ادا امر الٰہی جل شانہ کی تعمیل کرتا رہے اور منہیات شرعیہ سے پرہیز رکھے اور طمع مذموم غیر مشروع سے دور رہے پھر خواہ لاکھون روپیہ کا مال و اسباب اوس کے پاس ہو زمین ہو جائداد ہو تجارت ہو زراعت ہو نوکری ہو حرفت ہو ریاست ہو سلطنت ہو تو بھی وہ درویش ہی کتاب بہجت الاسرار مین حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا حال سعادت اشتمال مذکور ہی اور رشحات مین حضرت قطب وقت خواجہ عبید اللہ احرار نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کا حال مطول مسطور ہی اور علی ہذا القیاس اخبار الاخیار اور فوائد الفواد اور نفحات اور طبقات کبری اور حاشیہ علامہ عروسی بر شرح رسالہ قشیریہ اور احیاء العلوم اور کیمیای سعادت وغیرہ مین بہت سے اولیای کرام رحمہم اللہ المنعام کا مالدار ہونا مرقوم ہی چونکہ یہ ابرار صفات حمیدہ مذکورہ موصوف تھے اسوجہ سے درویش تھے سوای نے نصیب اور بیوقوف کے کوئی شخص اونکو دنیا دار نہیگا حضرت مولانا عارف رومی قدس سرہ مثنوی معنوی مین فرماتے ہین ؎

چیست دنیا از خدا غافل شدن	نی قماش و نقرہ و فرزند و زن

ٹ اور جو شخص کہ درویش کے برعکس ہو وہ دنیا دار ہی یعنے یاد الٰہی سے جو شخص غافل ہو اوسکو دنیا دار کہتے ہین مطلب یہ ہی کہ ادا امر الٰہی تعالی شانہ کو بجا نہ لاتا ہو فرائض اور واجبات اور سنن مؤکدہ کو ترک کرتا ہو اور ممنوعات شرعیہ کا مرتکب رہتا ہو مثلاً نماز نہ پڑھتا ہو یا بغیر عذر کے روزہ نرکھتا ہو یا باوجود مالدار ہونے کے زکوۃ نہ دیتا ہو یا باوجود استطاعت کے حج ادا نکرتا ہو یا صورت غیر مشروع یا لباس غیر مشروع رکھتا ہو داڑہی منڈاتا ہو یا کترا کر یکمشت سے کم کرتا ہو یا ریشمی یا زرین غیر مشروع طور پر لباس پہنتا ہو یا انگوٹھی سونے کی مرد ہو کر پہنتا ہو یا مہر دار انگوٹھی چاندی کی ایک مثقال وزن سے زیادہ والی پہنتا ہو یا ناچ دیکھتا ہو یا مال بروجہ غیر ... کرتا ہو وغیرہ وغیرہ بہت سے ممنوعات شرعیہ ہین اونمین سے ایک کا بھی

ارتکاب کریگا تو دنیادار ہی پھر خواہ وہ شخص مالدار ہو یا مفلس ہو اور خواہ شال اوڑھے یا گودڑی پہنکر کسی خانقاہ مین یا جنگل مین یا پہار پر یا کسی دوسرے کونے مین خلوت گزین ہوکر بیٹھہ رہے دنیادار ہی رہیگا اگرچہ نوکری اور حرفہ اور زراعت اور تجارت کو اوسنے چھوڑ دیا ہو یا عیال و اطفال نرکھتا ہو اور اگرچہ بیوقوف لوگ اوسکو تارک الدنیا کہتے ہون لیکن حقیقت مین وہ دنیادار ہی ہی کیونکہ وہ شخص خدا اور حکم خدا سے غافل ہی ۵

چیست دنیا و متاع دنیوے	از خدا غافل شدن ای مولوی

اور اگرچہ اوس نام کے درویش سے صدہا کرامات بھی ظاہر ہون تب بھی علمای کرام اور صوفیۂ عظام دونون کے نزدیک وہ لایق اعتماد کے نہین ہے حضرت مولانا مجدالدین خوافی قدس سرہ فرماتے ہین ۵

مرد درویش بے شریعت اگر	بپرد بر ہوا مگس باشد
ور چو کشتی روان شود بر آب	اعتقادش مکن کہ خس باشد

ہان اگر مجنون یا معتوہ کی تعریف جیسا کہ توضیح اور تلویح اور طحطاوی وغیرہا مین مذکور ہی اوسپر صادق آجاویگی تو اوسوقت البتہ مرفوع القلم ہوگا یعنے جب اپنے نفع اور نقصان کی اوسکو عقل نرہیگی تو اوسوقت وہ غیر مکلف ہوگا تکلیف شرعی اوسپر نہوگی اسوقت البتہ اوسکو درویش مجذوب کہین گے اور درویش مجذوب کا حکم یہی ہی حضرت مولانا عارف رومی قدس سرہ مثنوی معنوی مین ارشاد فرماتے ہین ۵

رو بجو یار خدائی را تو زود	منکر و تابع مشو ای بے خبر

یعنے اونکی خدمت سے طلبگار فیض ہو نہ انکار اون سے نکر اور ترک احکام شرعیہ مین تابع بھی اونکا نہو اور کتب صوفیۂ کرام میں یہی لکھا ہی کہ سبب یہی اونکے ہاتھہ پر جا

نہین ہی۔ خلاصہ یہ کہ انکار اون سے کرنا چاہیئے ۵۸ اور جو شخص کہ زاد آخرت کے
طیار کرنے مین شب و روز مشغول رہتا ہو وہ عاقل ہی یعنے جو شخص کہ افعال طالحہ سے
پرہیز کرتا رہے اور اعمال صالحہ مین رات دن مصروف رہے اوسکو عاقل کہتے ہین
اگرچہ بات کرنے کا ہی سلیقہ اوسکو نہو اور اگرچہ نافہم لوگ اوسکو نادان کہین اور بیوقوف
سمجھین لیکن حقیقت مین وہی عقلمند ہی اور اوسکو بیوقوف کہنے والے اور احمق سمجھنے
والے خود بیوقوف اور احمق ہین ۵۹ اور احمق وہ ہی جو عاقل کے برعکس ہو یعنے
توشہ آخرت کی تدبیر نکرتا ہو یا کم کرتا ہو اور شب و روز اون کامون مین لگا رہتا ہو جو مرنیکے
بعد کام نآوینگے یا بعد مرنیکے ضرر پہونچاوینگے نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْہُ ایسا شخص انتہا مرتبے کا بے
وقوف ہی کہ جہان ہمیشہ رہنا ہی اوسکو بھولا ہوا ہی اوس مکانکی آرائش نہین کرتا ہی اور
دنیا کے مکانکی ارائش مین شب و روز لگا رہتا ہی اور یہ جاہل یہ نہین سمجھتا ہی کہ چند ہی روز
مین یہ مجھسے چھوٹنے والا ہی ایسے شخص کو احمق اور بیوقوف کہتے ہین اگرچہ وہ شخص
بہت بڑا طرار ہو لستان ہو فصیح ہو بلیغ ہو حاضر جواب ہو خوش تقریر ہو خوش تحریر ہو ناظم ہو
ناثر ہو عالم ہو منشی ہو شاعر ہو اپنی تقریر سے زمین کو آسمان ثابت کردے یا آسمان کو زمین
ثابت کردے یا زر کو آہن یا آہن کو زر قرار دیدے یا تمام دنیا کا حساب و کتاب اوسکی زبان پر
ہو قانون حفظ ہو جغرافیہ ازبر ہو روبکاری کے وقت اپنی چالاکی سے بڑے بڑے وکیلون
اور حاکمون کو ہرادے اور بہت سی جائداد اور علاقہ پیدا کرلے یا منطقی اتنا بڑا ہو کہ شفاے
شیخ سے بڑھکر کتاب تصنیف کرڈالے اور شفا پر وہ اعتراضات جماوے کہ شیخ رئیس کی
روح چکر مین آوے یا حکیم اتنا بڑا ہو کہ جزءِ لایتجزّٰی کے اثبات پر اگر کمر باندھے تو فلاسفہ کے
ہوش باختہ کر ڈالے اور اگر نفی کیطرف آجاوے تو بغیر روح مصنف تہافت یا دوسرے

اہل باطن کے کسی عالم ظاہر سے معقول نہو یا ادیب اسنا بڑا ہو کہ اشعار حماسہ و دیوان متنبی و مقامات حریری کے جملہ لغات و مطالب اوسکی زبان پر ہون ایک ایک شعر کے وُہ مطالب بیان کرے کہ جو کسی شارح کی نظر وہاتک نہ پہونچے ہو بڑے بڑے عالمونکو تو نہا ہرا دیتا ہو مغلوب کر دیتا ہو بڑی بڑی عبارتین منقوط اور غیر منقوط تصنیف کر ڈالتا ہو —

عند التحقیق یہ سب لوگ اگر تہیۂ زادِ آخرت سے غفلت اختیار کرین تو سب کے سب احمق اور بیوقوف ہین اور وہ شخص جسکو بات کرنے کا بھی سلیقہ نہین ہی لیکن اعمال حسنہ سے اپنے آخرت کے مکان کو آباد کر رہا ہی اور آرائش دے رہا ہی وہی عاقل ہی وہی عقلمند ہی **سنـ۱** اور متوکل وہ شخص ہی جو اللہ تعالی شانہٗ کے سوا کسی پر اعتماد نرکھے نہ انساپر نہ جائداد پر نہ ریاست پر نہ سلطنت پر نہ مال پر نہ زر پر اور نہ خدا اعظم برہانہٗ کے سوا کسی کی پروا رکھے نہ دولتمند کی پروا رکھے اور نہ مالدار کیطرف اوسکی نظر ہو ایسا شخص متوکل ہوتا ہی پہر خواہ وہ نوکری کرے چاکری کرے حرفہ کرے تجارت کرے زراعت کرے صاحب مال ہو صاحب جائداد ہو صاحب ریاست ہو صاحب سلطنت ہو اور خواہ تعلقات مذکورہ کو چھوڑ کر گوشہ نشینی اختیار کرے ہر صورت مین وہ متوکل ہی اور اگر خالق پر اوس کا اعتماد نہین ہی بلکہ اوسکے دل کی نظر مخلوق کیطرف ہی اور ملا دو پیازہ کے قول کا مصداق ہی — المتوکل چشم بر در — کہ زید میرے واسطے کہانا لائیگا اور عمرو کپڑا پہنائیگا اور بکر روپیہ دیگا اور خالد فلان کام سرانجام کریگا تو ایسا شخص متوکل نہین ہی بلکہ دنیاداہ سرا اور متعلق ہی اگرچہ اپنی تمام عمر خلوت گزینی اور ترک تعلقات صوری مین صرف کر دے ان اگر اعتماد خدا ہی پر رکہیگا اور مخلوق کی پروا نکریگا اور طمع اور فسے نرکہیگا فقط اونکو خدمت گار اور ذریعۂ حصول مقاصد سمجہیگا کہ کارساز خدا ہی ہی لیکن انکے ذریعہ سے کام سرانجام دیا کرتا ہی تو یہ فہم اوسکے

خلل انداز نہوگا اور اوسکو حدّ توکل سے خارج نکریگا فقط **راقم الحروف کہتا ہی** کہ سبحان اللہ فاضل مُجیب نے جوابات مذکورہ مین کیا عمدہ تقریر کی ہی مرد ہوشیار کے نزدیک تمام علم تصوف کو بیان کردیا ہی گویا کہ دریا کو کوزے مین بہر دیا ہی جوابات مذکورہ کے ناظر کی چشمِ دل اگر بینا ہو تو واسطے عمل اور خدارسی کے تقریر مذکور کافی اور وافی ہی ورنہ ع

اگر صد بابِ حکمت پیش نادان	بخوانند آیدش بازیچہ در گوش

حکایت عبد اللہ کسی بزرگ کے سامنے عبد الرحمن کی شکایت کرنے لگا اور برائی بیان کرنے لگا اوس بزرگ نے عبد اللہ سے کہا کہ کیا وجہ ہی جو تم عبد الرحمن کو برا کہتے ہو عبد اللہ نے جواب دیا کہ حضرت وہ مجکو برا کہتا ہی اسوجہ سے مین بھی اوسکو برا کہتا ہون اوس بزرگ نے کہا کہ اوسکا برا کہنا تمنے اپنے کان سے سنا ہی عبد اللہ نے کہا کہ مین نے اپنے کان سے تو نہین سنا لیکن بڑے معتبر آدمی نے سنکر مجکو خبر پہونچائی ہی بزرگ نے کہا کہ اگر وہ معتبر آدمی ہوتا تو تمکو ایسی خبر ہرگز نہ پہونچاتا اور جب اوسنے یہ خبر تمکو پہونچائی تو معلوم ہوا کہ وہ معتبر آدمی نہین ہی پس غیر معتبر آدمی کی بات کا کیا اعتبار ہی اور سوا اسکے یاد رکہو کہ برائی کی خبر کا اعتبار اس زمانہ پر فساد مین جبتک اپنے کان سے نہ سُننا کبھی نکرنا کیونکہ اس زمانہ مین بغض اور عداوت اور نفسانیت اور حسد اور خوش آمد اور مفسدی اور جہالت اور حماقت وغیرہ اخلاق ذمیمہ بہت کثرت سے پہیلے ہوے ہین اگر ایک نہین دو چار شخص بھی برائی کی خبر پہونچائین تو عقلمند آدمی کو چاہیے کہ جب تک اوس بات کرنے والے سے تصدیق نکرلے ہرگز اوس بات کا یقین نکرے ہم بڈھے آدمی ہین خوب تجربہ کیا ہی کہ اس زمانے مین برائی کی خبر جھوٹی ظاہر ہوی ہی اور اسکے چند سبب ہوتے ہین ۱ یہ کہ کسی مفسد نے کی راہ سے وہ خبر پہونچائی تا کہ دونون شخصون مین لڑائی ہو ۲ یہ کہ

کسینے اپنے دشمن کی خبر پہونچائی کہ یہ شخص بہی اوسکی دشمنی مین میرا شریک ہوجاوے ۳ یہ کہ حسد کی راہ سے اوسنے ایسی خبر پہونچائی یعنے جسکو اللہ سبحانہ نے مرتبہ اور کمال عطا فرمایا ہی وہ اگرچہ بھی قصور نکرے تب بہی کُتے اوسکا کمال عطیّۂ ذو الجلال دیکہکر شور کرتے ہین یہ خبر پہونچانے والا بہی اونمین سے ایک کُتا ہو شور کر بیٹہا ہی ۴ خوشامد کی راہ سے یہ بات اوسنے پہونچائی ہو اس خیال سے کہ فُلان شخص اسکا ہم پیشہ ہی اوسکی برائی کرنے سے مجھسے خوش ہوگا ۵ بیوقوفی سے یہ خبر پہونچائی بات کرنے والے کا مطلب برائی سے نہ تہا یہ بیوقوف اوسکو برائی سمجہہ گیا اور کہدیا کہ فلان تمہاری برائی کرتا تہا ۶ بات کہنے والے نے دل لگی سے کہا ہو اور دلمین اوسکے تمہاری عداوت نہو ایسے شخص کی بات بہی برا ماننے کے قابل نہین ہوتی ۷ بات کرنیوالا تمہارے قول یا فعل سے اپنے قول یا فعل کو قوّت دیتا ہو اسطرح کہ اجی مین کیا یہ بات کہتا ہون فُلان صاحب بہی یہ بات کہتے ہین اور فقط مَین کیا حقّہ پیتا ہون فُلان مولوی صاحب بہی حُقّہ پیتے ہین اسصورت مین تمہاری برائی تو اوسکی زبان پر آئی لیکن اوس طور پر آئی کہ عقلمند اوس سے برا نمانیگا ۸ وقت مناظرہ کے اگر کوئی بات برائی کی آبہی جاوے تو وہ لائق اعتماد کے نہین ہوتی دیکہو ہمارے علمای اہل سنت نے بعض اہل قبلہ کو مناظرہ مین مطلقا کافر تحریر فرمایا ہی پھر ہمارے علمای محققین نے تفصیل فرمائی اور لکہا کہ وہ جو بعض عُلَمانے مناظرہ مین مطلقا کافر تحریر فرمایا ہی لائق اعتماد کے نہین ہی ۹ جس شخص نے تمکو برائی کی خبر پہونچائی اگرچہ سچا آدمی ہی لیکن اوسنے خاص بات کرنے والے سے نہ سُنا ہو بلکہ اوس شخص نے سُنا ہو جو سچا نہین ہی ایسی بات بہی قابل قبول نہین ہوتی دیکہو ہمارے عُلمای محدثین نے احادیث اور راویون کی تحقیق مین کسقدر محنت

کی ہی اور جس حدیث اور جس راوی مین ذرا بھی کسیطرح کا سُقم پایا اوسکا حال اچھی طرح سے کہولدیا اور اوسپر اعتماد کیا **ف ١** بعض لوگونکی عادت ہوتی ہی کہ بغیر عداوت اور حسد وغیرہ کے بھی ہر شخص کی بُرائی اور غیبت کیا کرتے ہین یہ خبر یہو نچانے والا بھی انھین سے ہو **ع**

نیش عقرب نہ از پئی کین ست	مقتضائی طبیعتش این ست

لہذا آسکو نصیحت کیجاتی ہی کہ بغیر خوب تحقیق کئے ہوئے کبھی کسیکو بُرا نکہنا اور نہ کبھی کسیکو بُرا لکھنا اور نہ کسیکی عداوت اپنے دلمین رکھنا **ع**

کفرست در طریقتِ ما کینہ داشتن	آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن

راقم الحروف کہتا ہی کہ اس بزرگ جہان دیدہ کا بیان بھی علم تصوف کا جزوِ اعظم ہی اور مردان صالحین کیواسطے نہایت عمدہ دستور العمل ۔ بیان مذکور کی تائید اور تصدیق مین خاکسار کو چند حکایتین یاد ہین لیکن یہان ایک یا دو پر اکتفا کرتا ہی **حکایت** فاضل واصل نے ایک عالم کے فضائل مجمع خاص مین بیان کیئے راقم بھی اوس مجمع مین موجود تھا اور وہ فاضل جس کے فضائل واصل نے بیان کئے تھے دوسرے شہر مین تشریف رکھتا تھا اوسوقت ایک صوفی نے کہا کہ واقعی مَین بھی اونکو ایسا ہی جانتا تھا لیکن چند ماہ کا عرصہ ہوا کہ ایک درویش اوس شہر سے آیا تھا اوسنے یہ بات مجھسے بیان کی جب سے میرا دل اوس فاضل سے پھر گیا ہی یعنے اوس بات سے فاضل موصوف کی کچھ بُرائی نکلتی تھی واصل نے اوس صوفی سے کہا کہ یہ بات لائق اعتماد کے ہرگز نہین ہی اور اوس فاضل کا دامن سخن مذکور کی نجاست سے پاک ہی بڑا تعجب ہی کہ تم صوفی ہوکر ایسی لغویات پر اعتماد کرتے ہو اسبات کی بو بھی اوس فاضل مین نہین ہی اور اگر فرضاً اوسکے باطن مین یہ بات ہو بھی تب

بہی دوسرے شخص کو لازم ہی کہ اوسکی خوبی ظاہری پر نظر رکہکر اوسکے ساتھہ گمان نیک رکھے اور خیال کرے کہ باطن بہی اوسکا ایسا ہی ہوگا ٥

ہرکرا جامہ پارسا بینی	پارسا دان و نیک مرد انگار
گر ندانی کہ در نہانش چیست	محتسب را درون خانہ چہ کار

صوفی موصوف نے کہا کہ جس درویش نے یہ بات مجہہ سے کہی ہی وہ مرد صالح اور سچّا آدمی تہا اور اوسکو فاضل موصوف سے کچہہ عداوت بہی نہ تہی کہ گمان ہوتا کہ اوسنے اسوجہ سے سخن مذکور کہا ہوگا واصل نے کہا کہ آپنے اوس درویش سے دریافت کیا تہا کہ یہ بات تو دیکہکر کہتا ہی یا سنکر کہتا ہی اگر دیکہکر کہتا ہی تو تو نے کس مقام پر دیکہا اور کس زمانہ مین دیکہا اور اگر سنکر کہتا ہی تو تو نے کس سے سنا وہ آدمی جس سے تو نے سنا سچا تہا یا جہوٹا تہا اوس فاضل کا دوست تہا یا دشمن تہا یا ہم پیشہ تہا یعنے وہ بہی فاضل تہا کیونکہ ہم پیشہ لوگون مین خصوصًا علمای دنیادار مین یہ بات زیادہ شائع ہی کہ جب ایک فاضل کا ذکر دوسرے فاضل کے روبرو کیا جاتا ہی تو وہ کچہہ نکچہہ اوسکی برائی کر ہی دیتا ہی صوفی صاحب نے کہا کہ یہ باتین تو مین نے اوس درویش سے نہین دریافت کی تہین واصل نے کہا کہ بغیر تحقیق کامل کے کسی کے ساتہہ گمان بد رکہنا بہت بری بات ہی قصہ مختصر وہ جلسہ تو برخاست ہوگیا پہر تخمینًا ایک سال کے بعد وہ صوفی صاحب مولانا واصل کے پاس آئے اور فرمانے لگے کہ مولانا وہ بات جو سال گذشتہ مین آپنے کہی تہی نہایت عمدہ کہی تہی اوسکا صدق مجہپر ظاہر ہوگیا کسی ضرورت کیواسطے مجکو اوس شہر مین جانیکا اتفاق ہوا جہان وہ فاضل موصوف رونق افروز ہین وہان میرے ایک دوست نے مجکو اپنے فرزند کی شادی مین طلب کیا اور وہ فاضل بہی اوس شادی مین مدعو تہے میری اور اونکی ملاقات ہوی سبحان اللہ نہایت عمدہ آدمی ہین جو جو اخلاق حمیدہ آپنے اونکے بیان

کیئے تھے واقعی فاضل ممدوح اونکے ساتھہ موصوف ہین اور روہ جو بات مین نے اوس
درویش سے سنی تہی وہ بہی بعض ثقات سے دریافت کی تو معلوم ہوا کہ بالکل جھوٹ اور غلط
ہی فاضل واصل نے کہا کہ اَلحَمدُ لِلّٰہِ عَلیٰ ذٰلِکَ **حکایت** ایک طالب علم نے مولانا واصل کے
روبرو ایک عالم کا ذکر کیا کہ وہ سمجھتے ہین تمام دنیا مین میرے برابر کوئی عالم نہین ہی مولانا
واصل نے اوس سے کہا کہ تمکو کیونکر معلوم ہوا کہ وہ ایسا سمجھتے ہین اونہون نے یہ بات تمھارے
سامنے کہی ہی یا کسی کتاب مین لکھی ہی اگر کہی ہی تو دو گواہ عادل پیش کرو کہ وہ از روی حلف
بیان کرین کہ ہان ہمنے اپنے کان سے سُنا کہ وہ فُلان زمان اور فُلان مکان مین ایسا فرماتے تھی
اور اگر لکھی ہی تو وہ کتاب دکھاؤ اوسمین ایسا لکھا ہو کہ میرے برابر کوئی عالم نہین ہی اوس طالب
علم نے کہا کہ بہت لوگ بیان کرتے ہین واصل نے کہا کہ بہت گواہ ہم تمسے نہین مانگتے ہین فقط
دو گواہِ عادل کے طالب ہین اوس طالب علم نے کہا کہ اونکی گفتگو سے یہ بات ظاہر ہوتی ہی
واصل نے کہا کہ معلوم ہوا تمنے اونکی گفتگو سے
بذریعۂ اجتہاد یہ بات استنباط کی ہی بھائی یہ قیاس تمھارا فاسد ہی
ہرگز کسی مسلمان کے ساتھہ جب تک کہ کامل طور سے تحقیق نکر لینا گمان بد نکرنا اور روہ تو عالم ہین
نائب رسول ہین اچھا اونکی گفتگو بعینہٖ ہمکو سُناؤ پھر دیکھو کہ اوس گفتگو کے ہم کتنے مَحمِل حَسَن
نکالدیتے ہین اور یا اونکی تحریر دکھاؤ اوس تحریر کے بھی بہت سے محالِ حَسَنہ ہم نکالدینگے
انشاء اللہ تعالیٰ اگر کوئی عالم کسی مسئلہ معقولی یا منقولی کی تمھارے روبرو شرح کرے یا اللہ
سبحانہ نے جو نعمتین اپنے فضل و کرم سے اوسکو مرحمت فرمائی ہین اونمین سے بعض کا اظہار
کرے تو کیا تم اوس سے یہ سمجھوگے کہ وہ اس بات کا مدعی ہی کہ میرے برابر کوئی عالم نہین ہے
حاشا و کلّا ایسا خیال ہرگز نکرنا اگر اوسنے کسی مسئلہ کی تحقیق کمال شرح و بسط سے کی تو وہ منصب

ہی اور کام اوسکا ہی عالم اگر تحقیق نکریگا تو پھر کون کریگا اور اظہار نعمت مین حکم الہی کی
تعمیل کی ہی وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اب رہا یہ کہ خلاف واقع کے
کیفیت اوسنے بیان کی یا نعمت الہی کے ظاہر کرنے کی اوسکی نیت نہ تھی بلکہ تفوق
بشر کی نیت سے اوسنے ایسا کیا تو بھائی نیت عبارت ہی ارادہ قلبی سے اور دلکے
حال کو سوای عالم الغیب کے دوسرا نہین جانتا اور نزول وحی کا زمانہ نہین ہی اور الہام
سے حکم شرعی ثابت نہین ہوتا پھر قرینہ یہان کیا اثر کرسکتا ہی اور محمل نیک بھی ہی اور بد بھی ہی
پس ہمکو اور سبکو لازم ہی کہ مسلمانونکے قول و فعل کو جہانتک کہ حکم شرعی کے مخالف نہو محمل
حسن پر محمول کیا کرین اور بدگمانی سے دور رہا کرین کہ نتیجہ اوسکا اچھا نہین ہی

حکایت کسی پادشاہ نے بارگاہ جناب باری تعالیٰ شانہٗ مین نذر مانی تہی کہ فلان لڑائی
اگر فتح ہوجاویگی تو مین لاکھہ روپیہ سال کی جاگیر اوس عالم کو جو درویش صاحب دل بہی ہوگا
دونگا حق سبحانہ نے اوس بادشاہ کی مدد کی وہ لڑائی فتح کرادی بادشاہ نے لوگون سے کہا کہ
اوس عالم کا نشان دو جو بصفت مذکورہ موصوف ہوتا کہ مین اپنی نذر کو پورا کردن لوگون
نے کہا کہ فلان بستی مین فلان عالم بصفت مذکورہ موصوف ہین بادشاہ نے کاغذ دستآویز
عطای جاگیر لکھوا کر شتر سوار کے ہمراہ کیا کہ یہ عطیہ انکو پہونچادو اور مواضع موہوبہ لرو نکا
قبضہ کرادو شتر سوار اون عالم کیخدمت مین گیا اور وہ کاغذ دیدیا عالم موصوف نے وہ کاغذ
لیکر جانماز کے نیچے دبا دیا اور خدام کو حکم کیا کہ انکو فلان مکان مین بہت آرام سے رکھو
کھانا پانی چارپائی فرش وغیرہ اشیای ضروری سب بہت جلد پہونچاؤ اور اونٹ کیواسطے
بھی دانہ چارا پانی جلد حاضر کرو فردا علی الصباح انکو ہمارے پاس لانا تو جواب لکہدین گے
انشاءاللہ تعالیٰ پس علے الصباح وہ شتر سوار خدمت مین حاضر ہوا عالم موصوف نے

دست آویز کی پشت پر دو تین سطرین اس مضمون کی لکھدین کہ بعد سلام کے واضح ہو ـ فقیر او
سے جاگیر کا بار نہین اوٹھہ سکتا ہی فقط والسلام شتر سوار یہ جواب لیکر بادشاہ کی خدمت مین حاضر
ہوا بادشاہ نے اتنی بڑی جاگیر کے قبول نکرنے سے تعجب کیا اور اپنی نذر وفا کرنے کے واسطے
لوگون سے کہا کہ وہ بزرگ تو جاگیر نہین لیتے ہین دوسرے کسی عالم درویش کا نشان دو کہ نذر وفا
کیجائے لوگون نے کہا کہ دوسری فلان بستی مین ایک اور عالم درویش اہل اللہ مین بادشاہ نے
حکم دیا کہ شتر سوار دست آویز عطای جاگیر ہمراہ لیکر اونکی طرف روانہ ہو چنانچہ شتر سوار روانہ ہوا
اون بزرگ کو خبر پہونچی کہ شتر سوار مع کاغذ عطیہ جاگیر فرستادہ بادشاہ وقت آتا ہی اونھون
نے اپنے شاگردون اور مریدون کو ہمراہ لیکر تین کوس اپنی بستی سے باہر نکلکر اوس شتر سوار کا
استقبال کیا اور اوس کاغذ کو جو بادشاہ نے بہیجا تہا شتر سوار سے لیکر اپنے سر پر رکہا اور نہایت
تعظیم و تکریم کے ساتھہ شتر سوار کو اپنے مقام پر لائے اور آٹھہ دس روز تک مقیم رکہا عمدہ عمدہ
کہانے پکوا کر اوسکو کہلائے اور بادشاہ کو بڑا لنبا چوڑا عریضہ لکھا اوس مین شکر گذاری کے
مضمون کو خوب طول دیا خلاصہ اوسکا یہ کہ حضرت خلیفہ رحمانی ظل سبحانی قامت سلطنت
نے جو اس فقیر سراپا تقصیر کو باعطای جاگیر سرافراز فرمایا شکریہ اوسکا اس فقیر کے دست و قلم سے
نہین ادا ہو سکتا ہی بسر و چشم اوسکو قبول کیا اور عطیہ عظمی و موہبہ کبری سمجھا

جز آنکہ بصدق دل دعائے بکند		از دست گدای بینوا ناید ہیچ

اسی مضمون کو طول دیکر لکھا اور شتر سوار کے ہمراہ بادشاہ کو روانہ کر دیا بادشاہ نے جب
حال عرضی مین دیکھا اور شتر سوار کی زبانی سب کیفیت تعظیم و تکریم کی سنی حیرت مین پڑا
کہ یا رب العالمین یہ کیا معاملہ ہی دونون عالم اور دونون درویش ایک نے وہ رنگ دکہایا
دوسرے نے یہ گل کہلایا معلوم نہین ہوتا کس نے اچھا کیا اور کس نے برا کیا پہلا رنگ اچھا ہی

بعد کو فقیری اختیار کرتا تو اچھا ہوتا جاہل فقیر اگر اپنے نزدیک اچھی ہی بات کرتا ہی تو وہ حقیقت
مین بُری ہوتی ہی اور جاہل اپنے نزدیک اگر اچھا ہی کام کرتا ہی تو وہ فی الواقع بُرا ہوتا ہی
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہی نَوْمُ الْعَالِمِ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ
الْجَاهِلِ یعنے جاہل کی عبادت سے خواب کرنا عالم کا بہتر ہوتا ہی مولانا سعدی علیہ
الرحمہ نے اسیوجہ سے فرمایا ہی

سرانجام جاہل جہنم بود	کہ جاہل نکو عاقبت کم بود
سرِ جاہلان بر سرِ دار بہ	کہ جاہل بخواری گرفتار بہ
ز جاہل نیاید جز افعالِ بد	وز و نشنود کس جز اقوالِ بد

اب اسوقت تو نے جہالت کیوجہ سے ایک عالم متورع کی بدگوئی کی [illegible] قابل تعزیر
اور آخرت مین لائقِ سعیر — اول تو تو یہ سمجھا کہ دنیا کس [illegible] ی بیوقوف
جو مال و اسباب یاد الٰہی سے باز رکھے وہ دنیا ہی اور [illegible] ر ہی او [illegible] ب و زر خدا کی
یاد سے غافل نکرے غفلت کا سبب نہو وہ [illegible] مین ہی اور نہ مردار ہی دوسرے یہ کہ تو نے
کہا جاگیر رکہنا کام دنیاداروں کا ہی اس قول سے تو نے بہت سے اہل اللہ کو دنیادار قرار دیدیا
یہ عذاب علیحدہ تو نے اپنے واسطے طیار کیا کیونکہ بہت سے اہل اللہ صاحب [illegible] و مال
و زر گذرے ہین تیسرے یہ کہ تو نے کہا کہ اسقدر خوش آمدکی ہنوز تجکو یہ بھی معلوم نہین
ہی کہ خوش آمدک کسکو کہتے ہین ای جاہل خوش آمد وہ ہی جو کوئی کسیکے وہ اوصاف [illegible] بیان
کرے جو اسمین موجود نہون اور منفعت کے حاصل کرنے کیواسطے جو غیر [illegible]
یہان یہ بات کہان ہی یہان تو اون بزرگ نے اپنے محسن کا شکریہ ادا کیا ہے
اکراسنت ہی حدیث شریف مین آیا ہی مَنْ لَّا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا

باقی رہا یہ کہ اس فقیر نے اوس جاگیر کو قبول نکیا سبب اوسکا یہ ہی کہ فقیر کم ہمت ہی جو کام حضرت
مرشد قدس سرہ العزیز نے فرمایا ہی کہ اسکو سرانجام دو خود وہی کام ضروری اس فقیر سے سرانجام
نہین پاتا ہی تو پھر بہلا دوسرا کام ایسے سست اور کاہل آدمی سے کیونکر سرانجام پاویگا اس فقیر کا
حال اوس غلام کا سا ہی جو اپنے مالک کی خدمت پورے طور سے ادا نہین کرتا ہی جو خدمت
کہ اوسکے متعلق ہی اوسمین قاصر رہتا ہی اور بعضا غلام چالاک اور خوش سلیقہ ہوتا ہی کہ اپنے
مالک کی خدمت بھی عمدہ طور سے ادا کرتا ہی اور سوا اسکے دوسرے غلامون کو بھی مدد دیتا ہی
اونکے کام کو بھی سرانجام دیدیتا ہی سو وہ بزرگ دامت برکاتہ اسی قسم کے ہین کہ اپنے مالک
کا کام سرانجام دیکر دوسرے بندگان خدا کو بھی فیض پہونچاتے ہین اور یہ جاگیر کیا اونہون نے
اپنے نفس کی عیش و عشرت کے واسطے لی ہی جو حرص و ہوا مین داخل ہو نہین نہین بلکہ
طلبۂ علم و فقرا و غربا و علما و فضلا و اتقیا و اعزہ و اقربا و مسافرین و واردین و صادرین سالکین
و عابدین و زاہدین و ذاکرین و شاغلین و عارفین و یتامی و مجاہدین و سالکین و صالحین و جمیع
مؤمنین و مسلمین کو فائدہ پہونچانا اونکو مقصود ہی ـ پھر ایسے بزرگ کی تو غیبت اور بدگوئی
کرکے اپنی دنیا اور آخرت کو خراب کرتا ہی اور اسپر طرہ یہ کہ نعوذ باللہ منہا پڑہتا ہی ای جاہل منہا
مین جو ضمیر ہی اوسکو اپنی جہالت کیطرف راجع کرکہ اللہ تعالی تجکو جہالت سے پناہ دے اور
آیندہ کیواسطے توبہ کر کبھی کیسکی عیب گوئی اور عیب جوئی نکرنا کہ ایسے شخص کو اللہ تعالی مردود کرتا
ہی مطرود کرتا ہی **وزیر بصورت فقیر** نے عالم موصوف کی جب یہ گفتگو سنی تو عرض
کیا کہ حضرت نے نصیحتونکے موتی جو بیان کی لڑی مین نظم فرمائے سبحان اللہ وجزاکم اللہ الیک
اونمین بیحد خزانہ حکمت و گنجینۂ معرفت کا گوہر بے بہا ہی یہ فقیر اس مال سے مالا مال ہو گیا اب
اجازت ہو تو اپنے کام کو جاؤن عالم موصوف نے فرمایا کہ بہت اچھا تشریف لیجائیے وزیر

بصورت فقیر سلام کرکے روانہ ہوے اور مسافرخانہ مین اپنے فرودگاہ پر آئے دل سے اپنے
کہا کہ ایک بزرگ کا حال تو دریافت کرلیا اب دوسرے صاحب باقی ہین اونکی خبر بہی لینی
چاہیئے پس دوسرے روز علی الصباح اونکی بستی کیطرف سفر کردیا بعدِ قطع منازل آکر پہونچے
اوس بستی کے مسافرخانہ مین جاکر بستر لگایا آرام لیا فرصت کا وقت دریافت کرکے اون
بزرگ کی خدمت مین پہونچے جنہون نے جاگیر کو قبول کرلیا تھا سلام کیا جواب پایا بزرگ نے
فرمایا کہ کسواسطے آنا ہوا عرض کیا کہ مین سیّاح فقیر ہون اس بستی مین آنکلا تہا حضور کا نام نامی
سُنا ملاقات کیواسطے حاضر ہوا فرمایا کہ آیئے کرم کیجیئے فقیر صوری بیٹہ گئے اور اِدہراُودہر
کی دو چار غپ شپ اوڑا کے کہنے لگے کہ حضرت یہ شیطان لعین بڑا ہی عیّار و مکّار ہی بڑے
بڑے عالمون اور زاہدون کو اپنے پہندے مین پہانس لیتا ہی تو پہر بہلا ہم ایسے نذ مشر لونکا
کہان ٹہکانا ہی اور وہ بزرگ جنہون نے جاگیر لینا منظور کیا تہا اونکا نام لیکر کہا کہ دیکھیے وہ اتنے
بڑے عالم اور اتنے بڑے زاہد۔ شیطان نے اونکو بہی نچہوڑا اپنے پہندے مین آخر پہانس
ہی تو لیا اِسکا کیا ایک جال ہی ہزارون جال ہین ہر شخص کے مناسب ایک جال علحدہ رکہتا ہی
اونکو اس جال مین پہانسا کہ تم جاگیر نلوگے تو بڑے قانع اور زاہد مشہور ہوگے لوگونکی نظر
مین تمہارا بڑا اعتبار ہوگا سب لوگ کہین گے کہ اللہ اکبر بادشاہِ وقت اتنی بڑی جاگیر دیتا تہا اور
اونہون نے قبول نکی دنیا مین انکے برابر کوئی عالم ہی اور نہ کوئی زاہد ہی ایسے لوگونکو حصول جاہ
مین جو لذت حاصل ہوتی ہی وہ حصول جاگیر مین بہی نہین ہوتی تصوف کی کتابونمین لکھا ہی کہ
حُبِ جاہ بہت بُرا خُلق ہی جملہ اخلاق ذمیمہ سے بدتر ہی سو شیطان نے اونکو جاہ کی محبّت مین
گرفتار کرکے اپنا کام کرلیا اور اونکو بارگاہ قربِ خدا سے دور پہینکدیا ہان شیطان اگر عاجز آیا تو
آپ سے عاجز آیا آپ پر اوسکا دام نہ چلسکا سچ ہی خدا جسکا حامی ہو شیطان اوسکا کیا کرسکتا ہی

واقعی اللہ تعالی نے آپکو بڑا اشرف نگاہ پیدا کیا ہی کہ بادشاہ اور امیر اور وزیر سب نظر سے
ساقط ہین جو چیز آئی خدا کی طرف سے آئی اور جو چیز گئی خدا کے حکم سے گئی بہلا بادشاہ اور امیر
اور وزیر وغیرہ بغیر حکم خدا کے کسیکو کچہ دیسکتے ہین تو یہ جسکی ایسی سمجہہ ہو وہ فقیر کا ہیکا فقیر تو
وہ ہی کہ جسکی سمجہہ مین خدا ہی بہرا ہوا ہووے

کجا غیر و کو غیر و کو نقش غیر	سوا اللہ و اللہ ما فی الوجود

اور قطع نظر اس سے بزرگون کا قول ہی لا رد ولا کد یعنے فقیر کو چاہئے کہ کسی سے سوال کرے
اور جب بغیر سوال کے آجاوے تو اوسکو رد بہی نکرے کہ اس سے اللہ تعالے ناخوش ہوتا
ہی اور ایسی چیز کا رد کرنے والا متکبرونمین محسوب ہوتا ہی اور یہہ بہی بزرگون نے فرمایا ہی من
رد الفتوح فہو محتاج الیہ یعنے جو شخص بغیر سوال کے آئی ہوی چیز کو رد کرتا ہی تو وہ شخص آخر کو
اوسی چیز کا محتاج ہوتا ہی سو وہ بزرگ شیطان کے بہکانے سے حب جاہ مین ایسے گرفتار
ہوے کہ اقوال مذکورہ مین سے ایک کا بہی خیال نکیا بہلا یہ جاہ ریائی اونکے کس کام آئیگا
بلکہ برا راستہ دکہائیگا فقیری کے مناسب یہہ تہا جو آپنے کیا کہ اہل اللہ کے اقوال کی تعمیل بہی
ہو گئی اور شیطان مردود کا فریب بہی نچلسکا عالم ممدوح نے فرمایا کہ ای فقیر افسوس
کہ تو نے علم حاصل کیا اور فقیر نبگیا اوسکا نتیجہ یہہ ظاہر ہوا کہ تو خدا کے دوستون پر اور پیغمبر کے
نائبون پر بے سمجہے بوجہے اعتراض کرنے لگا اور اونکی بدگوئی سے گمراہ ہو گیا مردود بارگاہ ہو گیا
چونکہ تو غریب خانہ پر مہمان آیا ہوا ہی اسوجہ سے چہوڑتا ہون ورنہ تو تعزیر دینے کے قابل تہا
فقہ اور عقائد کی کتابونمین لکہا ہی کہ جو کوئی تحقیر کی راہ سے عالم کے نعل کو نعیل کہے یعنے
عالم کے جوتے کو تحقیر کی نظر سے جوتڑی کہے تو وہ کہنے والا کافر مرتد ہو جاتا ہی اور مرتد
ہی کہ اوسکی تفہیم کیجائے اگر راہ راست پر آجاوے تو بہتر ورنہ قتل کیا جاوے

آدمی ہی تجکو ان مسائل سے کیا خبر ہی اسیوجہ سے بزرگون نے کہا ہی کہ جاہل کی فقیری گمراہی
ہی کیونکہ وہ بےعلمی کیوجہ سے نیک کو بد سمجھتا ہی حلال کو حرام اور حرام کو حلال اعتقاد کرتا ہی
اور یہ کفر ہی اور تجکو یہ کیونکر ثابت ہوا کہ اونہون نے حبّ جاہ کیوجہ سے جاگیر کو قبول کیا اگر
تجکو بروجہ استقلال دعوی غیب دانی کا ہی تو یہ کفر ہی تو صراحتہً مرتد ہوگیا اور مرتد کا حکم وہی ہی
جو اوپر مذکور ہوا اور اگر یہ دعوی نہین ہی صرف بدگمانی سے تونے یہ بات کہی ہی تو بدگمانی ہی
گناہ ہی تو مرتکب حرام کا ہوا اگر تیری یہی بدگمانی ہی تو تو تمام دنیا کے اہل خیر کو گرفتار دام شیطانی
سمجھیگا جب کسی نے نماز پڑہی تو تو خیال کریگا کہ اس نے دکھانے کیواسطے پڑہی وعلے ہذا
القیاس زید نے روزہ دکہانے کیواسطے رکہا اور عمرو نے حج سنانے کیواسطے ادا کیا اور بکر نے
صدقہ ریاءً دیا اور خالد نے مسجد ریاءً بنوائی اور حامد نے مدرسہ سُمعتہً بنوایا اور راشد نے طلبہ علم
کو سُمعتہً پڑہایا اور ناقد نے کتاب ریاءً تصنیف کی اور تاج الشریعتہ نے وقایہ ریاءً تالیف کیا اور
صدر الشریعتہ نے سُمعتہً اوسکی شرح کی قرینہ یہ ہی کہ ہدایہ وغیرہ بہت سی کتابین فقہ مین تصنیف
ہوچکی تہین اور وہ واسطے عمل اور تعلیم و تعلّم کے کفایت کرتی تہین اسی قسم کے قرائن فاسدہ
تیرے ہر نیکوکار کے پاس پہونچین گے دنیا مین ایک شخص بہی تیری بدگمانی سے نچہوٹیگا
سوا اوسمین سے ایک کا بہی نقصان نہوگا ہان تو مردود بارگاہ الہی ہوجائیگا ای بیوقوف اگرچہ
بہت سی کتابین تصنیف ہوچکی تہین لیکن ع ہر گلی را رنگ و بوی دیگرست ؛ ایک کتاب
دقیق ہی دوسری سلیس ہی ایک مین التزام دلیل ہی دوسیرمین مسائل کی تفصیل ہی ایک کا
رنگ اور ہی دوسری کا ڈہنگ اور ہی وعلی ہذا القیاس بالیدیگر چند طرح سے فرق ہوا کرتا ہی کسی
سے کو مسرت اور کسی سے جنبی کو منفعت اور کسی سے متوسط کو فرحت ۔ تونے فقیری
مین سراسر نی اختیار کی ہی ظلم پہ کمر باندہی ہی اچہا اگر کوئی تیرے ساتہہ ہی ایسا ہی

معاملہ کرے بدگمانی سے پیش آوے اور کہے کہ تونے فقیری حُبِّ جاہ کیواسطے لی ہی کہ فقیر اور تارک الدنیا سمجھکر لوگ تیری تعظیم کرین گے تکریم کرین گے اور سیاحت بہی تونے ریا ئً اختیار کی ہی کہ لوگ تجکو بڑا جہان دیدہ پختہ کار سمجہین گے اور بزرگون کے اقوال بہی تونے بغرضِ فاسد یاد کیئے ہین کہ لوگ تجکو ہوشیار خیال کرین گے اور نماز تو ریا ئً پڑہتا ہی اور روزہ سُمعۃً رکھتا ہی وعلی ہذا القیاس تیرا جو کام ہوا وسمین برائی کی ایک شاخ کوئی لگا وے تو تو کیا کریگا کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ جیسا تو دوسرونکے ساتھہ معاملہ کریگا ویسا ہی وہ تیرے ساتھہ پیش آوین گے اب رہا یہ کہ اونھون نے جاگیر کو کسواسطے قبول نہین کیا اور اس خاکسار نے کیون اوسکو لے لیا تو سبب اوسکا یہ ہی کہ بادشاہ کے غلامون مین جو ہوشیار اور کار گزار اور دیانت دار ہوتا ہی وہ شب و روز اپنے مالک کی خدمت مین حاضر رہتا ہی نہ ایک لحظہ اپنی جان کو آرام دیتا ہی اور نہ کسی دوسرے کام مین مشغول ہوتا ہی **واصل** دام مجدہٗ

برای تو نسازم ہیچ کاری جز امور تو	بجز اقوال تو قولی نگوید این زبانِ ما
بجز اوصافِ تو ہرگز نیارم بر زبان چیزی	بجز افکار تو فکرے نیاید در جنانِ ما

ایاز کا حال تونے سُنا ہوگا کہ حضرت سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے کسی سفر مین اپنے سب غلامون کو اجازت دی کہ اونٹون پر جو جواہرات لدے ہوے ہین اونکو لوٹ لین اور اپنے گھوڑے کو تیز کیا آگے بڑہا دیا سب غلام جواہر لوٹنے کیواسطے دوڑے مگر ایاز کہ اوس نے اپنے آقا کی رکاب کو نچہوڑا حضرت سلطان بت شکن رَوَّحَ اللہُ تَعَالیٰ رُوْحَہٗ کے گھوڑے کے ساتھہ ہی دوڑتا چلا گیا اور جواہرات کیطرف اوسنے التفات بہی نکیا اسی سیرت کیوجہ سے بادشاہ کا محبوب ہوگیا **ع**

تارِ زلفِ ایاز اے محمود	بہر پابندِ تو عجب رسن ست

سو وہ بزرگ ایاز کیطرح اپنے مالک کی عبادت مین ایسے مشغول ہین کہ اپنے جسم وجان کی اونکو
خبر نہین ہی بہلا جاگیر اور ریاست و سلطنت اور مال و دولت اور جاہ و ثروت وغیرہ کے خیال
کو کیونکر اونکے دل محبت منزل مین جگہہ ملیگی واصل

کجا غیر تو بار یا بد بخاطر	کہ در دل سوائے تو جائے ندارد

اور یہ فقیر چونکہ کم فہم ہی دوسرے غلامون کیطرح جاگیر کیطرف متوجہ ہوگیا اور اوسکو قبول
و منظور کرلیا وزیر بصورت فقیر نے جب یہ کیفیت سنی تو عرض کیا کہ حضرت مجکو اس
حقیقت سے اطلاع نہ تہی الحمد للہ علی احسانہ کہ بدولت قدمبوسی حضور یہ راز بہی منکشف
ہوگیا اور دوسرے بہت سے فوائد بہی حاصل ہوے ؎

نیارم گوہر شکر تو سفتن	سر موئے ز احسان تو گفتن

احقر کو یہان بہت دیر ہوگئی ایک شخص میرا انتظار کہنچتا ہوگا لہذا حضور سے رخصت چاہتا ہون
عالم ممدوح نے فرمایا کہ بہت خوب اپنے کام مین حرج نکیجئے فقیر نقلی سلام کرکے روانہ ہوے اور
مسافرخانہ مین اپنے فرودگاہ پر آئے ایک شب یہان قیام کیا صبح کو دار الخلافت کیطرف
روانہ ہوے بعد قطع مراحل اپنے مکانین پہونچے تہوڑی دیر آرام لیا لباس فقیری اوتارا
غسل کیا گرد و غبار سفر سے پاک و صاف ہوے اور وزیری پوشاک پہنکر بادشاہ وقت کے
حضور مین گئے بادشاہ نے پوچہا کہ کام کر آئے وزیر نے کہا کہ حضور بہت اچہی طرح سے
پوچہا کہ دونون مین کیا فرق پایا عرض کیا کہ حضور وہ دونون بزرگ آسمان معرفت کے آفتاب
اور برج طریقت کے ماہتاب ہین کمترین بزرگی کے اعتبار سے اگر ایک کو دوسرے پر
ترجیح دے تو سراسر ظلم ہو کیونکہ دونون کو علم مین پختہ عمل مین کامل پایا ہر ایک اونمین سے
شریعت کا عالم ہی طریقت کا سالک ہی حقیقت سے واقف ہی اگر فرق ہی تو اسیقدر ہی کہ ایک

زہد غالب ہی اور دوسرا زاہد بھی ہی اور فقرا کی خدمت کا طالب بھی ہی دونون خدا کے دوست ہین اور دونون خدا کے مقبول ہین **بادشاہ نے کہا** کہ عمل دیکھنے سے اور علم مذاکرہ سے معلوم ہوسکتا ہی لیکن خدا کا مقبول ہونا تمنے کیونکر معلوم کیا **وزیر نے کہا** کہ حضور اس کمترین کے مرشد قدس سرہٗ بہت بڑے عالم اور درویش کامل تھے اون سے کمترین نے ایکروز پوچھا تھا کہ حضرت۔ خدا کی درگاہ مین کسی کا مقبول یا مردود ہونا دنیا مین بھی معلوم ہوسکتا ہی تو اونھون نے یہ جواب دیا تھا کہ یقینی طور پر تو نہین معلوم ہوسکتا ہان کسیقدر علامت اور نشانی اوسکے واسطے ہی کمترین نے پوچھا تھا کہ وہ نشانی کیا ہی تو اونھون نے فرمایا تھا کہ حقوق العباد کا مطالبہ بہت سخت ہی اللہ تعالی شانہ جسکو اپنا مقبول فرماتا ہی تو اوسکو حقوق العباد کے مطالبہ سے محفوظ رکھتا ہی اس وادی پرخار مین اوسکو گرفتار نہین ہونے دیتا مخلوق پر ظلم کرنے سے اوسکو بچاتا ہی اوسکے ہاتھہ اور زبان کو خلق پر تعدی اور جور کرنے سے روکدیتا ہی یہ نشانی بظاہر مقبولیت کی ہی اور حق سبحانہ جسکو مردود کرتا ہی وہ شب و روز بندگان خدا پر ظلم کیا کرتا ہی یہ نشانی ظاہر مین مردودیت کی ہی اور خلق خدا پر ظلم کرنا ایک طور پر نہین ہی بلکہ بہت سے [illegible] اقسام ہین ۱ چوری کرنا ۲ کسیکی کوئی چیز چھین لینا ۳ کسی کو ناحق مارنا ۴ ناحق قتل کرنا ۵ کسی کا حق تلف کرنا ۶ کسی کے مال کو ضرر پہونچانا ۷ کسی کی آبرو کو ضرر پہونچانا ۸ [illegible] ۹ کسیکی زوجہ یا دختر یا خواہر وغیرہ پر بغیر نکاح کے دست درازی کرنا ۱۰ کسی کے ایمان اور اسلام کو ضرر پہونچانا ۱۱ کسی کی عیب گوئی کرنا ۱۲ کسی کی عیب جوئی کرنا ۱۳ کسی کے ساتھہ دغابازی کرنا ۱۴ کسی کو بدنام کرنا ۱۵ کسی کے ساتھہ گمان بد کرنا ۱۶ کسی کے آرام مین حق تلفی [illegible] ۱۷ کسی کے احسان کو نمانا ۱۸ کسی کی خدمت کو نمانا ۱۹ بائع کو قیمت برابر نہ دینا ۲۰ نوکر کو تنخواہ پوری ندینا ۲۱ مزدور کو مزدوری کامل ندینا ۲۲ منعم کی نعمت [illegible] ادا کرنا ۲۳

اہل کرامت کی تعظیم نکرنا ... پر رحم نکرنا ۲۵ بزرگونکی خدمت مین بی ادبی کرنا ۲۶ بلاوجہ شرعی ... رنج دینا تکلیف پہونچانا ستانا آزردہ کرنا ۲۷ اہل ہنر کے ہنر کو چھپانا ... ہنر کے ہنر کو عیب ظاہر کرنا ۲۹ اہل کمال کے کمال کو چھپانا ... اہل کمال کی دلت چاہنا ۳۱ اہل نعمت کی نعمت کا زوال چاہنا ۳۲ نفسانیت ... پر اعتراض کرنا ۳۳ حسد سے کسی کے کلام پر اعتراض کرنا ۳۴ عداوت سے عمدہ کلام کی داد ندینا ۳۵ دشمنی سے اچھے آدمی کو بُرا کہنا ۳۶ کسی کو گناہ کی تہمت لگانا ۳۷ کسی کا عیب ظاہر کرنا ۳۸ جسمین صفت محمود بھی ہی اور صفت مذموم بھی ہی اوسکی صفت مذمومہ کو بیان کرنا اور صفت محمودہ کو چھوڑ جانا ۳۹ کسی کو بہتان لگانا ۴۰ کسی سے وعدہ کرکے وفا نکرنا ۴۱ کسی کے کام مین حرج ڈالنا وغیرہ وغیرہ جس سے بندگان خدا کو بلاوجہ شرعی ایذا پہونچے وہ ظلم مین داخل ہی انتہیٰ کلامُ المرشد الموصوف — تو کمترین نے جو ان دونون بزرگونکو خدا کا مقبول کہا ہی تو اس قیافہ کے اعتبار سے کہا ہی اور امر واقعی تو خدا ہی خوب جانتا ہی تَقَدَّسَتْ اَسْمَاؤُہٗ بادشاہ نے کہا کہ ظلم کے تو تمنے بہت سے اقسام بیان کئے کسطرح سب سے اون دونون کو منزّہ اور مبرّا معلوم کرلیا وزیر نے عرض کیا کہ ظلم کے سب اقسام مذکورہ سے منزّہ پانا اون سب کا ترک معلوم کرلینا تو خاص اوس بستی کے رہنے والونکو بھی دشوار ہی دو گھڑی کی ملاقات مین کیونکر ہوسکتا ہی لہذا کمترین نے اوس ظلم پر نظر رکھی جس سے ہر شخص کا حال بہت ہی جلد معلوم ہوجاتا ہی یعنے غیبت اور عیب گوئی کو اون سب ظلمونکا مقدمۃ الجیش اور پیشرو قرار دیا کہ اس سے اون دونون شخصونکی بزرگی یا خردی کا پتا ملجائیگا کیونکہ یہ ظلم بہت جلد کہلجاتا ہی ذرا بھی دیر نہین لگتی جب ایک شخص کے روبرو اوسکے ہم پیشہ کا ذکر کیا جاتا ہے

تو وہ اگر ظالم اور نااہل ہی کچھ نکچھ اوسکی برائی علی الفور زبان پر لاتا ہی آخرت کی بازپرس کا مطلقا
خیال نہین کرتا بلکہ اوسکو ظلم اور معصیت ہی نہین سمجھتا علی الخصوص علمای سُو اور بے عمل
مین یہ ظلم زیادہ شائع ہی کہ جب ایک کے روبرو دوسرے کا ذکر کرو تو وہ یہی کہتا ہی کہ اجی وہ کیا
جانتا ہی اور اوسکو کیا آتا ہی پس کمترین نے اس معیار سے جو کام لیا اون دونون بزرگونکو
زرِ کامل العیار پایا **بادشاہ نے** پوچھا کہ کیونکر وزیر نے عرض کیا کہ پہلے کمترین فلان بزرگ
کی خدمت مین پہونچا امتحاناً اونکے ہم پیشہ کی برائی کرنے لگا کہ یہ بھی اگر میرے ہمراز ہوگئے
تو معلوم ہو جائیگا کہ جادۂ معرفت سے اِنکا سجادہ کوسون دور پڑا ہوا ہی لیکن جناب عالی
اوس برائی کرنے کیوجہ سے اونھون نے ایسی میری خبر لی کہ جان چھڑانا مجکو مشکل پڑ گیا
آخر بہزار خرابی اونکے حلقۂ گرفت سے نکل بھاگا پھر جب دوسرے بزرگ کی خدمت مین
حاضر ہوا تو اوسی امتحان سے کام لیا وہان بھی وہی معاملہ پیش آیا۔ وزیر نے اپنی گفتگو
اور اون دونون بزرگون کی گفتگو جو اوپر مذکور ہو چکی مفصل بادشاہ کو سنادی بادشاہ نے کہا کہ واقعی
یہ نشانی ہی اونکی مقبولیت کی الحمد للہ علی احسانہ کہ میری ریاست مین بھی ایسے صاحب
معرفت اور صاحب کمال لوگ موجود ہین **فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ**
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ **راقم الحروف** کہتا ہی کہ جسکو پہچان ہی
اوسکے نزدیک یہ حکایت جسم تصوف کی جان ہی خالق انام اس مستہام اور جملہ برادران اسلام
کو اسپر عمل کرنے کی توفیق دے بطفیل حبیبہ سید المرسلین وخاتم النبیین وصلی اللہ
تعالی علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین —

حکایت ایک شخص کسی محفل مین ایک درویش صاحب معرفت کی بدگوئی کرتا تھا کہ عیار
ہین مکار ہین تارک الدنیا للدنیا ہین تحصیل جاہ ومال کے واسطے درویشی اختیار کی ہی

اتفاقاً اوس محفل مین ایک مرید اونکا ذات کا پٹھان بہی موجود تہا اوسکو برا معلوم ہوا کہنے لگا
کہ خاموش کیا واہیات بکتا ہی ؎

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد	میلش اندر طعنہ پاکان کند

وہ بزرگ صاحب علم ہین صاحب عمل ہین صاحب معرفت ہین اونکی جناب عالی مین
گستاخی کرکے اپنی دنیا اور آخرت کو خراب کرتا ہی زبان کو بند کرو ورنہ تیرے حق مین اچہا نہو گا
بدگوی مذکور نے کہا کہ جو شخص مکر و دغا سے مسلمانون کا مال تلف کرے اور اپنے قبضہ
مین لاوے اوسکا عیب ظاہر کرکے مسلمانون کو اوسکے فریب سے بچانا چاہیے تحصیل
زر کا اونکو علم ہی اور عمل اور عبادت بہی اسی واسطے ہی کہ روپیہ ہاتہہ آوے عراقی کا یہ شعر
گویا اونہین کے حسب حال ہی ؎

بزمین چو سجدہ کردم ز زمین ندا بر آمد	کہ مرا خراب کردی بااین سجدہ ریائی

اور تو زبان کو سنبہال کر بات کرو ورنہ مین بہی سپاہی آدمی ہون مزہ چکہادونگا اتنا اوٹہنا تہا کہ
مرید مسطور لاٹہی لیکر کہڑا ہو گیا اور اودہر سے اوسنے بہی لاٹہی اوٹہائی ؎

وگر بہر دو جانب جاہلانند	اگر زنجیر باشد بگسلانند

لڑائی ہوی دونون زخمی ہوے دوسرے لوگون نے پکڑ لیا ورنہ جان جانے پر نوبت
آگئی تہی ــ بزرگ موصوف بہی اوسی بستی مین تشریف رکہتے تہے لوگ دونون کو پکڑ کر
لیگئے پوچہا کہ لڑائی کا کیا سبب ہوا مرید مسطور نے عرض کیا کہ حضرت آپکو یہ شخص
[...]یا کہتا تہا مین نے منع کیا جب سنے نمانا تو مین نے اس سے لڑائی کی لوگون نے
[...]ہین اسکو مار ہی ڈالتا بزرگ موصوف نے مرید مسطور سے فرمایا کہ ای شخص تو اور
[...]یر بہائی ہین سب کے سب بے وقوف ہین میری دغابازی اور ریاکاری کو

کیسینے نہ پہچانا اگر پہچانا تو اسی شخص نے پہچانا اور اوس بدگو کیطرف خطاب کرکے کہا کہ بہائی تو
بڑا عقلمند اور دقیقہ رس آدمی ہی کہ مینے دغابازی سے بہتو نکا مال کہایا اور راوئین سے
ایک نے بھی مجکو نہ جانا اور تو مجکو خوب ہی جانگیا اچھی طرحسے پہچان گیا اور دوسرے خدام کو
حکم دیا کہ ان دونون کو لیجاؤ علیحدہ علیحدہ مکانمین رکھو کسی ہوشیار جراح سے انکا علاج
کراؤ اشیای ضروری مہیا کردو کہلنے پینے کی خبر رکھو جب تندرست ہوجاوین تو ہمارے
پاس لانا۔ الغرض جب دونون اچھے ہوگئے تو بزرگ ممدوح کیخدمت مین لائے گئے
بزرگ نے اپنے بدگو کو ایک گھوڑا اور دوسو روپیہ نقد دیکر روانہ کردیا اور مرید کو اپنے پاس
رکھلیا اور اوسکی تعلیم مین کوشش فرمائی جہالت اوسکی نکالڈالی اور معرفت کی دولت سے
توانگر کردیا مرید نے مرشد کا شکر ادا کیا قدم چومے اور اپنے گہر کی راہ لی **وصل**

چون بوسم بر طریق شکر دست و پای شیخ	دست من بگرفت و با دلدار ہم آغوش کرد

راقم الحروف کہتا ہی کہ مرد عاقل کے نزدیک درویش موصوف کا یہ کمال کہ اپنے بدگو کے
ساتہہ احسان مذکور کیا بڑہکر ہی اوس کمال سے جو اپنے مرید مزبور کے ساتہہ ظاہر فرمایا کیونکہ
وہ نفس پر بہت شاق ہوتا ہی فافہم **حکایت** حضرت سید التابعین اُستاذ المحدثین امام
المجتہدین مرشد الاولیاء والمتقین ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی مشہور بامام اعظم رحمۃ اللہ علیہ
اپنے شاگردون کی تعلیم مین مشغول تھے ایک خاکروب کہین اپنے کام کو جاتا تہا امام موصوف
کی نظر جو اوسپر پڑی تو کہڑے ہوگئے اوسکی تعظیم کی جب وہ چلا گیا تو امام صاحب بیٹھ گئے
شاگردون نے کہا کہ حضرت۔ یہ شخص تو خاکروب تہا آپنے اوسکی تعظیم کی حضرت نے فرمایا
کہ بہائی مین جانتا ہون کہ یہ شخص خاکروب ہی لیکن چونکہ میرا اُستاد ہی اسوجہ سے مین نے اوسکی
تعظیم کی شاگردون نے کہا کہ حضرت یہ تو جاہل آدمی ہی آپنے فرمایا کہ جاہل سہی لیکن

شاگردون نے کہا کہ کس کتاب کا سبق آپنے اُس سے لیا اور کون سی حدیث آپنے اس سے حاصل کی ہی جو یہ شخص آپ کا اُستاد ہو گیا امام صاحب نے فرمایا کہ اوستاد ہونا فقط کتاب کا سبق لینے اور حدیث ہی حاصل کرنے سے نہین ہوتا بلکہ کوئی بہی فائدہ علمی ہو اور وہ جس طریق سے حاصل کیا جاوے حاصل کرنے والا شاگرد ہو جاتا ہی اور جس سے حاصل کیا ہی وہ اُستاد ہو جاتا ہی شاگردون نے پوچہا کہ کونسا فائدہ علمی آپنے اس سے حاصل کیا ہی حضرت نے فرمایا کہ ایک روز مین نے اس سے دریافت کیا تہا کہ کُتّا بالغ کب ہوتا ہی اسنے بتایا تہا کہ جب ٹانگ اوٹہا کے پیشاب کرتا ہی اوسوقت معلوم ہوتا ہی کہ بالغ ہوا۔ اوس روز سے مین اسکو اپنا اُستاد سمجھتا ہون فقط راقم الحروف کہتا ہی کہ سبحان اللہ جب تو امام الائمہ اور سراج الأمہ آپکا خطاب ہوا۔ اور اس زمانہ مین جو ارذال ہین وہ تو بہت سے فوائد علمی حاصل کرتے ہین اور باوجود اسکے شاگردی سے انکار کرتے ہین بلکہ اپنے اُوستادون کی بدگوئی کیا کرتے ہین اور اونکے بدخواہ رہتے ہین اور کیونکر ایسا کرین کہ نطفۂ حرام ہین مصراع اصل بد از خطا خطا نکند۔

حکایت حضرت مولانا شاہ لال صاحب نقشبندی مجددی رائی بریلوی قدس سرہ العزیز بہت بڑے عالم اور متقی اور درویش کامل تہے جو شخص کہ خلاف شرع ہوتا اوس سے ملاقات نکرتے فرماتے تہے کہ خلافِ شرع کی صورت دیکہنے سے دل مکدر ہو جاتا ہی اپنے احاطہ مین مسجد تعمیر فرمائی تہی نماز پنجگانہ جماعت کے ساتہہ اوسی مین ادا کرتے اور احاطہ کے دروازے پر دربان مقرر کیا تہا اوسکو حکم دیا تہا کہ جسکی صورت یا لباس شرع شریف کے خلاف ہو اوسکو میرے پاس نہ آنے دینا۔ نواب شجاع الدولہ بہادر رئیس لکہنؤ غفر اللہ لہٗ علمای اہلسنت اہلسنت کے ساتہہ نہایت اعتقاد رکہتے تہے۔ کوئی دشمن فوج لیکر اُنکے مقابلہ کو

آیا تھا نواب موصوف اپنا لشکر ہمراہ لیکر اوسکے دفع کرنے کیواسطے تشریف لیئے جاتے تھے شہر رای بریلی راہ مین تہا جب نواب صاحب مع لشکر اس شہر مین پہونچے تو لوگون سے دریافت کیا کہ اِس شہر مین کوئی عالم درویش رہتے ہین لوگون نے مولانا شاہ لال صاحب کا نشان دیا نواب صاحب نے دل مین کہا کہ اونکی خدمت مین حاضر ہو کر اس مہم کی فتح کیواسطے اونکی دعا کا لشکر ظفر پیکر اپنے ہمراہ لینا ضرور ہی سعدی ؎

ہر آن کہ استعانت بدرویش برد	اگر بر فریدون زد از پیش برد

حضرت اُسوۃ العارفین مولانا شیخ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کے جُبہ شریف نے زبدۃ المجاہدین حضرت سلطان محمود غزنوی طاب ثراہ کو وقت محاصرہ قلعہ سومنات کے کیا عمدہ اثر دکہایا تہا کہ چہار طرف سے کُفار بدکردار کے لشکر بیشمار نے سلطانِ ممدوح کے لشکرِ قلیل کو گھیر لیا تہا قریب تہا کہ لشکر اسلام روشنی برق کیطرح اوس دل بادل کی تاریکی مین گم ہو جاوے سلطان موصوف نے جُبہ ممدوحہ کو وسیلہ گردان کے حضرت مجیب الدعوات عظمت برہانہٗ کی بارگاہ عالی مین دعا مانگی فوراً وہ ابر غلیظ پراگندہ اور منتشر ہو گیا یعنے سلطان موصوف نے فتح پائی — نواب موصوف یہ خیال کر کے مولانا شاہ لال صاحب کی ملاقات کو گئے دربان مانع ہوا کہ آپکی صورت خلاف شرع ہی ایسے آدمی کے جانے کی ممانعت ہی نواب صاحب نے کہا کہ بہائی تم اطلاع تو دیدو کہ شجاع الدولہ خدمتگار ریاستِ لکھنؤ قدمبوسی کیواسطے حاضر ہوا ہی — دربان نے جا کر اطلاع دی اور یہ بھی عرض کر دیا کہ نواب صاحب کی موچھین مقدار ابرو سے زیادہ بڑہی ہوی ہین حضرت نے فرمایا کہ آنے دو دربان نے جا کر کہا کہ آپ کو اجازت ہی جایئے ملاقات کیجئے نواب صاحب اندر آئے سلام کیا حضرت نے سلام کا جواب دیکر اپنے قریب نواب صاحب کو بٹہلایا اور اجوائن ترلو تہا

بعد فرمایا کہ نوابصاحب مجکو آپسے کچھ کہنا ہی ذرا اپنا سر نزدیک لائیے نوابصاحب سر نزدیک لائے
حضرت نے قلمدان سے قینچی نکالکر ایک طرف کی موچھہ اوڑادی اور فرمایا کہ نوابصاحب شرع
اطہر کا حکم تو فقیر نے ادا کردیا ہی یہ آئینہ موجود ہی اب اپنے ہاتھہ سے دونون موچھین برابر
کرلیجئے نواب صاحب نے اپنے ہاتھہ سے دونون موچھون کو درست کرلیا پھر عرض کیا کہ
مین حضرت سے دعا کا امیدوار ہون کہ اس لڑائی مین ظفریاب ہون حضرت نے دوچار
نصیحتین نوابصاحب کو اور بہی کین بعدازان فرمایا کہ جاؤ انشاء اللہ المستعان تم ظفریاب
ہوگے دشمن پر فتح پاؤگے نوابصاحب سلام کرکے رخصت ہوے باہر آکر اپنے امیرون سے
کہنے لگے کہ مین نے خدا کے شیرون کا حال کان سے سنا تہا سو آج آنکہہ سے دیکہہ لیا واقعی
خدا کے شیر نہ نواب سے ڈرتے ہین اور نہ بادشاہ کا خوف کرتے ہین حقیقت مین یہ بزرگ
خدا کے ولی ہین اب مجکو اپنے دشمن قوی سے کچہ خوف نہین ہی اونکی دعا کا شکر میرے
ہمراہ ہی ؎

تیر جستہ باز گرداند ز راہ	اولیا را ہست قدرت از الٰہ

قصہ مختصر نواب صاحب لڑائی پر گئے باوجودیکہ دشمن کی فوج نوابصاحب کے لشکر
سے بہت زیادہ تہی اللہ سبحانہ نے اپنے دوست کی دعا کے طفیل سے نوابصاحب کو فتح
دی دشمن پر ظفریاب کردیا فقط **راقم الحروف کہتا ہی** کہ طالبان خدا کو چاہئے کہ
اس حکایت مین غور کرین اور سمجھین کہ خلافِ شرع ہونا ایسا برا ہی کہ بعض اولیا نے مخالف
شرع سے ملاقات ترک کردی ہی پس جہانتک ممکن ہو شرع شریف کے موافق چلنے
مین کوشش فرماوین اور خود کو اگر کوئی نصیحت کرے تو اگرچہ بروجہ سختی ہو قبول کرلین برا
نہ مانین نواب موصوف کی طرح عالی ظرفی اور تحمل اختیار کرین لیکن خود دوسرے شخص کو

نصیحت سختی سے ہرگز نکرین کہ سختی آمیز نصیحت سے اکثر لوگ آزردہ ہوجاتے ہین قبول نہین کرتے ہان اگر مولانا شاہ لال صاحب کا ساکمال پیدا کرلین تو اوسوقت مضائقہ نہین ہی

حال پاکان را قیاس از خود مگیر	در نوشتن گرچہ ماند شیر و شیر

حکایت حضرت قطب حقانی غوث صمدانی امام ربانی شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی اپنے زمانہ کے قطب الاقطاب تھے بڑے بڑے علمای نامی اور اولیای گرامی اونکی ذات سراپا برکات سے فیضیاب ہوے کسی سفر مین تشریف لیے جاتے تھے ایک بستی مین مقام کیا تھا ظہر کی نماز کیواسطے مسجد مین تشریف لے گئے کیا دیکھتے ہین کہ مسجد کے گوشہ مین ایک درویش سو رہے ہین حضرت مجدد قدس سرہ نے چاہا کہ اونکو نماز کیواسطے بیدار کرین پھر یہ خیال کیا کہ یہ بزرگ شاید نماز پڑھکر سو رہے ہونگے خواب سے بیدار کرنا اچھا نہین ہی اپنی نماز پڑھکر فرودگاہ پر واپس آئے پھر جب عصر کی نماز کیواسطے مسجد مین گئے تو اوسوقت بھی درویش موصوف کو سوتا ہوا پایا بخیال مذکور پھر بیدار نکیا اپنی نماز پڑھکر چلے آئے مغرب اور عشا کی نماز کے وقت بھی وہی کیفیت گذری جب صبح کی نماز کیواسطے گئے تب بھی اونکو سوتا ہوا پایا اوسوقت حضرت مجدد رضی اللہ تعالی عنہ نے اونکو بیدار کیا وہ بزرگ اوٹھے وضو کیا جب نماز پڑہنے کیواسطے کھڑے ہوے تو وقت ظہر کا نمودار ہوا جب ظہر کی نماز پڑہ چکے تو عصر کی نماز کا وقت ظاہر ہوا اونھون نے عصر کی نماز ادا کی پھر مغرب کی نماز کا وقت نمود ہوا اونھون نے مغرب کی نماز پڑھی و علی ہذا القیاس عشا کی نماز اور فجر کی نماز پڑھکر کہا کہ میان شیخ احمد اسطرح نماز پڑہا کرو حضرت مجدد قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ جناب من قصداً بلا عذر نماز دن کو اوقات معینہ سے قضا کرنا این

خیال کہ ہم کرامت سے اون اوقات کی صورت مثالی ظاہر کرکے نمازونکو پڑھ لین گے جائز نہین ہی کرامت مطلوب نہین ہی استقامت مطلوب ہی آپنے نہین سُنا اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ اور آپنے نہین پڑہا فَاسْتَقِمْ کَمَا اُمِرْتَ - وہ بزرگ چونکہ کامل تھے سمجھہ گئے فرمانے لگے کہ میان شیخ احمدؒ واقعی تمھاری رای صائب ہی اور میری رای مین خطا واقع ہوی آیندہ انشاءاللہ تعالی ایسا کیا کرونگا حقیقت مین اللہ تعالے نے تمکو الف ثانی کا مجدد کیا ہی فالحمد للہ علی ذلک فقط راقم الحروف کہتا ہی کہ درحقیقت استقامت کے مقابلہ مین کرامت کی کچھ حقیقت نہین ہی حکم خدا جَلَّ وَعَلا پر کامل طور سے جم جانا بہت بڑا کمال ہی ایخالق ذوالجلال اس کمال کے مال سے راقم الحروف کو بھی مالا مال کردے

گل پھینکے ہین اورونکیطرف بلکہ ثمر بھی	اے مالکِ گلزار حمین کچہ تو ادھر بھی

حکایت قامعِ اساسِ کفار مقبولِ خدای غفار خلیفہ دوم رسولِ مختار حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ تعالی عنہ اپنے غلام اَسْلَم نام کے ساتھہ شہر مدینہ کے کنارے رات کے وقت تشریف لیگئے تہے کیا دیکھتے ہین کہ مدینہ کے باہر تھوڑی دور کے فاصلہ پر میدان مین آگ روشن ہی حضرت فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے اَسْلَم سے فرمایا کہ دیکھو تو یہ آگ کس نے روشن کی ہی کوئی قافلہ تو نہین آیا ہی کہ اوسنے دفعِ تاریکی یا رفعِ سردی کیواسطے آتش کو روشن کیا ہو اسلم نے عرض کیا کہ حضرت مجکو نہین معلوم ہوتا خلیفہ موصوفؓ نے فرمایا کہ چلو وہین تعج پس وہان تشریف لیگئے کیا دیکھتے ہین کہ ایک عورت ضعیفہ پتھرونکا چولہا بنا کر اوسپر ہانڈی رکھے ہوی ہی اور اوسکے نیچے آگ روشن کر رہی ہی اور چار پانچ چھوٹے چھوٹے بچے وہان بیٹھے ہوے رو رہے ہین خلیفہ موصوفؓ نے اوس عورت سے پوچھا کہ

یہ بچے کیون روتے ہین عورت نے کہا کہ مارے بھوک کے روتے ہین خلیفہ ممدوح نے
پوچھا کہ اس ہانڈی مین کیا پکاتی ہو عورت نے کہا کہ پکانے کو کچھ بھی میرے پاس نہین ہی
ہانڈی مین صرف پانی ہی ہی بچون کے بہلانے کیواسطے اسکے نیچے آگ روشن کی ہی کہ
اونکو معلوم ہو کھانا پکر ہاہی بہلجاوین رونا موقوف کرین اور سو جاوین تو آگ کو بجھادون
عمر نام ایک شخص ہہا نکا خلیفہ اور بادشاہ ہی ہماری خبر نہین لیتا ہی خدا کے نزدیک ہمارا
اور اوسکا انصاف ہوگا حضرت نے فرمایا کہ اوس بادشاہ کو تمھاری اس مصیبت پر اطلاع
ہی یا نہین عورت نے کہا کہ اگر اطلاع نہین ہی تو یہ بھی اوسکا قصور ہی جو شخص کہ بادشاہ
ہو اور اپنی رعیت کے حال سے اطلاع نرکھے تو سراسر تقصیروار ہی حضرت نے اسلم سے
فرمایا کہ یہ عورت سچ کہتی ہی پھر وہانسے مدینہ مین واپس آئے اور آٹا اور دال اور چانول
اور گھی وغیرہ کھانے کا اسباب ایک کمل مین باندہا اور اسلم غلام سے فرمایا کہ یہ بوجھہ اوٹھا کر
میرے سر پر رکھدے اسلم نے عرض کیا کہ آپ اوٹھا کر میرے سر پر رکھدین تو مین لاد
کر لیچلونگا حضرت نے فرمایا کہ بھائی میرے سر پر گناہو نکا بوجھہ ہی سو یہ بوجھہ بھی میرے
ہی سر پر ہونا چاہیئے کہ شاید اس بوجھہ کیوجہ سے وہ بوجھہ میرے سر سے اوتر جاوے اسلم
نے بدرجہ ناچاری وہ بوجھہ اوٹھا کر حضرت کے سر مبارک پر رکھا یا حضرت قدم کو تیز کرکے بہت
جلد اوس مقام پر پہونچے جہان وہ بچے رو رہے تھے وہ سب کھانے کا اسباب وس عورت
کے حوالہ کیا اور فرمایا کہ بہت جلد پکا کر بچون کو کھلا مین بھی پکانے مین تجکو مدد دیتا ہون اور
خود چولھے مین گھانس اور لکڑی وغیرہ رکھکر پھونکنے لگے اسلم سے روایت ہی کہ حضرت چولھا
پھونکتے تھے اور دھوان ریش مبارک کے درمیان سے نکلتا تھا جب کھانا پک کر طیار
ہوا تو حضرت نے اپنے ہاتھہ سے رکابی مین نکالا اور بچون کے سامنے رکھکر فرمایا کہ کھاؤ

جب وہ کہانے لگے تو حضرت علیحدہ ہوکر میدان مین اونکے سامنے کھڑے ہوے اور جیسا کُتا بلی وغیرہ جانور کودتے ہین ویساہی حضرت بہی کودنے پھاندنے لگے اسلمؓ نے کہا کہ ای مومنون کے سردار مَا خُلِقْتَ لِهٰذَا یعنے آپ اسکام کیواسطے نہین پیدا ہوے ہین یہ کیا جانورونکے افعال آپ عمل مین لاتے ہین یہ افعال آپکے مناسب نہین ہین لیکن حضرت نے اسلم کی اس بات کیطرف التفات نفرمایا ویساہی کرتے رہی یہانتک کہ وہ بچے حضرت کے افعالِ مذکورہ دیکہکر ہنسنے لگے حضرت نے حق سبحانہ کا شکر ادا کیا اور اسلم کا ہاتہہ پکڑکر مدینہ منورہ کو روانہ ہوے اثنای راہ مین اسلم سے فرمایا کہ بہائی مین نے ان بچونکو روتا ہوا دیکہا تھا تو مینے چاہا کہ اونکو ہنستا ہوا دیکہکر اپنے مکان کیطرف چلون اسوجہ سے وہ افعال مین عمل مین لایا فقط **فاضل واصل** سے یہ حکایت راقم الحروف نے جب سنی تہی تو پوچہا تہا کہ آپنے کسی کتاب مین یہ واقعۂ عجیبہ دیکہاہی یا اپنے کسی اُستاد سے سناہی تو اونہون نے جواب دیا تھا کہ کتاب نور الابصار تصنیف حضرت مومن شبلنجی مصری شافعی رحمۃ اللہ علیہ مین دیکھا ہی **راقم الحروف کہتا ہی** کہ طالبان صلاح کو فائدہ دینے والے اس حکایت مین چند اخلاقِ حمیدہ ہین سـ۱ تواضع اسقدر کہ معزز پادشاہ اپنے سرپر بوجہہ اوٹہاکر لیجاوے اور عار نکرے سـ۲ حلم اور بُردباری ایسی کہ پیرزن کی سخت باتین سُنے اور غصہ نکرے سـ۳ مساکین کو مَا یُحْتَاجُ اِلَیْہِ نہایت سرعت اور محنت سے پہونچاوے سـ۴ فقرا کو اپنے ہاتہہ سے کہانا پکاکر کہلاوے سـ۵ بندگان خدای رحیم کا دل خوش کرنے کو جانورونکے افعال عمل مین لاوے اور ننگ نکرے سـ۶ ایسا سردار ابرار ہوکر اپنے کو ہیچکارہ سمجہتا ہے سچ ہی ایسے ہی لوگ خدا کے مقبول ہوتے ہین اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِهٰذِهِ الشَّمَائِلِ الْمَرْضِيَّةِ بِطُفَيْلِ حَبِيبِكَ فِي الْخِصَائِلِ الرَّضِيَّةِ ـــ

حکایت جناب مولانا مولوی عبد الرحمن صاحب متوطن شہر سورت مدظلہ یہان یعنی جزیرۂ
معمورۂ بمبئی مین کسی ضرورت کو آئے ہوئے تھے برسات کا موسم تھا ایکروز مولانا واصل کی
ملاقات کیواسطے تشریف لائے احوال پرسی کے بعد فرمانے لگے کہ مولانا میرا جوتا ایسا پھٹ
گیا ہی کہ چار قدم چلنا مجھکو دشوار ہی بہزار خرابی آپکی ملاقات کو آیا ہون جس محلہ مین موکش
ہون وہان بہت تلاش کیا کفش دوز نملا آپ براہ عنایت اپنے کسی شاگرد کو حکم کیجیے کہ وہ
کفش دوز کے پاس لیجاکر سلوا لاوے واصل نے جو اوس جوتے کو دیکھا تو واقعی بہت ہی
پھٹا ہوا تھا اوسکا تلا دیوارون سے بالکل الگ ہوگیا تھا واصل نے مولوی صاحب موصوف
سے کہا کہ حضرت یہ جوتا تو پہننے کے قابل نہین رہا ہی میرے پاس تین جوڑے جوتے ہین اگرچہ
مستعمل ہین لیکن تینون مضبوط ہین ایک کیمختی اور دوسرا انگریزی کا اور تیسرا سوتی زرد مخمل کا
موجود ہی انمین سے جو چاہیے ایک پسند کر لیجیئے اپنے پانون مین پہنکر اس فقیر کا سر بلند کیجیے
مولوی صاحب موصوف نے ہر ایک کو پہنکر دیکھا وہ تینون تین تین انگل مولوی صاحب
کے پاؤن سے بڑے تھے فرمایا کہ ان مین سے ایک بھی میرے کام کا نہین ہی یہ جوتے آپکے
پانون کے ہین یا کسی دیو کے آپ اوٹھا لائے ہین واصل نے کہا کہ میرے بزرگون کا
جو قد و قامت تھا اوسکی نسبت مَین بہت حقیر پیدا ہوا ہون ایسا کہ میرے والد ماجد عبد
الرحیم خانصاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ یہ ہمارے گھر مین چوہا پیدا ہوا ہی میرے اکثر بزرگونکی
ایک بکرا ہر روز خوراک تھی دو دو ہزار روپیہ ماہوار سرکار لکھنؤ سے پاتے تھے وہ سب کہانے
اور کہلانے مین صرف ہوتا تہا اور وہ لوگ کام بھی ویسا ہی کرتے تھے جب کفار مرہٹہ سے
مقابلہ ہوا ہی تو اون کا تیر کافر کے سر پر پڑتا تھا اور گھوڑے کے نیچے آکر ٹھہرتا تھا کفار کہتے
تھے کہ یہ لوگ آدمی نہین ہین دیو ہین آخر کو بھاگ کھڑے ہوئے اسی لڑائی کی فتح کے

صلہ مین جاگیر چودہ گانون کی سرکار لکھنؤ سے ہمارے بزرگونکو عطا ہوئی تھی خالصیوا ایک گانون
ہی اومین سے تو اگر آپ اون لوگونکا پانون دیکھتے تو اور زیادہ گھبراتے میری خوراک بہت کم
ہی اسیقدر کہ ایک سیر گوشت اور آدہ سیر ملائی اکثر کھایا کرتا ہون اس نیت سے کہ شاید راہِ
خدا مین کام آوے کسی کافر یا ظالم یا مفسد کے سر پر اپنا تبر بھی پڑ جاوے فقرا کی کفش برداری
کی برکت سے فقیر ہوگیا ہون لیکن حضرت ۔ جبلت کہین انسان سے منفک ہوتی ہی یہی وجہ
ہی کہ خدا جلّ وعلا کے سوا کسی سے دل نہین ڈرتا ہی نہ کسی عالم سے ڈرتا ہی اور نہ کسی فاضل سے
اور نہ کسی درویش سے اور نہ کسی سپاہی سے اور نہ کسی پہلوان سے اور نہ کسی بادشاہ سے
اور نہ کسی امیر سے اور نہ کسی فوج سے اور نہ کسی لشکر سے ہان عقلمندونکی صحبت سے اسقدر
عاقبت اندیشی حاصل ہوگئی ہی کہ اگر کوئی ظالم ظلم کرے اور طاقت مین زیادہ ہو یا کسی اور وجہ
سے سزا دینا علی الفور مصلحت نہو تو اوسوقت سلام کرکے ٹالجائیے ٥

ناسزائے را چو بینی بختیار	عاقلان تسلیم کردند اختیار

الفرار فی وقتہ ظفر پر عمل کیجیئے اور کوئی جزئی کتب شرعیہ مین اوسکو سزا دینے کیواسطے
تلاش کیجیئے اگر ملجاوے تو موقع کا وقت تجویز کرکے مولانا سعدیؒ کے قول کو عمل مین لائیے ٥

باش تا دستش ببندد روزگار	پس بکام دوستان مغزش برآر

طالبعلمی کے زمانہ مین برسون پیٹ نہین بہرا سوکھی اور روکھی روٹیان سالہا سال کھانے
کا اتفاق ہوا راتون کو آرام نہین پایا اسوجہ سے گلبن قامت سوکھہ گیا ورنہ کسیقدر رنگ
دکھاتا اور سوکھہ جانے پر بھی ایک فرنگن اور چند زنانِ ہند عنفوانِ شباب مین فریفتہ ہوگئی
تہین لیکن اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے محفوظ رکھا مولوی عبدالرحمن صاحب نے فرمایا کہ معلوم
ہوا آپ حسین تہی اونہون نے کہا کہ مولویصاحب ابھی مین نامرد ہون کوئی کام مردی کا مجھ سے

سرانجام نیا یا زبانی جمع خرچ بہت کچہ رکہتا ہون مولوی صاحب نے کہا کہ اچہا جوتا ہمارا سلوا دیجیے
تو ہم آپ کو مرد سمجہین گے واصل نے کہا کہ بہت خوب اب ضرور مین آپ کا جوتا سلوانے مین
کوشش کرونگا کہ آپکے نزدیک تو میری مردی ثابت ہو جاوے پہر واقع مین ہو خواہ نہو اور ایک
شاگرد سے کہا کہ بہائی مولوی صاحب کا جوتا سلوا لا کہ تیرے استاد کی مردی ثابت ہوتی
ہی شاگرد نے جو دیکہا تو بارش کیوجہ سے کیچڑ مین جوتا ایسا لت پت تہا کہ اوسکی طبیعت نے
جوتے کو اوٹہا کر لیجانا گوارا نکیا اور بپاس ادب یہ بہی نہ کہہ سکا کہ مین نہ لیجاؤنگا بلکہ یون کہا
کہ موچیونکی دکانین آج بند ہین مین جا کر دیکہتا ہون اگر کوئی موچی ملگیا تو اوسکو یہان لاتا
ہون الغرض گیا اور آکر کہا کہ کوئی موچی نہین ملا واصل نے دوسرے شاگرد سے کہا اوس
نے بہی ایسا ہی کیا تیسرے کو حکم کیا اوسنے کہا کہ آج ہندؤنکا فلان تہوار کا دن ہی اس
وجہ سے اکثر دکانین بند ہین موچی نہین ملیگا اور اگر ملیگا ہی تو آج سییگا نہین مولوی صاحب
نے کہا کہ بڑی مشکل ہوی مجہ سے چار قدم نہین چلا جاتا ہی واصل نے دیکہا کہ مولوی صاحب
نہایت تشویش مین ہین انکی تکلیف اگر میری وجہ سے رفع ہو تو موجب خوشنودی خدا ہی
خود اوٹہ کہڑے ہوے اور مولوی صاحب کا جوتا کیچڑ بہرا ہوا اپنے ہاتہہ مین اوٹہایا مولوی
صاحب نے کہا کہ یہ آپ کیا کرتے ہین مین آپکا قدیمی دوست ہون اسوجہ سے بے تکلفی اور دل لگی
کی باتین آپسے کرتا ہون لیکن یہ نہین چاہتا کہ آپ میرا جوتا اپنے ہاتہہ مین اوٹہاوین مجکو برہنہ پا
رہنا منظور ہی لیکن یہ بے ادبی مجہ سے ہرگز نہو گی اور واصل کے ہاتہہ سے جوتا چہین لیا راقم
الحروف کہتا ہی کہ ماضی بعید مین زمانۂ طویل تک ان دونون کی یکجائی رہی تہی بلکہ بعض
کتابون مین یہ دونون سامع اور قاری بہی رہے تہے اس سبب سے مولوی صاحب نے
قدیمی دوست فرمایا واصل نے کہا کہ افسوس باوجود اسقدر یکجائی کے آپنے میری طبیعت کو

نہ پہچانا کہ مین ہر مسلمان کا جوتا اوٹہانے کو اپنا فخر سمجھتا ہون اور آپ تو میرے مخدوم ہین
مولوی صاحب نے فرمایا کہ جی ہان مصرع ؏ من خوب می شناسم پیران پارسا را + آپ
دوسرونکا جوتا اوٹہایا کیجیے لیکن حضرت میرے جوتے کو ہاتھہ نہ لگائیے واصل نے کہا کہ
آپ کا جوتا بہی چندبار اوٹہا چکا ہون مولوی صاحب نے فرمایا کہ میری نادانستگی مین اوٹہایا
ہوگا میرے سامنے آپ نہین اوٹہا سکتے اور آج تو اگر آپ اوٹہا کرلے ہی گئے تو موچی نہین
ملیگا واصل نے کہا کہ جناب من ڈہونڈ ہنے سے وہ محبوب ملجاتا ہی جسکی صفت یہ ہی

دور بینان بارگاہِ الست	غیر ازین پے نبردہ اند کہ ہست

پہر بہلا کفش دوز کیونکر نملیگا مولوی صاحب نے فرمایا کہ اگر ملا بہی تو سیئے گا نہین کیونکہ
اون لوگون کا آج تہوار کا دن ہی آپکے چند تلامذہ نے خبر دی ہی واصل نے کہا کہ جب
وہی محبوب صاحب کبر وناز ۔ عجز و نیاز سے راضی ہوجاتا ہی تو انسان سراپا عجز کی کیا
حقیقت ہی مولوی صاحب نے فرمایا کہ کچہ ہی ہو لیکن مین آپکو جوتا ہرگز نہ اوٹہانے دونگا واصل
نے دل مین کہا کہ یہ سونے کی چڑیا بغیر دانہ کے دام مین نہین آویگی ما حضر اونکی خدمت مین
حاضر کیا اور کہا کہ اسکو نوش فرمائیے مولوی صاحب کہانے مین مشغول ہوے واصل نے
غفلت دیکر جوتا اوٹہا لیا اور بازار کی راہ لی شاگرد لوگ دوڑے کہ ہمکو دیجیے ہم اوٹہا
لے چلتے ہین واصل نے کہا کہ آپ لوگون کی کارگذاری معلوم ہوگئی اب آپ سب تشریف
رکہیے آرام کیجیے ہان ہمارے مخدوم کی خدمت مین حاضر رہیئے کہانا کہلائیے پانی پلائیے
ہاتہہ دہلائیے برتن اوٹہائیے پان حاضر کیجیے اور پچہوا بچہا کر عرض کیجیے کہ آپ آرام فرماوین
واصل کسی ضرورت کیواسطے گیا ہی انشاء اللہ تعالی عنقریب حاضر ہوتا ہی ۔ باوجودیکہ
اوسوقت کسیقدر بارش کا ترشح بہی ہورہا تہا لیکن بندۂ خدا نے کچہ خیال کیا اور کوچہ گردی

اختیار کر لی جس موچی کی دُکان پر جاتے ہین بند پاتے ہین بمبئی کے چند محلہ تلاش کر مارے کفش دوز کہین نملا آخر بمصداق مَنْ طَلَبَ وَجَدَّ فَوَجَدَ بہت دور جاکر ایک موچی کی دُکان کہلی پائی اوس سے کہا کہ بہائی مزدوری لو اور یہ جوتا سی دو اوسنے کہا کہ صاحب ہم نیا جوتا بنایا کرتے ہین پُرانا جوتا نہین سیتے ہین اور آج تو ہمارا تہوار ہی ابھی ہم دُکان بند کرنے والے ہین واصل نے کہا کہ ہمارے پاس جوتا سینے کے اوزار نہین ہین ورنہ ہم خود اپنے ہاتہہ سے سی لیتے اور تمہارے پاس تو اوزار موجود ہین اگر سی دوگے تو کیا نقصان لازم آئیگا جب بہت طرحسے اوسکو سمجہایا تو اوسنے کہا کہ صاحب اسمین محنت بہت ہی اگر چار آنے مزدوری دو تو خیر سی دینگے غرض واصل نے کہہ سنکر دو آنا فلوس پر اوسکو راضی کیا اور جوتا سلوا کر مولوی صاحب کی خدمت مین حاضر کیا مولوی صاحب نے فرمایا کہ مولانا یہ آپنے کیا کیا مجکو آپنے کانٹون مین گھسیٹا واصل نے کہا کہ مولوی صاحب آپ یہ کیا فرماتے ہین چند طرحسے آپ کی تعظیم مجہپر واجب ہی اول تو آپ میرے ساتہہ محبت رکہتے ہین دوسرے صاحب علم ہین تیسرے اہل صلاح و تقوی ہین چوتہے میرے مکانپر تشریف لائے ہوی ہین

گر بسگانت ز خلد خاری بپا از بہر آن	غیر نوک نشتر مژگان من سوزن مباد

قصہ مختصر مولوی صاحب عذر و معذرت کرکے اوسی روز تشریف لیگئے چند روز کے بعد پہر تشریف لائے اور واصل سے فرمایا کہ مولانا مجکو اپنا مرید کر لیجیے اور سلسلہ علیہ قادریہ مین داخل کر دیجیے واصل نے کہا کہ حضرت آپ اپنے واسطے کوئی پیر کامل تلاش کیجیے اور یہ فقیر تو ناقص آدمی ہی اپنی عمر بطالت اور معصیت مین صرف کر چکا ہی اور کر رہا ہی گویا یہ شعر میرزا جلال الدین اسیر اصفہانی غفر اللہ لہ نے اسی فقیر کی زبان سے

نظم فرمایا ہی

نسخۂ آشفتۂ دیوانِ عمر را مپرس	خط غلط معنی غلط انشا غلط املا غلط

انسان مرید اوسکا ہوتا ہی جو اپنے سے کمال زیادہ رکھتا ہو اور حال یہ ہی کہ آپ مجھ سے عمر مین زیادہ علم مین یا زیادہ عمل مین زیادہ ہین چنانچہ آپ خود فرما چکے کہ تو عنین ہی اور یہ بھی کہہ چکے ہین مصراع من خوب می شناسم پیران پارسا را پھر ایسے شخص سے بیعت کرنی عجیب بات ہی مولوی صاحب نے فرمایا کہ اب تمہاری مردی ہمارے نزدیک ثابت ہوگئی ہی واصل نے کہا کہ اگر جو تا سینے یا سلوانے سے مردی ثابت ہو تو دنیا مین جتنے چمار ہین سب کے سب مرد قرار پاوین حال آنکہ مردی دوسری چیز ہی حضرت مولانای روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین

مرد نبود آنکہ صفہا بشکند	مرد آن باشد کہ خود را بشکند

مولوی صاحب نے فرمایا کہ بس صفتِ خود را بشکند ہمنے آپ مین دیکھی لہذا آپ کی مردی کے قائل ہوے واصل نے کہا کہ حضرت۔ صفت خود شکستگی بہت مشکل امر ہی فقط اس کام سے حاصل نہین ہوتی منزل بسیار دور است مولوی صاحب نے فرمایا کہ اوس روز جو مینے آپ سے باتین کی تہین وہ محض دل لگی کے طور پر کی تہین کہ آپ اور مین چند روز ہم سبق رہے ہین اور یکجائی تو بہت روز تک رہی مین آپ کے حال سے اچھی طرح سے واقف ہون حق یہ ہی کہ اللہ تعالی نے علم اور اخلاق دونون مین آپکو آپکے اکثر بنی نوع سے زیادہ کیا ہی میری کیا حقیقت ہی حرمین شریفین کے علمای کرام اور فضلای عظام نے جو کچھ آپکی مدح مین تحریر فرمایا ہی بجا اور درست تحریر فرمایا ہی اب آپ کلام کو طول نہ دین مجکو مرید کرلین واصل نے کچھ اور باتین کرنیکا ارادہ کیا تہا لیکن مولوی صاحب ناخوش ہونے لگے آخر بدرجۂ ناچاری انہوں نے اونکو بزرگان قادریہ رحمۃ اللہ علیہم کے سلسلۂ طیبہ مین حسب قاعدۂ مقررۂ مشائخ

کرام وصوفیۂ عظام داخل کردیا مولوی صاحب نے شجرہ طلب کیا واصل نے دستخط کرکے
دیدیا اور بعدہ چند نصائح کے طریق یاد الٰہی انکے حال کے مناسب تعلیم اور تلقین کرکے یہ شعر
کسی بزرگ کا پڑھ دیا ؎

دادیم ترا زگنج مقصود نشان	گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

حکایت شہسوار مضمار عشق حقیقی ومجازی حضرت مولانا شیخ مصلح الدین سعدی
شیرازی قدس اللہ تعالیٰ اسرارہ سیر کرتے ہوے کسی شہر مین پہونچے ایک مکان کے
بالاخانہ پر کوئی لڑکی نوجوان نہایت [illegible] جمیلہ رشک مہروماہ سر برہنہ کھڑی تھی ؎

رأیت ظبیاً علی کثیب [illegible] لبلد واهلا لا
فقلت [illegible]مك فقال لؤلؤ فقلت لي لي فقال لا لا

؎

نویسد نور چشمی آفتاب آن صفحۂ رورا	سہ نو قبلہ گاہی گوید آن محراب بر درا

؎

ہم نے تجھکو جو ای قمر دیکھا	پھر کسیکو نہ آنکھہ بھر دیکھا

واضح [illegible] کہ اس رسالہ یعنے مفید الصالحین مین جسقدر اشعار خامۂ عجز نگار کی زبان پر آگئے
[illegible] سب دوسرے اساتذہ کی تصنیف مین ہان جنکے ساتھہ تصریح ہوکہ یہ اشعار واصل
کے [illegible] البتہ تصنیف واصل سمجھے جاوین ورنہ نہین واصل کے اقوال مین سے ایک
قول [illegible] ہاکہ جو شخص دوسرےکے نظم یا نثر یا مضمونکو تصنیف خود ظاہر کرے وہ نالائق دون
ہمت [illegible] تعزیر دینے کے قابل ہی ہان توارد اور اقتباس اور وہ کلام یا مضمون جسکو
ناظرین [illegible]م کرلین کہ مصنف فقط نقل کرتا ہی سرقہ مین داخل نہین ہین سے جوانمردو

وہ لوگ ہین جو اپنا کلام دوسرونکو ہبہ کر دیا کرتے ہین قصہ مختصر مولانا سعدی کی نظر جو اوس ماہ پیکر
پر پڑی تو عاشق ہو گئے جھومنے لگے اور اوس لڑکی سے فرمایا کہ اے لڑکی تو اپنا سر کیون نہین
بند کرتی ہی اوسنے جواب دیا کہ اے شخص تو اپنی آنکھہ کیون نہین بند کرتا ہی مولانا سعدی نے
فرمایا کہ مین عاشق ہون اور عاشق لوگ آنکھہ نہین بند کرتے ہین لڑکی نے جواب دیا کہ مین مست
ہون اور مست لوگ سر نہین بند کرتے ہین مولانا نے فرمایا کہ تیرا نام کیا ہی لڑکی نے کہا کہ تیرا کام
کیا ہی مولانا نے فرمایا کہ میرا کام سیاحی ہی لڑکی نے کہا کہ یہ نکتہ یاد رکھہ سیاحت مین تیرے کام آویگا

ہر کجا نقش نکو بینے برو عاشق مباش	نقش را از دل رہا کن عاشقِ نقاش باش

ع

نقش پر سعدی کبھی عاشق نہو شیدا نہو	گر تجھے کچہ عقل ہی تو عاشقِ نقاش ہو

مولانا سعدی علیہ الرحمہ چونکہ عارف اور کامل تھے یہ نکتۂ معرفت سنکر مطلب کو پا گئے اور اپنا
راستہ لیا **فقط** یہ سب حکایات مفیدہ صالحین کمترین نے مولانا اوصل سے سُنی ہین اور انکے
سوا اور بہت سی حکایتین فاضل واصل سے سنی ہوی خاکسار نامہ نگار کو یاد ہین بخوف طول
کلام ترک کرتا ہی اور جو فوائد فاضل موصوف کی زبان سے راقم الحروف نے سُنے ہین اون
مین سے بعض پر یہان اکتفا کرتا ہی **ف** عشق مجازی کی مدح بہت سے بزرگان سلف کر گئے ہین ع

دلیل عشقِ حقیقی ست عشقہای مجاز	بآفتاب رسد شبنم از نظارۂ گل

وغیرہ وغیرہ — حضرت مولانا نورالدین عبدالرحمن نقشبندی متخلص بجامی قدس سرہ
نے اپنی کتاب یوسف زلیخا مین بھی عشق مجازی کی بہت کچہ مدح فرمائی ہی اور کیونکر مدح
نہو عشقِ مجازی — عشقِ حقیقی کیواسطے نہایت عمدہ راہبر ہی وہین خیال اکثر بزرگا
رحمۃ اللہ علیہم اجمعین عشقِ مجازی مین گرفتار رہے ہین کوئی ظاہر طور پر اور کوئی مخفی

جو کتابین صوفیۂ کرام کے حالات اور مقامات مین تصنیف ہوی ہین عقلمند اگر اونمین غور فرماوے تو کتنے بزرگون کو ایسا پاویگا کہ اونکا دل فیض منزل معشوق مجازی کیطرف ملتفت نہوا ہو منطقی لوگ بہی جب اس گرداب کے چکّر مین آئے ہین تو فرمانے لگے ہین ؎

دور و تسلسل و فیہما نظر	بر حاشیۂ شمسیۂ عارض دوست

؎

طولے کہ ہیچ عرض ندارد میان تست	ای آنکہ جزو لا یتجزّی دہان تست
پس مبطل کلام حکیمان بیان تست	کردی بغمزہ نقطۂ موہوم را دو نیم

؎

بدان ای منطقی کان ہست مردود	مثالی را کہ در شرطیّہ گفتی
کہ شمس طالع و اللیل موجود	رخ و گیسوے یارم را چہ گوئی

سچ ہی المجاز قنطرۃ الحقیقۃ لیکن اس زمانہ پر فساد مین طالبانِ خدا کو وصیت کیجاتی ہی کہ ہرگز ہرگز معشوقِ مجازی مین دل نہ لگاوین معشوقِ حقیقی کے ساتھہ عشق پیدا کرین کثرتِ عبادت کو اپنا راہبر بناوین کہ جو صاحب ہوش اونکی صورت دیکھے یہ شعر اپنی زبان پر لاوے ؎

نشان ہی یہ کسی محبوب بے پروا کی چوکھٹ کا	نہین گھٹّا عبادت کا ہی ماتھے پہ اوزاہد

کیونکہ اس زمانہ مین نیت بہت خراب ہوگئی ہی پاک نہین رہی ناپاک ہوگئی ہی اور اگر کسی کی پاک بہی ہو تو بہی ناپاک ہوجانیکا بہت خوف ہی اور زمانہ سابق مین بزرگونکی نیتین طاہر تہین نفسِ امّارہ اونکا مغلوب ہوگیا تہا اور اس زمانہ مین یہ صفت بہت کم ہی لہذا یہ وصیت ہی ؎

عشق حقیقے ست مجازی مگیر	این دم ارست بازی مگیر

ف ۲ علم ظاہر کا حاصل کرنا طالبان خدا کو نہایت ضروری بغیر علم ظاہر کے علم باطن حاصل نہین ہوتا یہ قاعدہ اگر کلّیہ نہین ہی تو اکثریہ ضروری یعنے بعض اولیاء اللہ کو بغیر علم ظاہر کے جو علم باطن حاصل ہوا ہی تو وہ شاذ و نادر ہی وَالشَّاذُ کَالْمَعْدُوْمِ اسیوجہ سے کسی عارف نے فرمایا ہی ع

علم باطن ہمچو مسکہ علم ظاہر ہمچو شیر	کی شود بے شیر مسکہ کی بود بے پیر پیر

حضرت مولانا سعدی علیہ الرحمہ بہی یہی فرما گئے ہین ع

چو شمع از پئے علم باید گداخت	کہ بے علم نتوان خدا را شناخت

اور حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بطریق مرسوم علم ظاہر حاصل کرنیکی حاجت نہ تہی کیونکہ وہ تو بلاواسطہ حضرت مبدء فیاض عَمَّ نَوَالُہٗ کیطرف سے علم ظاہر اور باطن دونون تعلیم کردیے گئے حضرت خاتم الرسالت صلوات اللہ علیہ وامت کیطرف اشارہ کرکے مولانا خواجہ حافظ علیہ الرحمہ فرماتے ہین ع

نگار من کہ بمکتب نرفت و خط ننوشت	بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد

اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے اوسی نگار کی فیض صحبت سے علم ظاہر اور باطن دونون کو حاصل کرلیا کیونکہ اوس نگار کی صحبت وہ پُر تاثیر تہی کہ جسکے مقابلہ مین کیمیا اور اکسیر کی کچہ بہی حقیقت نہین واصل کے اس شعر مین اوسی نگار کیطرف خطاب ہی ع

رکہا تونے قدم جسوقت سبزی پر گلستان مین	ہم اوس سبزے کے ہر پتے کو برگ کیمیا سمجہے

اوس نگار کی صحبت اور رفاقت نے ہزارون مس قلوب کو زر کردیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ چند سال تک وہ فیض فقط قلوب ہی مین رونق افروز رہا

سینہ بسینہ منتقل ہوتا چلا آیا پھر عروس فیض کے دو حصہ ہو گئے ایک حصہ تو بجای خود یعنے قلوب ہا ہی مین محبوب پردہ نشین بنا رہا اور انشاء اللہ تعالی قیامت تک بلکہ قیامت کے بعد بھی ہمیشہ خانۂ قلوب کو منور کرتا رہے گا واصل

اَنْتَ فِیْ سِتْرٍ وَّ نَوَّرْتَ الْقُلُوْبَ	لَوْ کَشَفْتَ الْوَجْہَ مَاذَا تَصْنَعُ

اور دوسرے حصہ نے عروس زیبا کے مانند منصۂ ظہور پر جلوہ نمائی فرمائی جب ان فنون معشوقون کے حسن و جمال کا عالم مین شہرہ ہوا تو جو لوگ کہ بوالہوس اور بندۂ نفس تھے وہ تو کھانے اور پینے اور سونے اور شہوت رانی اور ناز و نعیم ہی مین گرفتار رہے اون معشوقون کے حسن و جمال کیطرف اونکا خیال ہی نگیا ہے

سر دِ غم عشق بوالہوس را ندہند	سوز دِل پروانہ مگس را ندہند
عمرے باید کہ یار آید بکنار	وین دولت سرمد ہمہ کس را ندہند

وہ لوگ تو دولت وصال سے محروم ہی رہے ہان عاشقان جانبازنے اون معشوقون کی طلب مین کمر کو باندہ دیا اور اونکی تلاش مین جہان گردی اختیار کر لی ہے

خاک چہانی کو بکو ایسی تلاش یار مین	جامہ ہستی ہمارے تن پہ میلا ہو گیا

راحت اور آرام کو یکقلم چھوڑ دیا ناز او تنعم سے بالکل منہ موڑ لیا سچ ہی ہے

ناز پرورد تنعم نبرد راہ بدوست	عاشقی شیوۂ رندان جفاکش باشد

صدہا بار ہای تکلیف سر پر رکھے اور ہزار ہا خار ہای جفا کا سامنا کیا سچ ہی ہے

خورند از برای سگلے خار ہا	برند از برای دلے بار ہا

خورد و نوش سے دست بردار ہوے خواب استراحت سے برکنار ہوے واصل

خورد و نوش کی عشق مین کسکو پروا	مگر اتباع گلو و اسیر نوہی

اور اب درمیان عاشقون کے قرار داد یہ ہوئی کہ جو شخص ان دونون معشوقون کو یعنے علم ظاہر اور باطن دونون کو حاصل کرلے وہی عاشق کامل ہی ورنہ ناقص ہی حضرت امام مالک رضی اللہ تعالی عنہ کے قول مین اسی مضمون کی تصریح ہی وہ قول یہ ہی۔ مَنْ تَفَقَّهَ وَلَمْ يَتَصَوَّفْ فَقَدْ تَفَسَّقَ وَمَنْ تَصَوَّفَ وَلَمْ يَتَفَقَّهْ فَقَدْ تَزَنْدَقَ وَمَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا فَقَدْ تَحَقَّقَ اس قول کا حاصل وہی ہی جو مذکور ہو چکا یعنے جو شخص کہ فقط علم ظاہر پر اکتفا کرے وہ ناقص ہی اور جو تنہا علم باطن پر کفایت کرے وہ گمراہ ہی اور جو شخص کہ علم ظاہر اور علم باطن دونون کو حاصل کرے وہ محقق کامل ہی پس جو لوگ کہ عاشق صادق تھے اونھون نے دونون کو حاصل کرلیا اور جو لوگ کہ عشق مین خام تھے اونمین سے کوئی تو پہلی ہی منزل مین تھک کر بیٹھ رہا اور کوئی دو منزل اور کوئی چار منزل پر پہونچکر ہمت ہی بولدیا تکلیف کا بار جو سر پر آیا بھاگ کھڑا ہوا۔ اور یہ قول جاہلون کا ہی کہ اجی علم ظاہر تو ملا لوگون کیواسطے ہی فقیر کو اوس سے کیا کام ہی مولانا واصل نے فرمایا کہ اس قول کا قائل آخر کسی سلسلہ مین داخل ضرور ہی ہوگا قادریہ مین یا نقشبندیہ مین یا چشتیہ مین یا سہروردیہ وغیرہا مین تو اوسنے اس قول سے اپنے اکثر پیران سلسلہ پر اعتراض کیا کیونکہ جملہ سلاسل کے اکثر اولیای کرام رحمۃ اللہ علیہم نے پہلے علم ظاہر مین خوب محنت کرلی ہی ایسی محنت کہ ہر علم مین صرف[1] اور نحو[2] اور لغت[3] اور معانی[4] اور بیان[5] اور بدیع[6] اور منطق[7] اور حکمت[8] اور فقہ[9] اور تفسیر[10] اور حدیث[11] اور تصوف[12] اور تجوید[13] اور اصول[14] اور کلام[15] اور عقائد[16] اور مناظرہ[17] اور سیر[18] اور تواریخ[19] وغیرہا مین مثل کوہ کے ہو گئے ہین بعد ازان علم باطن کیطرف توجہ فرمائی ہی حضرت سلطان الاولیا غوث الثقلین مولانا و مرشدنا شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی اور حضرت سلطان العارفین ابو یزید بسطامی قدس سرہ السامی اور حضرت سے زیادہ

الواصلین شیخ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا عبید اللہ احرار نقشبندی
اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی نقشبندی اور حضرت مولانا
معین الدین چشتی اور حضرت مولانا نظام الدین اولیا چشتی اور حضرت مولانا شہاب
الدین سہروردی اور حضرت مولانا جنید بغدادی اور حضرت مولانا شبلی اور حضرت
مولانا حجۃ الاسلام امام محمد غزالی اور حضرت مولانا شیخ محی الدین ابن عربی ملقب شیخ اکبر
مصنف فصوص الحکم و فتوحات مکیہ وغیرہما اور حضرت مولانا عبد الکریم جیلی اور حضرت
مولانا جلال الدین رومی مصنف مثنوی معنوی اور ان کے سوا ہزارون اولیای کرام
رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے علم ظاہر کے حاصل کرنے مین بڑا حصہ اپنی عمر عزیز کا صرف فرمایا
ہی بڑی بڑی محنتین کی ہین جب علم ظاہر مین بہت بڑے کامل اور مکمل ہو گئے ہین تب
اونھون نے فقیری اور درویشی کیطرف رجوع فرمایا ہی تو اگر فقیر کو علم ظاہر سے کام نہوتا تو یہ
سب اقطاب اور ابدال اور اوتاد اور افراد اور اولیا اور اصفیا کیون علم ظاہر کے حاصل
کرنے مین اسقدر کوشش فرماتے اولیای کرام کے حالات اور مقامات مین جو کتابین تصنیف
ہوئی ہین اونکو دیکھنے سے حال معلوم ہوتا ہی کہ علم ظاہر مین وہ کس مرتبہ پر پہونچے تھے
مثنوی معنوی کی بعض شرح مین لکھا ہی کہ حضرت مولانا فخر الدین رازی مصنف تفسیر کبیر وغیرہ رحمۃ
اللہ علیہ جب حضرت مولانا شیخ نجم الدین کبری قدس اللہ تعالی اسرارہ کیخدمت مین علم باطن
حاصل کرنے کیواسطے حاضر ہوے حضرت شیخ نے کوئی ذکر اونکو تعلیم فرمایا اور حکم دیا کہ
حجرہ مین بیٹھکر مشغولی کرو مولانا حکم شیخ بجالائے لیکن مولانا کے دل سے آواز ہیبت ناک
نکلی اسوجہ سے گھبرا گئے اور شیخ کی خدمت مین حاضر ہو کر کیفیت عرض کی شیخ نے
[illegible]ت تمھارے دل سے علوم فلاسفہ خارج کئے جاتے ہین یہ ا[illegible]

مولانا نے عرض کیا کہ حضور مین نہین چاہتا ہون کہ میرے معلومات خارج ہو جاوین حضرت شیخ نے بہت کچھ تسلی دی اور سمجھایا لیکن مولانا گھبرا کر اپنے وطن کو چلے آئے پانچ ہزار دلیلین مولانا نے جناب باری تعالی شانہٗ کی وحدانیت پر جمع کی تھین جب مرنے لگے تو شیطان نے آکر مباحثہ کرنا شروع کر دیا مولانا نے اونہین دلیلون سے اوس مردود کو جواب دیا لیکن وہ مردود لانسلم کی سپر کو آگے کر دیتا تہا مولانا نے دلین کہا کہ مین اگر شیخ موصوف کی خدمت عالی مین رہا ہوتا تو اسوقت اونکا فیض صحبت میرے کام آتا اور شیخ موصوف بغداد شریف مین اوسوقت وضو کر رہے تھے مولانا کے اوس حال پر کرامت سے مطلع ہوگئے پانی کا ایک چھینٹا زمین پر مارا اور فرمایا کہ ای فخرالدین شیطان مردود سے کہدے کہ اللہ تعالی کو ہمنے بے دلیل پہچانا ہی وہ اجلی البدیہیات ہی او سکے پہچاننے کیواسطے دلیل کی کچھ حاجت نہین ہی دلیل تو نظری کیواسطے درکار ہوتی ہی نہ ضروری کیواسطے اور ذات باری تعالی شانہٗ ضروری ہی بدیہی ہی نظری اور کسبی نہین ہی جب مولانا کو حضرت شیخ کی یہ آواز پہونچی تو اسی دلیل قوی سے شیطان کا مقابلہ کیا شیطان اس دلیل کا کچھ جواب نہ دیسکا آخر کو مغلوب ہو کر بہاگ کھڑا ہوا اور یہ کہتا گیا کہ شیخ رح نے تمہاری مدد کی ورنہ مین نے تمہارا ایمان سلب کیا ہی تہا فقط حضرت شیخ رح کی چندروزہ صحبت کا اثر مولانا فخرالدین رازی کے کام آیا کہ با ایمان دنیا سے تشریف لیگئے یہ حاصل ہی مثنوی معنوی کی شرح کا مولانا اوحل نے فرمایا کہ اس حکایت سے علم ظاہر کی برائی نہین مفہوم ہوتی بلکہ یہ بات مفہوم ہوتی ہی کہ بعد تکمیل علم ظاہر کے اہل باطن کی صحبت اکسیر خاصیت بھی حاصل کرنی ضروری ہی علم ظاہر کی اگر ضرورت نہوتی تو حضرت مولانا نجم الدین کبری رحمۃ اللہ علیہ خود کیون علم ظاہر تحصیل مین اسقدر محنت فرماتے یعنے حضرت موصوف نے مولانا فخرالدین رازی

علم ظاہر کی طلب مین کوشش فرمائی ہی کتاب مجالس العشاق مین لکھا ہی کہ حضرت علم ظاہر مین
اوس مرتبہ پر پہونچے تھے کہ جس عالم سے مباحثہ کرتے اوسپر غالب آتے اسوجہ سے سب
عالم۔ حضرت موصوف کو طامّہ کبری کہا کرتے تھے یعنے یہ بزرگ بڑی قیامت ہی پہر جب
یہ لقب حضرت کا قرار پا گیا تو لفظ طامّہ کو چہوڑ دیا فقط کبری حضرت کے نام نامی کے ساتھہ
ملاکر بولتے رہے علم ظاہر کی تکمیل کے بعد علم باطن کے حاصل کرنے کے واسطے پہلے حضرت
مولانا شیخ اسمعیل رحمۃ اللہ علیہ کیخدمت مین حاضر ہوے چندروز رہے تھے کہ دل مین
خطرہ گذرا کہ میرا علم ظاہر شیخ کے علم ظاہر سے زیادہ ہی حضرت شیخ انکے خطرے پر مشرف ہوے
فرمایا کہ بہائی تم عمار یاسر کیخدمت مین جاؤ حضرت کبری اونکی خدمت مین گئے وہان بھی یہی
خطرہ دلمین گذرا حضرت عمار یاسر قدس سرہ بہی اونکے خطرے پر مطلع ہوے فرمایا کہ تم مصر
مین حضرت روزبہان کی خدمت عالی مین جاؤ کہ وہ طمانچہ مارکے تمکو سیدہا کرینگے حضرت کبری
وہان پہونچے حضرت شیخ روزبہان رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین مراقبہ مین مشغول تھے کسی
نے حضرت کبری کیطرف التفات نکیا دوسرے لوگون سے دریافت کیا کہ شیخ کون ہی جواب
پایا کہ شیخ باہر وضو کر رہے ہین حضرت کبری باہر آئے شیخ کو دیکھکر دل مین کہا کہ تھوڑے
پانی سے وضو کر رہے ہین انکو یہ بھی نہین معلوم کہ اتنے پانی سے وضو کرنا چاہیے حضرت
شیخ روزبہان جب وضو سے فارغ ہوے تو دست مبارک۔ شیخ کبری کے روبرو جہاڑا پانی
کے قطرے جو شیخ کبری کے منہ پر پڑے تو نے خود ہوگئے اور حضرت روزبہان خانقاہ مین
جاکر دوگانہ تحیۃ الوضو پڑہنے لگے جب نماز سے فارغ ہوے تو ایک طمانچہ شیخ کبری کو مارا
اور حضرت عمار یاسر کیطرف روانہ کردیا اور ایک خط حضرت عمار یاسر کے نام لکھا اوسکا مضمون
یہ کہ تمھارے پاس جسقدر تانبا ہو میرے نزدیک بہیجدیا کرو کہ مین اوسکو زر بناکے تمھارے پاس

روانہ کردیا کرونگا پہر حضرت عمار یاسر رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ نجم الدین کبری کی تعلیم
مین مشغول ہوے — چراغ اور تیل اور بتی تو سب طیار ہی تہا فقط روشن کرنے کی
دیر تہی سو روشن کردیا پہر اس چراغ سے ہزارون چراغ روشن ہوگئے یہ وہی حضرت
شیخ نجم الدین کبری ہین جنہون نے مولانا امام فخر الدین رازی مصنف مفاتیح الغیب کو
وبیل مذکور چند منزلون کے فاصلہ سے تعلیم فرمائی تہی اور شیطان مردود کو دفع کیا تہا
اس بیان سے مقصود یہ ہی کہ حضرت امام فخر رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فقط علم ظاہر مین محنت
کرنے والے نہین تھے اونکے مرشد موصوف کا بہی علم ظاہر مین وہ حال تہا جو مذکور ہوا

بیچ ہی

علم باطن ہمچو مسکہ علم ظاہر ہمچو شیر	کی شود بے شیر مسکہ کی بود بے پیر پیر

پس طالبان خدا کو ضرور ہی کہ علم ظاہر کو اچھی طرح سے پہلے حاصل کرلین بعد ازان کسی شیخ
کامل صاحب علم و عمل کی صحبت مین حاضر ہوکر طریق یاد الٰہی سیکہین اور اسکو بہی امر ضروری
جانین اور جاہلون کی خرافات کیطرف التفات نکرین

پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانی	کہ یکدم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی

اور واضح ہو کہ علم ظاہر کی طلب مین جو وقت گذرتا ہی وہ بہی عبادت اور باخدا بودن مین
داخل ہی خارج نہین ہی اور تعلیم علم ظاہر تو عبادت سے ہزارہا مرتبہ افضل ہی اور علم ظاہر
سے وہ علوم مراد ہین جنکے نام اوپر مذکور ہوچکے ہین اور یہ سب اوسوقت ہی کہ جب نیت نیک
ہو فافہم وباللہ التوفیق ف ٣ شریعت اور طریقت دونون کے معنی لغت مین راہ کے ہین
اور صوفیہ کرام کی اصطلاح مین قالب کے معاملات کو شریعت کہتے ہین اور قلب سے کے
معاملات کو طریقت — شریعت متعلق ہی قالب کے ساتھ اور طریقت کو تعلق ہی دل کے

ساتھہ۔ مثلاً اعضای ظاہری کو نجاست سے بچانا شریعت ہی اور دل کو اخلاق بد سے
پاک کرنا طریقت ہی۔ اخلاق بد بہت سے ہین منجملہ اونکے بعض یہ ہین کبر و غرور و تکبر
و عجب و بغض و کینہ و حقد و حسد و ریا و سمعہ و بخل و طول امل و حب جاہ و حرص و طمع
وغیرہ یا مثلاً نماز مین قبلہ رخ کھڑا ہونا شریعت ہی اور دلکو معبود برحق کیطرف متوجہ کرنا
طریقت ہی **اور حقیقت** عبارت ہی مشاہدۂ انوار غیب سے جب سالک کا قدم کوہ شریعت
اور طریقت دونون پر مضبوط جم جاتا ہی تو اوسوقت نور حقیقت اوسکے دل پر منکشف ہوتا ہی
اسی انکشاف کو حقیقت کہتے ہین جب تک کہ سالک کو شریعت اور طریقت دونون پر استقامت
نہین ہوتی نور حقیقت اوسپر منکشف نہین ہوتا شریعت بغیر طریقت کے ناقص ہی اور طریقت
بغیر شریعت کے ضائع ہی ایک سے کام نہین چلتا شریعت اور طریقت دونون پر عمل کرے
تو اوسوقت نور حقیقت دل پر کھلے اور یہ قول ملحدونکا ہی کہ اہل طریقت کو شریعت پر چلنے
کی حاجت نہین ہوتی یہ سفہا اسقدر نہین سمجھتے ہین کہ جب انبیا علیہم الصلاۃ والسلام
سے شریعت ساقط نہوئی تو پہر اولیا سے کیونکر ساقط ہوگی ولی کتنا ہی بڑے رتبہ پر پہونچے
لیکن نبی کے مرتبہ کو نہین پاتا شرح عقائد نسفی وغیرہ عقائد کی کتابون مین لکھا ہی کہ کوئی
بندہ اوس مرتبہ پر نہین پہونچتا کہ اوس سے امر اور نواہی ساقط ہو جاوین کتاب ہدایت
الاولیا مین لکھا ہی کہ شریعت مثل کشتی کے ہی اور طریقت مثل دریا کے اور حقیقت مثل موتی
کے جب تک کہ کشتی مین سوار ہو کر دریا مین نجاوے اور غوطہ نہ لگاوے موتی نہین ہاتھہ
آنے کا یعنے جب تک کہ سالک شریعت اور طریقت دونون پر عمل نہین کرتا حقیقت کو
نہین پہونچتا **اور معرفت** کے معنے لغت مین پہچاننا اور اصطلاح مین کہتے ہین حق سبحانہ
کی ذات اور صفات کے پہچاننے کو واضح ہو کہ حق سبحانہ کی معرفت کا دریا نا پیدا کنار ہی مخلوقات

مین سے ایک نے بھی اوسکی تھاہ نہین پائی ہے

دوربینانِ بارگاہِ الست	غیر ازین پی نبردہ اند کہ ہست

فقط اسیقدر جانا ہی کہ ذات اوسکی واحد ہی کوئی اوسکا شریک نہین ہی جملہ عیوب اور نقائص سے منزہ ہی اور جمیع صفات کمال کے ساتھہ موصوف ہی مولانا واصل نے اسی مضمون کو کیا عمدہ طریق سے نظم فرمایا ہی واصل

جانان تو شہنشاہی بر کشور یکتائی	بر تخت ہمہ خوبی حقا کہ تو تنہائی

اَللّٰھُمَّ زِدْہُ الْعِرْفَانَ وَاَدِمْتُہٗ عَلَے الْاِیْمَانِ پہر اس جاننے کے بہت سے مراتب ہین مولانا واصل نے اپنی دوسری کتاب مین اسکی کسیقدر تفصیل کی ہی یہان اوسکی گنجائش نہین دیکھتا — وعلی ہذا القیاس حق سبحانہ کی صفات کو پہچانا ہی کہ دانا ہی بینا ہی شنوا ہی قادر ہی قوی ہی وغیرہ وغیرہ اس بیان کی بہی انتہا نہین ہی تفسیر کبیر مین لکھا ہی کہ انسان کی آنکھہ مین جو اللہ تعالے کی حکمتین ہین حکیم جالینوس نے اونکے بیانمین ایک بڑی کتاب تصنیف فرمائی لیکن ایک رگ کی حکمتون کا ذکر چھوڑ گئے بخل کی راہ سے تا دوسرا کوئی شخص اون حکمتون پر مطلع نہو حکیم موصوف کو خواب مین حکم ہوا کہ اوس رگ کی حکمتونکا ذکر تو نے بالکل نکیا حکیم ممدوح جب خواب سے بیدار ہوے تو اوس رگ کے بیان مین ایک کتاب اور تصنیف فرمائی غرض کہ حکیم موصوف نے حکم اور منافع چشم کے بیانمین دو کتابین تصنیف کین فاضل واصل نے تفسیر کبیر کی یہ حکایت بیان کر کے فرمایا کہ حکیم موصوف کی نظر فقط یہین تک پہونچی تھی کہ اونھون نے دو کتابین چشم کی حکمتون مین تصنیف فرمائین اور جس حکیم اور جس عارف کو حکمت اور معرفت کا حصہ بارگاہ حضرت واہب العطیات جل عظمتہ و برہانہ سے زیادہ عطا ہوا ہی تو اونمین سے کوئی تین کتابین چشم کی حکمتون مین لکھے

تصنیف کرسکتا ہی اور کوئی چار کتابین تالیف کرسکتا ہی اور کوئی پانچ کتابین اور کوئی دس کتابین بنا سکتا ہی وعلے ہذا القیاس ہر حکیم اور ہر عارف کا بیان اور ادراک بمقدار اپنی حکمت اور معرفت کے کم و بیش ہی اور معرفت کے دریا کی انتہا تو ہی نہین جو کہا جاوے کہ فلان آخر تک پہونچا کوئی اوس دریا کے کنارے پر ہی رہگیا اور کوئی ایک قدم اندر گیا اور کوئی دو قدم اور کوئی تین قدم اسیطرح ہر حکیم اور ہر عارف نے اوس دریای ناپیدا کنار کی شناوری مین اپنا اپنا زور لگایا آخر کو سب کے دم ٹوٹ گئے چھکے چھوٹ گئے - آواز ہ مَا عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ بلند ہوا اور اس قول کا قائل درگاہ خدا مین پسند ہوا اور جو شخص کہ ایمان نلایا مسلمان نہوا اوسنے تو معرفت کے دریا کا کنارہ بھی نپایا وَالعِیَاذُ بِاللّٰہِ مِنْہُ کوئی بزرگ گلزار کیطرف سیر کرنے کیواسطے جاتے تھے دوسرے بزرگ راہ مین ملے پوچھا کہ آپ کہان جاتے ہین فرمایا کہ گلزار مین صَنعتِ باری تعالی دیکھنے کیواسطے جاتا ہون راہ والے بزرگ نے کہا کہ جناب آپکے ایک ایک بال مین اور ایک ایک ناخن مین اور ایک ایک انگلی مین باری تعالی کی جو بیشمار صنعتین ہین اونمین تو آپ غور فرمائے ایک ایک بال آپکا باری تعالی کی صنعتونکا ایک ایک گلزار ہی پہلے ان گلزارونکی تو سیر فرمائیے کہ آپکو گلزار جہان کی سیر سے بے پروا کردے ؎

ستم ست اگر ہوست کشد کہ بسیر سرو و سمن درآ	تو ز غنچہ کم ندمیدۂ درِ دل کشا بچمن درآ

مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ کے یہی معنی ہین اسکی تفصیل احیاء العلوم اور کیمیای سعادت اور قوت القلوب وغیرہ مین تھوڑی سی مرقوم ہی جسکو شوق ہو کتب موصوفہ مین دیکھے آیہ شریفہ بسم اللہ الرحمن الرحیم مین ۱۹ احرف ہین حضرت مولانا شیخ عبد الکریم جیلی رحمۃ اللہ علیہ نے آیہ موصوفہ کی تفسیر مین بڑی بڑی ۱۹ کتابین

تصنیف فرمائی ہین ہر حرف کی تفسیر مین ایک مجلد کلان ۔ قاعدہ تصنیف کا یہ تہا کہ جب صحرا کیطرف آپ جاتے اور وہان کسی جگہہ بیٹہہ جاتے خدام کاغذ اور قلم اور دوات سامنے حضرت کے رکھدیتے حضرت لکھنا شروع کردیتے چند جز لکھڈالتے پھر وہ اجزا اور قلم و دوات چھوڑکر اوٹھہ کھڑے ہوتے اور کہین اور جا بیٹھتے خدام وہان اشیای مذکورہ لیجاکر سامنے رکھدیتے حضرت پھر قلم اوٹھاکر لکھنا شروع کردیتے ۔ اسطرح تصنیف ہوا کرتی تھی کتاب انسان کامل حضرت موصوف کی تصنیف مصر مین چند بار مطبوع ہوچکی ہی اس کتاب کا رنگ فصوص اور فتوحات کے رنگ سے ملتا ہوا ہی اور ۱۹ کتب مذکورہ کے حال کو بھی ویسا ہی سمجھنا چاہیے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا کہ ہر حکیم اپنی حکمت کے مقدار لکھتا ہی اور ہر عارف اپنی معرفت کی موافق سمجھتا ہی فافہم ؁

ای برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم	وز ہرچہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت و بپایان رسید عمر	ما ہمچنان در اوّل وصف تو ماندہ ایم

ف ای عزیز دنیا کی طلب مین اپنا دین برباد مت کر ہم یہ نہین کہتے کہ تو معاش تلاش نکر نوکری نکر تجارت نکر زراعت نکر مزدوری نکر حرفہ اختیار نکر بلکہ یہ کہتے ہین کہ تو یہ سب کچہ کر لیکن اوس طریق پر کر کہ تیرا دین برباد نجاوے نماز ترک نہو جمعہ اور جماعت نچھوٹے بلاوجہ شرعی تجہ سے کسی جاندار کو رنج نہ پہونچے کسیکا حق تلف نہو بھائی یہ دنیا چند روزہ ہی راحت سے بھی گذر جاتی ہی اور تکلیف سے بھی گذر جاتی ہی پس اس مسافرخانے کی راحت دو روزہ کیواسطے تو کیون اپنے دین کے گھر کو جہان ہمیشہ رہنا ہی غفلت اور معصیت اور حسد اور عداوت اور بدگوئی اور غلیبت کی آتش سے جلاکر ویران کرتا ہی اب بھی کچہ نہین گیا ہی توبہ کرکے راہ مستقیم پہ چلنا شروع کردے **ف** موت بہت جلد آتی ہی اپنی جوانی اور تندرستی پر

اعتماد نکر نیک کامون سے آخرت کا توشہ بہت جلد طیار کرلے ورنہ موت بات کرنیکی بھی فرصت نہ دیگی فقیر کی یہ بات یاد رکھہ ورنہ افسوس کریگا اور اوسوقت افسوس کرنا کچہ کام نہ آویگا فقط راقم الحروف مولانا واصل کے ملفوظات مین سے اسیقدر پر یہان اکتفا کرتا ہی اور اب وہ باتین جو متعلق اس کتاب سے ہین معرض عرض مین لاتا ہی ١ بارگاہ عالی جناب باری تعالی شانہ کے افضال سے امید رکھتا ہون کہ اوسکے لطف وکرم اور احسانات پیہم کی مدد سے ناظرین کو یہ رسالہ مختصرہ علم تصوف اور اخلاق کی بڑی بڑی کتابون سے بے پروا کردیگا انشاء اللہ تعالی ٢ نامہ نگار کی تحریر مین جو قصور ہو اہل کمال اوسکی اصلاح فرماوین ورنہ بذیل عفو چھپاوین ٥

شنیدم کہ در روز امید و بیم	بدان را بہ نیکان ببخشد کریم
تو نیز ار بدی بینی اندر سخن	بخلق جہان آفرین کار کن

٣ فاضل واصل نے فرمایا کہ میری طرف سے ناظرین صاحبان تمکین کی خدمت گرامی مین بعد سلام ودعا کے عرض کردو کہ میرا جو قول اور فعل نیک ہو اوسپر عمل کرین اور جو بد ہو اوس سے دور رہا کین کیونکہ مین علم مین نہایت ناقص ہون اور عمل مین بالکل قاصر ہون اسوجہ سے مجکو کمال تعجب ہی کہ حرمین شریفین اور بغداد اور ہندوستان کے علماء کرام اور فضلاء عظام دامت فیوضہم الی یوم القیام نے میرے رسائل مختصرہ پر کیا سمجھکر بڑے بڑے الفاظ تحریر فرما دئے اسکے سوا کوئی وجہ ذہن مین نہین آتی ہی کہ یہ خود اونکی لیاقت ہی اور اونکی کرامت ہی ہان حضرت مجیب الدعوات عم نوالہ کی بارگاہ عالی مین دعائین بہت مانگا کرتا ہون کہ اے میرے پروردگار مجکو اور میرے کلام کو مقبول کرلے پس ناظرین غفر اللہ لہم اجمعین کیخدمت سراپا برکت مین عرض رسان ہون کہ واصل عاقل

اور سکندر جاہل کے اقوال ناشایستہ کی عیب پوشی کرین اللہ جل شانہ اونکی عیب پوشی
کریگا اور جاہل مذکور کے افعال مذمومہ کیواسطے درگاہ خدا جل
و علا مین دعا مانگین کہ توبہ نصوح اور اعمال صالحہ کی توفیق اوسکو مرحمت کیجاوے اور خاتمہ
اوسکا بخیر ہو اللہ تعالی اس دعا کے عوض اونکو ثواب عظیم عطا کریگا فقط و السلام مع الاکرام
ف ۴ یہ رسالہ یعنے مفید الصالحین ۱۳۱۰ھ تیرہ سو دس ہجری مین ماہ ذی القعدہ جزیرہ
معمورہ بمبئی مین تصنیف ہوا اور اسی سال مین مکرمی مولوی احمد حسین صاحب مدظلہ نے
اپنے اُستاد یعنے واصل کے اشعار کو جابجا سے تلاش کر کے مرتب فرمایا مجموعۂ اشعار فارسی
و اردو کا نام **صحیفۂ عشق** رکھدیا اور مجموعہ اشعار عربی کا نام **معیار البلاغۃ** مقرر کیا واصل
کے اشعار بہت سے تلف ہو گئے ورنہ زیادہ ہوتے اور فتاوای مسائل شرعیہ بھی بہت سے
ضائع گئے جسقدر کہ دستیاب ہوے مین اونکو بھی مولوی احمد حسین صاحب شاگرد مولانا واصل
نے جمع کیا ہی مسائل شرعیہ کے مجموعے کا نام **تنقیح المسائل** رکھا ہی اور مسائل شعریہ ادبیہ
کے بھی دو چار فتاوی بہم پہونچے ہین اور اِنکے سوا علوم مختلفہ مین بہت سے مسودات بعض
تمام اور بعض ناتمام دستیاب ہوے ہین اللہ سبحانہ اونکے طبع کا سامان مہیا کردیگا تو ناظرین
کے ملاحظہ مین گذرین گے **ف ۵** فاضل واصل کے شاگردون نے دو کتابین طویل اپنے
اُستاد کے حالات اور ملفوظات مین طیار کی ہین ایک زبان فارسی مین اور دوسری عربی
مین فارسی والی کا نام **یادگار ابرار** رکھا ہی اور عربی کتاب کا نام **ارشاد الواصل الی
طریق الکامل** مقرر کیا ہی یہ دونون کتابین چونکہ شاگردون کیطرف سے لکھی گئی ہین اونکو نہ ملاحظہ نے خار مغیلان ہو
کہ شاگرد سعید اور مخلص بہ رجب اپنے اُستاد یا مرشد کا حال لکھتا ہی تو بہ
بغایت تکریم سے لکھتا ہی بڑے بڑے الفاظ اپنے اُستاد اور مرشد کی نسبت گو و و اقع مین

کچہ بھی نہو استعمال کرتا ہی عیوب کو نہین لکھتا اور ذرا سے ہنر کو بہت بڑا ظاہر کرکے بیان کرتا ہی
اور ہر چند کہ یہ امر شاگرد اور مرید کی سعادت مین محسوب ہی لیکن واصل کی طبیعت کو چونکہ خلاق علے
الاطلاق نے آزاد مخلوق کیا ہی لہذا اون دونون کتابون کا اسقدر مبالغہ واصل کو پسند نہ آیا
اور یہ خاکسار نامہ نگار فقیر دعاگوی دور و نزدیک معروف بشیخ داؤد پوتریک عَفَى اللهُ
تَعَالٰی عَنْ سَیِّاٰتِہٖ وَوَفَّقَہٗ لِمَرْضِیَّاتِہٖ متوطن جزیرۂ معمورۂ بمبئی چونکہ واصل کی
خدمت مین نے تکلف ہی اسوجہ سے اصلی حال کو قلم بند کیا اور مبالغہ اور تکلف کو دخل نہین
دیا اور احباب کی فرمائش بھی اسیطور پر تھی کہ فاضل واصل کا اصلی حال لکھو تکلف اور مبالغہ
کو راہ ندو والحمد للہ علی احسانہ کہ واصل نے بھی اس فقیر کی سادہ تحریر کو پسند فرمایا اور سچی بے رعایت
تقریر کو قبول کرکے خلعتِ تحسین و آفرین عطا کیا فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ــــ فاضل واصل نے
ایک مناجات منظوم میرے پاس روانہ فرمائی اور خط مین یہ لکھہ بھیجا کہ اس مناجات کو مجموعۂ
ہذا کے آخر مین لکھیے اور اوسکے اول اور آخر بسملہ اور حمد و صلوۃ بھی لکھہ دیجیے کہ اذکار شریفہ
کی برکت سے بہت جلد امید مقبولیت کی ہی انشاء اللہ تعالی پس نامہ نگار اونکی ہدایت کے
مطابق مناجات مصنفہ واصل کو یہان لکھتا ہی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا یُغِیْثُ الْمَلْھُوْفَ سِوَاہُ ✠ فَقَدْ قَالَ اَمَّنْ یُّجِیْبُ

✠ وَاَتَوَسَّلُ اِلَیْہِ بِحَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ مَنِ اصْطَفَاہُ

فَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْہِ وَعَلٰی
جَمِیْعِ مَنْ وَّالَاہُ

بحر ہزج	مناجات وصل	مثمن سالم

تری درگاہ مین مقبول یارب میرا دیوان ہو
پسند احمد مرسل قبول اہل عرفان ہو

مرا ہر شعر اہل دل کو حظ بیکران بخشے
ترقی بخش عشق خاطر عشاق یزدان ہو

وظیفہ انس و جان کا ہو مرا ہر قول ای مالک
مرا ہر شعر تعویذ گلوی حور و غلمان ہو

کلام نثر بھی مقبول ہو درگاہ مین تیری
مرا ہر لفظ و ہر مضمون پسند ہر سخندان ہو

مری اقوال سے مخلوق کو خالق ہدایت کر
مری تصنیف ای معبود من شیخ عزیزان ہو

سخن کو میرے وہ تاثیر دے ای ہادی مطلق
کہ فاسق متقی ہو اور ہر کافر مسلمان ہو

سنے جو قول میرا اوسکو تیرا عشق ہو جائے
اطاعت مین تری سرگرم ہو اور تیرا جویان ہو

ہری گلگشت انظار حسینان دو اسما اسمین
مری تصنیف کا گلزار رشک ہر گلستان ہو

مری تصنیف کو یارب نگہہ رکھہ چشم بدبین سے
مری ہر قول کے ہمراہ تیرا لطف ہر آن ہو

حسد سے جو کہ دیکھے اوسکو بھی ہادی ہدایت کر
کہ راہ نیک پر آجای غمخوار غریبان ہو

عطا ہو خلعت خلت تری درگاہ سے مجکو
تن و جان میرا تیری راہ مین صدقے ہو قربان ہو

میان میرے یہ واصل بھی ترا مقبول ہو جائے
اساءت اوسکی تیری فضل سے محسوب احسان ہو

نہ غافل ہو مری یہ جان تیرے ذکر سے اک دم
مرا ہر موی تن ہر دم میان تیرا ثنا خوان ہو

سحاب چشم سے برسین ہمیشہ اشک کے گوہر
مرا یہ دیدۂ پرنم بہار ابر نیسان ہو

خدا کی عشق مین روتا رہون مین رات دن ہر دم
مرا ہر اشک خونین حسرت لعل بدخشان ہو

رہون مین دوڑتا تا مرگ راہ حلم مولی مین
نہ عائق رہزنان ہون مجکو نے خار مغیلان ہو

مری اقوال اور افعال کل صرف عبادت ہون
مرا مال و تن و جان سب نثار کوی رحمن ہو

مری تبرید ہو آب تپ عشق الٰہی سے
خدا کے درد کی شربت سے میرے دل کا درمان ہو

خدا کا ذکر جانکا ورد یا قوت اوسکا ہو ہر دم	رگ جان غیرت سر رشتۂ تسبیح مرجان ہو
رہوں دنیا مین جلتا نارِ عشق ربِ اکبر مین	چلوں جب آخرت کو ساتھہ میرے نور ایمان ہو
دعا واصل کی سب مقبول درگاہِ الٰہی مین	طفیلِ پنجتن شیخین عثمان غوث جیلان ہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَصَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ فِیْ کُلِّ اٰنٍ وَّحِیْنٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ فقط

تمام شد رسالہ مفید الصالحین بعون اللہ ذی القوۃ المتین

قطعۂ تاریخ ترتیب رسالہ صحیفہ عشق مستخرجہ خامہ فاضل علام جناب مولانا مولوی محمد نصیر الاسلام صاحب متوطن سلہٹ شاگرد و مرید حضرت مولانا واصل دامت برکاتہما

بحر خفیف مسدس مخبون محذوف مقطوع

شد مرتب کلامِ مرشدِ ما	آنکہ بو دست عاشق صادق
سالِ ترتیب آن نوشت نصیر	جلدِ دیوانِ عاشقِ خالق

۱۳۱۰ ہجری

قطعۂ تاریخ تصنیف رسالہ مفید الصالحین بر آوردہ کلک محقق قوانین عربی و فارسی جناب مولانا مولوی محمد سردار خان صاحب کانپوری شاگرد مولانا واصل مدظلہما

بحر ہزج مسدس مقصور و محذوف

مفید الصالحین چون یافت تصنیف	شده در حسن خود معشوق یکتا
فرید خسته راشد فکر تاریخ	بگفتا سال او تسخیر دلہا

١٤١٠ ہجری

استفتاء

مایقول علماء علم الادب ٭ ومھرۃ کلام العرب ٭ دام فیضھم بعنایة الرب فی شعر زید ھذا ؎

قال خالد لبعض احبابه	رح الی الشیخ قم علی بابه

صحیح ام لا واعترض علیه بکر بانه لایجوز سقوط اعراب خالد لانه فی وسط الشعر وذا غیر جائز اجابه زید بانه جاز للشعراء رعایة لوزن الشعر ویجوز للشاعر ما لا یجوز لغیره وھذا من الرخص التی نظمها الزمخشری فقال ؎

ضرورة الشعر عشر عد جملتها	وصل وقطع وتخفیف وتشدید
مد وقصر واسکان وتحریك	ومنع صرف وصرف تم تعدید

وقد اطلق فیه الاسکان وغیره من غیر قید الوسط وغیره قال بکر ما جوزه الزمخشری من الاسکان اراد به اسقاط الحرکة المتوسطة [illegible]ر بالتحریك فانه اذا جاء فی الشعر بالتسکین جاز لا اسقاط اعراب [illegible] قال زید ذکره الزمخشری مطلقا قال بکر مراده مقید قال [illegible] العقل جواز اسقاط الحرکة الاصلیة وعدم جواز

اِسقاطِ العارضیّۃِ علیٰ انہ جاء فی کلامِ البُلغاءِ اسقاطُہما اَمّا الاوّلُ فقد سلّمتہ لیس علینا الاتیانُ بالشاھدِ علیہ واما الثانی ففی الدیوان المنسوبِ الی حضرۃ علیٍّ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہُ ع توسّلْ بِالنَّبِیْ فی کُلِّ خَطْبٍ ؎ اُنظُرْ لفظَ النبیّ فانہ مع قطعِ النّظرِ عن سقوطِ اعرابہ الحرفُ ایضًا ساقطٌ فی التقطیعِ لانّ النبیَّ علی وزن فَعِیْلٍ یاؤُہ مشددۃٌ قال بکرٌ جازَ تخفیفُ المشددِ وسقطتِ الحرکۃُ بِتَبعِیّتِ الحرفِ و لایجوز سقوطُہا استقلالًا قال زیدٌ من العجائبِ انہ یجوز عندکم سقوطُ الحرکۃِ مع الحرفِ جمیعًا ولایجوز سقوطُہا وحدَہا قال بکرٌ نعَمْ عندی ھٰکذا قال زیدٌ ایُّ دلیلٍ علیہ قال بکرٌ ما رایتُہٗ فی شیءٍ مِّنَ الکُتُبِ قال زیدٌ عدمُ رُؤْیتِك ایاہ لیس دلیلًا علیہ وقد قال المتنبی ؎

اِذا شاءَ اَنْ یلْھُوْ بِلحیۃِ اَحمقٍ | اراہ غباری ثم قال لہ الحق

فانہ اَسقطَ الاِعرابَ عن یلھو لضرورۃِ الوزنِ قال الشارحُ العکبریُّ فی شرحِ ھذا البیت **اَسقطَ الاِعرابَ عَنْ یَلْھُوْ ضرورۃً** وقد جاء زید بالشواھدِ الاُخَرِ علیہ قال بکرٌ لایطمئنُّ قلبی بمثلِ ھذہ النظائرِ ولایزول بھا الشك عنہ فقط وغرضی من ھذا التطویلِ اَنّ سقوطَ الحرکۃِ الاِعرابیّۃِ جائزٌ عندَ البُلغاءِ املا بیِّنُوْا تُوْجَرُوْا

الجوابُ ھوالملھمُ للصّواب

اعلم اَنّ الادباءَ یُسمّون ھذا الاسکانَ الوقفَ فی موضعِ الوصلِ یجتنب منہ حتی الامکانِ ؎ ویجوّزونہ للضرورۃِ فی بعضِ الاحیانِ ؎ وق

الرُّخَصَ الباقيةَ التی نظمها صاحبُ الکشاف تاب علیہ ذوالمنن والأعطاف
وعلی کل رخصةٍ شواهدُ توجَدُ فی کلامِ البُلَغاء ۔ ولعلَّ بکراً لم یتتبّع
دواوینَ العربِ العرباء ۔ حیث یتکلم کلاماً یضحکُ منه الصبیان ۔
فضلاً عن العلماء الاعیان ۔ **فی دیوان الحماسة** قال ابن الدمینة

اَلَا لَا اَرَی وَادِی المِیاهِ یُثِیبُ	وَلَا النَّفْسُ عَنْ وَادِی المِیاهِ تَطِیبُ

فانه اسکن الیاء من الوادی فی المصراع الاول لضرورة الوزن والشعر المذکور
مسطور فی الصحیفة ۔ ۱۷۰ المجلد الثالث من شرح دیوان الحماسة للشیخ
الخطیب التبریزی تغمّده الله تعالی برحمته المطبوع فی بولاق مصر

وفی دیوان ابی الطیب المتنبّی

رَوَامِی الکِفَافِ وَکَبْدِ الوِهَادِ	وَجَارِ البُوَیْرَةِ وَادِی الغَضَی

قال العلامة العکبری رحمه الله تعالی فی شرح هذا البیت روامی حالٌ
واسکن الیاء ضرورةً وهو کثیر فی اشعار العرب ومنه بیت الحماسة ۔ الا
لا اری وادی المیاه یثیب ۔ الصحیفة ۔ ۲۷۰ ۔ الجزء الاول من شرح التبیان
المطبوع بالمطبعة العامرة الشرفیة سنة ۱۳۰۸ هجریة ۔ علی صاحبها
افضل الصلوة وازکی التحیة ۔ والقولُ بانّه جاز سقوطُ الحرکة الاصلیة
ولم یجز سقوطُ العارضیة باطلٌ وخرعبیلٌ ۔ لا یتفوّه به الا متعسّفٌ
او علیلٌ ۔ والله سبحانه اعلم وعلمه اتم واحکم فقط حرره احقر العبید المدعو
بالحمید احد تلامیذ مولانا شاه محمد سکندر واصل لخالصفوری دام
المعنوی والصوری ۔ الجواب صواب والله سبحانه اعلم

وعلمہ احکم کتبہ الفقیر الشہیر بمحمد سکندر واصل
اَصلَحَ اللهُ حَالَہٗ فِی العَاجِلِ
وَالْاٰجِلِ

استفتاے شعر عرفی

علماے فنون عربیہ وفارسیہ وفضلاے علوم عقلیہ ونقلیہ کی خدمت سراپا برکت مین التماس ہی کہ اس شعر عرفی کا مطلب اور شرح بیان شافی اور کافی کے ساتھہ جو وزن شعر اور الفاظ فارسیہ اور اصطلاحات منطقیہ کو بھی واضح کردے تحریر فرماوین بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا ـ شعر ـ محبت درس معنی گو بدیا افلاطون مطلب کو + کہ صغری خندد وکبری فرو گرید بہ برہانش ـ

الجواب ہو الملہم للصواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حامدا ومصلیا ومسلما مطلب شعر مذکور کا یہ ہی کہ محبت کو مدرس قرار دیکر ناظم نازک خیال ارشاد فرماتا ہی کہ وہ مدرس اپنے مدرسہ مین کہ وہان معارف باطنہ کا درس دیا جاتا ہی اور اطفال عقل وفہم وہوش کی مطلقا وہان تک رسائی نہین درس کیفیت باطن کا دیتا ہی افلاطون مطلب کہان ہی جو اوسکا مطلب دریافت کرنے کے واسطے دلیل کے قضایا کو مرتب کرے اور اوسکی اس ترتیب برہان پر کہ فعل عبث ہی قضیہ اولی یعنے صغری استہزا خندہ کرے (جملہ فعلیہ مقدرہ ۱۲) اور اوسکی اس فکر ناقص پر قضیہ ثانیہ یعنی کبری ترحما رو دے کہ کیسی اس شخص کی فکر ناقص ہی کہ ایسے مضمون کے فہم کا ارادہ رکھتا ہی واکتساب نہین ہی نہ فائدہ ہمکو ترتیب دیتا ہی اپنی اوقات ضایع کرتا ہی اور ہماری بھی خرابی کرتا ہی

سمجھتا نہین ہی کہ مضمون محبّت کو عقلا ی ظاہر بترتیب مقدمتین دریافت نہین کر سکتے
اس لئے کہ محبّت ایک کیفیت قلبی و باطنی اور امر وہبی و لدنّی ہی جسکو ارباب نفوس
زاکیہ اور اصحاب قلوب صافیہ پاتے ہین اور پابندان دلائل عقلیہ اوسکو موجب زوال عقل
بتاتے ہین پس عرفی عارف کیفیت محبّت اسی مضمونکو بطور استعارہ اس شعر مین افادہ فرماتے
ہین کہ مدرس محبت بزبان حال درس دیتا ہی اور تعلیم کرتا ہی کہ محبّت امر معنوی و وہبی ہی صوری
و کسبی نہین کہ حکیم افلاطون برہان یعنے فکر و ترتیب مقدمتین سے مطلب اوسکا اکتساب
کر سکے بلکہ خود ہی مقدمتین اوسکے یعنے صغری و کبری اوسکی نادانی و تضییع اوقات پر
استہزاءً خندہ شماتت اور ترحماً گریہ تعزیت کرینگے کہ وہبی کو کسبی سمجھا ہی لدنّی کو تحصیلی تصور
کیا ہی نادان ہی نے عرفان ہی ۔ افلاطون مطلب مین گو ظاہراً اضافت بیانی معلوم ہوتی
ہی مگر اضافت تخصیصی قرار دینا مناسب تر ہی اور افلاطون مطلب سے مراد جوئیندہ مطلب
ہی اور لفظ کو بضم کاف تازی و واو معروف حرف استفہام ہی بمعنی کہان اور کاف سر مصراع
کو عاطفہ رکھنا تعلیلی اور بیانی ثابت کرنے سے بہتر ہی کما ہو ظاہر علی الماہر پس ہر دو جملہ
متاخرہ معطوف اور جملۂ فعلیہ مقدرہ جسکے طرف ہم ابھی توضیح مطلب شعر مین اشارہ
کر چکے ہین معطوف علیہ اوسکا ہی حاصل مطلب شعر مذکور کا زبان عربی مین یون بیان کیا
جاویگا اَلْمَحَبَّةُ تُدَرِّسُ کَیْفِیَّةَ الْبَاطِنِ اَیْنَ مُسْتَدْرِكُ الْمَطْلَبِ
فَیُرَتِّبُ الْمُقَدَّمَتَیْنِ لِدَرْكِهٖ وَتَضْحَكُ مِنْ بُرْهَانِهِ الصُّغْرٰی
وَتَبْكِیْ عَلَیْهِ الْکُبْرٰی اور فارسی مین توضیح اوسکی یون کیجاویگی محبّت درس
کیفیت باطن میدہد جوئیندہ مطلب کجاست کہ ترتیب دہد ہر دو مقدمہ را برای حصول آن
[illegible] بر انش خندد و کبری بر آن گرید اور اردو مین تو حاصل اوسکا اوپر مذکور ہو چکا اور کاف

عطف کا فارسی مین مستعمل ہونا محققانِ علمِ فارسی پر روشن ہی اور یہ شعر بحر ہزج مثمن سالم مین
ہی ارکان اوس کے مفاعیلن ہشت بار تقطیع یہ ہی محبت در مفاعیلن بِس معنی گو مفاعیلن
یدا فلاطو مفاعیلن نِ مطلب کو مفاعیلن کہ صغری خن مفاعیلن دَ دُو کبری مفاعیلن
فر و گر ید مفاعیلن بَبُر ہانش مفاعیلن ـــ اور صُغری و کُبری و برُہان یہ سب اصطلاحات
منطق کے ہین اسکی تفصیل کی اگر تصریح کیجاوے تو ایک دفتر چاہیئے صرف واسطے تفہیم
مطلب مذکور کے ایک اشارہ کیا جاتا ہی کہ جب کوئی مضمون دشوار نامعلوم ہوتا ہے تو
اوسکے دریافت کرنیکے واسطے دو قضیون یعنے دو جملون معلوم کو موافق اُون شرائط
کے جو منطق مین مذکور ہین ترتیب دیتے ہین اُولی کو جو موضوع قضیہ مطلوب یعنے
محکوم علیہ پر شامل ہو صغری اور ثانیہ کو جو محمول مطلوب یعنے محکوم بہ پر شامل ہو کبرے
کہتے ہین اور مُقدّمتین بھی انہین سے عبارت ہی واسطے تفہیم اون لوگون کے جو
اصطلاحات منطقیہ سے مناسبت نہین رکھتے ہین اسیقدر کافی ہی کیونکہ موافق قاعدہ
مُروّجہ قوم اگر یہان ذکر کیا جاوے تو تعریف اصغر و اکبر و موضوع و محمول و وجہ تسمیہ
ہر ایک کی کہ موقوف علیہ ہی توضیح کرنا ضرور ہوا اور اِسمین قطع نظر طول کلام سے موجب
پراگندگی خاطرِ نا آشنایان فن ہی الغرض اون قضیتین معلومتین کی ترتیبِ مذکور سے قضیہ
مطلوب نکالتے ہین اور اوسکو نتیجہ کہتے ہین مثلاً ہمکو دریافت کرنا اس امر مجہول کا منظور ہوا
کہ مخلوق کا کوئی پیدا کرنے والا ہی یا نہین تو ... قضیہ اولی ترتیب دیا کہ مخلوق مفعول
ہی اس جملے کو اصطلاح منطق مین صُغری کہتے ہین ... ان قضیہ ثانیہ مرتب کیا اور ہر
مفعول کا فاعل ضرور ہی اسکو اصطلاح منطق مین کبرے کہتے ہین پس ان دونون جملون سے
نتیجہ یہ حاصل ہوا کہ مخلوق کا خالق ضرور ہی اسکو نتیجہ اور مطلب اور مطلوب بھی کہتے ہین

اور برہان منطق مین اوس قیاس کو کہتے ہین جو مرکب ہو قضایای یقینیہ سے اور مفید جزم ہو یعنے نتیجہ قطعیہ اوس سے حاصل ہو واقع کے مطابق بطریق ثبوت ورسوخ کے ایسا کہ کسی شک کرنیوالے کے شک سے زائل نہو سکے اور قیاس وہ قول ہی جو مرکب ہو دو قضیون یا زیادہ سے اسطریق پر کہ دوسرے قول کا نکلنا اوس سے ضروری ہو جیسا کہ مثال مذکور مین جب صغری اور کبری مرکب ہوا تو اوس سے نتیجہ مذکورہ کا نکلنا کہ قول دوسرا ہی ضرور ہوا پس ہیئت مجموعی صغری وکبری کو قیاس کہتے ہین اور قیاس کا انقسام دو طریق پر ہی ایک باعتبار صورت کے دوسرا باعتبار مادے کے۔ صورت کے اعتبار سے قیاس کی دو قسمین ہین ایک استثنائی دوسری اقترانی۔ استثنائی اوسکو کہتے ہین جسمین نتیجہ یا نقیض نتیجہ کا بالفعل مذکور ہو تو چونکہ وہ حرف استثنا پر مثل لاکن وغیرہ کے مشتمل ہوتا ہی اسواسطے اوسکو قیاس استثنائی کہتے ہین اور قیاس استثنائی کی دو قسمین ہین ایک اتصالی جو مرکب ہو قضایای متصلہ سے دوسری انفصالی جو مرکب ہو قضایای منفصلہ سے اور اگر نتیجہ یا نقیض اوسکا بالفعل [illegible] ہو جیسا کہ ہماری مثال مذکور ہی تو چونکہ وہ حرف جمع واقترانکا جسکے معنے نزدیک ہونے کے ہین [illegible] مین ہوتا ہی اور وہ حرف واو ہی لہذا اوسکو اقترانی کہتے ہین اور قیاس اقترانی کی بھی دو قسمین ہین ایک حملی جو مرکب ہو قضایای حملیہ صرفہ سے مانند مثال مذکور کے دوسری شرطی جو مرکب ہو قضایای شرطیہ صرفہ یا شرطیہ وحملیہ سے اور قیاس حملی [illegible] اور شرطی کی بھی چار قسمین ہین اور [illegible] چار قسمون کو اشکال اربعہ کہتے ہین پس حد اوسط [illegible] دو مقدمہ اگر محمو[ل] [illegible] صغری مین اور موضوع ہو کبری مین تو وہ شکل اول ہو اور اگر محمول ہو دونون مین تو وہ شکل ثانی اور اگر موضوع ہو دونون مین تو وہ شکل ثالث اور [illegible] عکس اوسکے ہو تو اوسکو شکل رابع کہتے ہین اور حد اوسط کا شکل اول مین

بطریق سطور ہونا ظاہر ہی کہ موجب صحت اور بداہت انتاج شکل اول کا ہی پس شکل رابع کا عقیم وسقیم ہونا ہمین سے دریافت ہوتا ہی کہ وہ ضد ہی شکل اول کی سو وہ شکل اول ہی جو ہم نے مثال مسطور مین بیان کی اور مادے کے اعتبار سے قیاس کی پانچ قسمین ہین برہان جسکی تعریف اوپر مذکور ہوی ایک قسم ہی اونمین سے سو شعر مذکور مین جو لفظ برہان ہی بہتر ہی کہ اوس سے دلیل مراد لیجاوے جو موصل ہوتی ہی طرف تصدیق مجہول کے تاکہ تمثیل و استقرا و قیاس اور اقسام قیاس استثنائی اتصالی و انفصالی و اقترانی حملی و شرطی و برہانی لمی و انی و جدلی و خطابی و شعری و سفسطی سبکو شامل ہی اور خاص برہان کا ارادہ کرنے سے جسکی تعریف ہم اوپر بیان کر چکے ہین یہہ استیعاب حاصل نہو گا چنانچہ ماہران علم منطق اس تفصیل سے واقف ہین [illegible] مخفف ہی فرود کا بمعنے زیر و تحت مگر اکثر زائد مستعمل ہوتا ہی چنانچہ یہان بھی زائد [illegible] ہین ضمیر شین [illegible] طلب کے اور مطلب شعر کا وہی ہی جو اوپر ہمنے بیان کیا پس تحریر سابق [illegible] رہو گیا کہ افلاطون بمطلب گو پڑھنا باے موحدہ اور گو کاف فارسی کے ساتھہ جو صیغہ امر کا ہی گفتن سے یا صغری کو افہم قرار دیکر ہنسانا اور کبری کو ہوشیار ثابت کرکے رولانا جیسا کہ قول بعضے کا ہی خالی تکلف سی نہین کیونکہ خندہ صغری و گریہ کبری کی تخصیص کا اتفاقی ہونا غیر مخل نے المقصد [illegible] کسی کے ذہن مین خدشہ گذرے اسبات کا کہ فعل واحد پر ایک کا ہنسا دوسرے کا رونا کیونکر [illegible] ہنسا ہی سو رفع اوس خدشے کا یہہ ہی کہ کسی فعل و حرکت پر اگرچہ واحد ہو ہنسا ایک کا ایک جہت سے اور رونا دوسرے کا دوسری جہت سے مشہود ہر موجود ہی جب کوئی حرکت نازیبا [illegible] تو ظاہر ہی کہ ارباب عناد استہزا اوسپر خندہ اور اصحاب وداد ترحما اوسپر گریہ کرتے [illegible] و لطف اور ورود واقع مین نہین مگر غافل فصاحت بیان کا مقصود اوا [illegible]

کہ اوس سے عموم افراد مراد ہوتا ہی یہہ ہی کہ منطقی کا مضمون محبت مین واسطے استدراک مطلب کے خوض کرنا جملہ مقدمات عقلیہ اور عقلا کے نزدیک بہمہ جہت ناپسندیدہ اور بیکار ہی فقط

حررہ المعترف بالقصور المشہور بین الجمہور بمحمد عبد الغفور المتوطن بقصبہ بلندہ ضلع فتحپور المتصل بکانفور تلمیذ مولانا المولوی محمد سکندر علیخان واصل رئیس خالصفور ادامہما اللہ بالسرور واعاذہما من الشرور والعلم الاتم عند اللہ الشکور وھو علیم بذات الصدور ــ

وللہ در المجیب حیث اتی فی شرح الشعر المذکور بعبارات رائقۃ واشارات فائقۃ تنشرح بہا خواطر ارباب التحقیق ✣ وتقر بتنقیح معانیہ عیون اصحاب التدقیق ✣ کیف لا وھو السابق فی میدان العلوم کلہا ✣ والسابح فی بحار الفنون جلہا ✣ وما فی حل ذلک الشعر الدقیق علی وجہ یلیق مسلم عند المنصفین ✣ ولا غبار علیہ من اعتراض المتعسفین ✣ جزاہم اللہ عنی وعن سائر المخلصین ✣ حررہ الفقیر محمد عبد العلی المدراسی الجتوری تجاوز اللہ تعالی عن ذنبہ المعنوي والصوری ــ

بعون اللہ الوھاب ✣ ما احسن ھذا الجواب ✣ لا یحوم حولہ الارتیاب ✣ فللہ در من اجاب واصاب ✣ واللہ اعلم بالصواب ✣ وعندہ ام الکتاب ✣ حررہ العبد الراجی غفران اللہ القوی ✣ محمد عبد الغفار اللکنوی عفی عنہ

حررہ [illegible] نبیہ ✣ ومسطر التوجیہ وجیہ [illegible] قال [illegible] طرفیہ ✣ لفقیہ سفیہ ✣ واللہ سبحانہ اعلم وعلمہ احکم ✣ رقمہ احقر [illegible] والمتخلص بالواصل ✣ اصلح اللہ حالہ فی العاجل والآجل ✣

استفسار

حضرت زبدۃ العارفین عمدۃ الواصلین مولانا شاہ محمد سکندر علیصاحب واصل لکھنوی دامت فیوضہم بعد بجا آوری شرائط تسلیم کے عرض ہی کہ غریب خانے پر اہل علم خصوصًا شعراے اُردو زبان اکثر تشریف لایا کرتے ہین اس خاکسار کو سرافراز فرمایا کرتے ہین چند روز سے اونکے درمیان بڑی بحث و تکرار ہو رہی ہی۔ بعض کا مقولہ یہ ہی کہ بات کرنی روٹی کھانی نماز پڑہنی اذان دینی بولنا چاہئے اور بعض کہتے ہین کہ بات کرنا روٹی کھانا نماز پڑہنا اذان دینا وغیرہ بولنا صحیح ہی ہر چند کہ جناب عالی سے اس قسم کی باتون کا استفسار بی ادبی مین داخل ہی لیکن چونکہ دونون فریق نے اس بحث کے تصفیہ کیواسطے آنجناب کو حکم قرار دیا ہی اور خاکسار کو مجبور کیا ہی کہ آپسے استفسار کرون اسوجہ سے بدرجۂ ناچاری حضرت کو تکلیف دیتا ہون امیدوار ہون کہ جہان شریعت اور طریقت کے مسائل کی تحقیق مین اوقات گرامی مصروف رہتے ہین وہان ایک وقت بحث مذکور کے تصفیہ مین بھی صرف ہو کہ یہ بھی فیض رسانی مین داخل ہوگا فقط عریضۂ نیاز محمد علی عفی عنہ

جواب

جناب مولویصاحب محب الفقراء والمساکین دامت محبتہٗ۔ [illegible] تقصیر سکندر [illegible] کیطرف سے بعد سلام و دعا کے واضح ہو کہ جن امور کی تحقیق مین آپنے میرے اوقات کا مصرف ہونا تحریر فرمایا یہ صرف آپکا [illegible] ظن ہی اور اگر شاید کچھ اسکی اصل ہو بھی تو باب مین [illegible] آپ کو لکھتا ہون کہ مین خود اونہین امور ضروریہ کی تحقیق مین ناقص اور خام ہون سراپا ناتمام ہون پھر اس امر غیر ضروری کا [illegible] معلوم کر لینا چاہئے نہ علم مین پختہ ہون نہ عمل مین

نہ درویشی مین نہ شاعری مین نہ دوسرے کسی فن مین وصل

بدترین خلق ہون کیا حال اپنا کیا لکھون	مثل میرے ایک بھی ننگ ہمہ عالم نہین

میرا مولد اگرچہ شہر لکھنؤ ہی لیکن ایک زمانے سے اوسکی صورت نہین دیکھی اساتذۂ عربی وفارسی
کے تو بہت سے دیوان بفضل خدا میرے پاس ہین لیکن اونکے مطالعے کا اتفاق کامل طور
سے کبھی نہین ہوا اور اردو زبان کے استادون کا تو ایک دیوان بھی فقیر کے کتب خانے
مین نہین ہی پھر ایسا شخص زبان کیا جانیگا محاورات اور اصطلاحات سے کیا واقف ہوگا
جب آپ کا محبت نامہ صادر ہوا تو فقیر نے اپنے شاگردونکے حوالے کیا اور کہا کہ اردو زبان کے
دواوین تمھارے پاس ہون یا اپنے دوست آشنا سے مستعار لیکر سوال مذکور کا جواب
تلاش کرو اور اردو کے صرف ونحو مین جو کتابین تصنیف ہوئی ہین اونکو بھی بہم پہونچا کر
دیکھو بعد ازان فقیر کو اطلاع دو چنانچہ اون عزیزون نے جستجو کی علی الخصوص محبی عزیزی
مولوی غلام غوث خان متخلص بمنت نے تلاش مین زیادہ کوشش کی بہت سے اشعار فقیر کو
سنائے اور اساتذۂ اردو کے دواوین مین دیکھائے فقیر نے اون سے کہا کہ بھائی تمھین اسکا
جواب لکھہ لاؤ لیکن مختصر لکھو طول نہ دو بہت اشعار لکھنے کی ضرورت نہین ہی سند کیواسطے
دو تین اشعار پر اکتفا کرو چنانچہ وہ لکھہ لائے مین خدمت سامی مین روانہ کرتا ہون وہو ہذا۔

الجواب ہو الملہم للصواب قواعد اردو مین مذکور ہی کہ مصدر تنہا مذکر استعمال مین
آتا ہی [illegible] مصدر متعدی کے ساتھہ اوس کا مفعول مذکور ہو تو بلحاظ مفعول کے اوسکی تذکیر
و تانیث [illegible] مصرع ۔ بات کرنی مجھی مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی ۔ یہان کرنا کی تانیث
[illegible] اوسکے مفعول بات کے ہی انتہی ۔ راقم الحروف کہتا ہی کہ ظاہرا یہ قاعدہ اکثری
[illegible] ہی کیونکہ اساتذہ کے کلام مین دونون طرح پایا جاتا ہی مصدر کا مفعول جب

ہوا ہی تو اوسکی رعایت سے مصدر کو بھی مؤنث بنایا ہی اور کبھی نہین بنایا بلکہ بحال خود رکھا ہی
دہلی اور لکھنو دونون مقامونکے فصحا کا محاورہ اسیطور پر ہی جو مذکور ہوا ایسا ہی دیکھا گیا کہ ایک
ہی استاد نے ایک شعر مین بلحاظِ تانیثِ مفعول ـ مصدر کو مونث بنایا یعنے الف کو یای
تحتانی معروف سے بدل دیا اور پھر اوسی استاد نے اپنے دوسرے شعر مین باوجود
تانیث مفعول کے مصدر کو مونث نہین بنایا بحال رکھا حکیم مؤمن خانصاحب دہلوی
نوّر اللہ مرقدہٗ فرماتے ہین ـــ مؤمن

اونکو تقناطیس کی چوکھٹ لگانی چاہیے	ہان یہ ٹہری ہی کہ اب بیڑی پنہانی چاہیے

اس شعر مین دونون مقام پر بلحاظِ تانیثِ مفعول ـ مصدر مؤنث بنایا گیا ہی مؤمن

کیا زیست کہ گور پر بھی آنا معلوم	ہی ہمکو عداوت آزمانا معلوم

اس شعر کے مصراع اول مین باوجودیکہ مفعول یعنے لفظِ عداوت محاورہ اردو مین مؤنث
مستعمل ہی لیکن ناظم موصوف نے مصدر کو بحال رکھا مؤنث نہ بنایا عداوت آزمانی نفرمایا
نواب محمد خانصاحب رند لکھنوی غفر اللہ لہ فرماتے ہین ـــ رند

غرض ہاتھ دونون سے دھونا پڑا ہی	جیسے دیکے دل جان کھونا پڑا اسے

اس شعر مین ناظم ممدوح نے جان کھونا فرمایا جان کھونی نفرمایا ـ ایضاً

سب کی نظرون سے بچا آنکھہ لڑانا تیرا	نقش ہی دلپہ مرے آج تلک ای ظالم

اس شعر مین بھی مصدر کو بحال رکھا ہی آنکھہ لڑانی تیری نہین کہا وعلی ہذا القیاس دوسرے
اساتذہ کے بہت سے اشعار مین اس سے واضح ہوگیا کہ دونون طرح بولنا صحیح ہی یعنے آگ
کرنی روٹی کھانی نماز پڑھنی اذان دینی وغیرہ بھی صحیح ہی اور بات کرنا روٹی کھانا نماز پڑھنا
اذان دینا وغیرہ بھی صحیح ہی واللہ تعالی اعلم علمہ اتم واحکم مجیب خاکسار غلام غوث [illegible]

متخلص بمنت کفش بردار حضرت واصل لکھنوی دام فیضہ الصوری والمعنوی ـــ

الجواب صحیح حررہ الفقیر الغافل واصل اصلح اللہ حالہ فی العاجل والآجل

استفسار

حضرت مولانا صاحب ہم چند طلبۂ علم تفسیر جلالین کے پڑھنے مین شریک ہین جب اس آیت شریفہ پر پہونچے وَاَنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ اوسوقت ہمارے دل مین یہ خطرہ گذرا کہ ظَلَّام صیغہ مبالغے کا ہی مشتق ظلم سے اور ظَلَّام کی نفی سے ظالم کی نفی نہین ہوتی ہان ظالم کی نفی سے ظَلَّام کی نفی ثابت ہوجاتی ہی پس اللہ تعالی نے لَیْسَ بِظَالِمٍ کیون نفرمایا ہم نے اپنے اُستاد سے اس خدشے کو ذکر کیا اوںھون نے آپکا نام نامی لیکر فرمایا کہ اونسے اس خدشے کا جواب طلب کرو وہ شافی جواب دینگے لہذا یہ عریضہ مرسلِ خدمتِ سامی ہی اسکے جواب سے بہت جلد سرفراز فرمادین کہ ہم سب طلبۂ علم مستفید ہون فقط والسلام مکرر عرض یہ ہی کہ ہمارے مولویصاحب نے خدشۂ مذکورہ کے جواب مین یہ فرمایا تھا کہ وزن فَعَّال جہان مبالغہ کیواسطے موضوع ہی وہان نسبت اور عمل اور مصاحبت کیواسطے بھی آتا ہی جیسے حَدَّاد بمعنے آہنگر یعنے منسوب بحدید اور نَجَّار بمعنی درودگر یعنے منسوب بہ نجر بمعنی چوب تراشیدن اور جَمَّال بمعنی صاحب جَمَل یعنے شتربان جیسا کہ شافیہ اور شروح شافیہ اور فصول اکبری اور شرح فصول اکبری وغیرہ صرف کی کتابون مین مذکور ہی اور علاوہ اسکے ابن مالک نے کہا کہ فَعَّال بمعنی فاعل بھی آتا ہی پس ظَلَّام آیۂ شریفہ مین بمعنی ظالم ہی یا بمعنے صاحب ظلم یا منسوب بظلم تو اللہ جلشانہ نے اس آیت مین نفس ظلم کی نفی فرمائی ہی صفت [illegible] پس خدشۂ مذکورہ جاتا رہا ہمنے عرض کیا کہ حضرت اگر ایسا ہی تو لفظ ظالم خفیف [illegible] کا ترک کرنا اور اوسکے مقام پر لفظ پنج حرفی کا استعمال کرنا اسکی کیا وجہ ہی اور سوقت

ہمکو آنجناب سے استفسار کا ارشاد ہوا اب خدمتِ عالی مین التماس یہ ہی کہ جواب مختصر اور آسان ہو کہ ہماری سمجھ مین آجاوے اسرار اور دقائق یا منطق اور معقولات کے صرف سے وہ مشکل صادق نہ آدے کہ متن سے شرح مشکل فقط

الجواب ہو الملہم للصواب

بھائی آیۂ شریفۂ موصوفہ مین مبالغہ کا صیغہ کثرتِ ظلم کیواسطے نہین ہی بلکہ کثرتِ عبید کیوجہ سے ہی قرآن شریف موافق مُحاوَرۂ عرب کے نازل ہوا ہی عرب کا محاورہ یہ ہی کہ مفعولِ واحد کے واسطے فاعل کا صیغہ استعمال کرتے ہین اور مفاعیل کیواسطے فاعل کا مبالغہ ذکر کرتے ہین اور یون بولتے ہین کہ زیدٌ ظالمٌ لِعَبْدِہٖ وبکرٌ ظَلَّامٌ لِعَبِیْدِہٖ حال آنکہ زید اور بکر دونون نفسِ ظلم مین برابر ہوتے ہین یعنے بکر کا ظلم مین زیادہ ہونا مقصود نہین ہوتا پس آیۂ شریفہ مین لفظ ظلّام اگرچہ صیغہ مبالغے کا ہی لیکن اوس سے ظلم کا مبالغہ مقصود نہین ہی بلکہ مفاعیل کا مبالغہ مقصود ہی اور وہ مفاعیل عباد ہین بواسطہ حرفِ جر۔ تو آیۂ شریفہ کا مطلب یہ ہوا کہ حق سبحانہ تمام عباد مین سے ایک پر بھی ذرا سا ظلم بھی نہین کرتا غرض یہ کہ محاورۂ عرب مین مبالغے کا صیغہ کبھی واسطے کثرتِ فعل کے مستعمل ہوتا ہی اور کبھی واسطے کثرت مفاعیل کے سو آیۂ شریفہ مین کثرتِ فعل کیواسطے نہین ہی جیسا کہ تمھارا خیال ہی بلکہ کثرتِ مفاعیل کے واسطے ہی جیسا کہ مُحاوَرۂ اہلِ کمال ہی پس جب صیغۂ ظلّام کثرتِ فعل کیواسطے نہوا بلکہ نفس فعل کیواسطے ہوا تو اوسکی نفی سے ظالم کی نفی بھی ہوگئی اور نفس ظلم کی نفی بھی ہوگئی اب تمھارا یہ خدشہ کہ ظلّام کی نفی سے ظالم کی نفی نہین ہوتی ہی رفع ہوگیا کیونکہ یہان صیغۂ ظلّام سے مبالغۂ فعل مقصود نہین ہی جو خدشۂ مذکورہ کو وارد ہونے کی جگہہ ملے اور اگر ظلّام کے مقام پر ظالم ذکر کیا جاتا تو اول تو محاورۂ عرب کے خلاف ہوتا دوسرے مفاعیل کی کثرت

ظاہر نہوتی تیسرے بہت سے اسرار اور دقائق اور رموز جاتے رہتے اونکے بیان کرنے کو
تم منع کرتے ہو ورنہ فقیر اپنے فہم کے مقدار اون دقائق اور اسرار کو بھی لکھدیتا اور تم تو جواب
کو مختصر لکھنے کیوا سطے ہی ارشاد فرماتے ہو تمہارے اُستاد جناب مولانا صاحب دام فیضہ
نے خدشہ مذکورہ کے رفع مین جو بیان فرمایا ہی نہایت عمدہ تقریر ہی عبارت مین طول ہوگا
تمہارے فرمودیکے خلاف ہوگا ورنہ فقیر اوسکی شرح کردیتا مختصر یہ ہی کہ بہائی لفظ
کا خفیف و ثقیل ہونا تنہا حروف کی کمی اور بیشی پر ہی موقوف نہین ہی بلکہ مُحاورے سے
بھی تعلق رکھتا ہی ثلاثی لفظ سنے محاورہ بلغا کے نزدیک ثقیل گنا جاتا ہی اور خماسی با محاورہ
خفیف اور فصیح ہوتا ہی تو ظلّام مین اگرچہ ایک حرف لفظ ظالم سے زیادہ ہی لیکن چونکہ
محاورۂ عرب کے موافق ہی خفیف ہی اور لفظ ظالم کا ایسے مقام پر محاورہ نہین ہی لہذا
ثقیل گنا جایگا تمنے شاید کہ مختصر المعانی ابھی نہین پڑہی ہی جب تم مختصر اور مطول کو پڑہ ہوگے
اوسوقت تمکو اسکا حال معلوم ہوجائیگا الغرض اس فقیر جاہل اور تمہارے اُستادِ کامل
دونون کی تقریر کا مطلب قریب ہی قریب ہے دونون سے اللہ سبحانہ کی تنزیہ اور اوسکے کلام پاک
کی تقدیس واضح ہی صرف عبارات کا اختلاف ہی وَللہِ دَرُّ مَن قَال ؎

وَکُلٌّ اِلیٰ ذَاکَ الْجَمَالِ یُشِیْرُ	عِبَارَاتُنَا شَتّٰی وَحُسْنُکَ وَاحِدٌ

فقط والسلام۔ راقم فقیر غافل متخلص بواصل احقر انام سکندر نام غفرلہ اللہ المنعام

استفتاء

یارب این عریضہ ام بحضرتِ مولانا شاہ محمد سکندر واصل دامت برکاتہ فیض اندوز باد دیشب
بمحفلی اہل علم تشریف میداشتند ہر یکی سخن خوش میگفت جواہر معانی بسلک بیان می
سفت ذکرِ اہل کمال میکردو بکلام ایشان سامعان را خوشحال میکرد کہ در امت محمدیہ

علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام بسیار کسان جامع فضائل صوری و معنوی گذشتہ اند ہمچو
شیخ عطار و مولوی معنوی و شیخ سعدی و مولوی جامی وغیرہم کہ ہر یکی ازیشان عالم ہم
بود و درویش ہم بود و شاعر ہم بود در این اثنا بزرگی نام خواجہ حافظ بزبان آورد و بعض
اشعارش خواندہ اہل دلان را مسرور ساخت وقتیکہ این مقطعش برخواند ؎

حضوری گر ہمی خواہی ازو غائب مشو حافظ	متی ما تلق من تہوی دع الدنیا واہملہا

فاضلی گفت کہ دع الدنیا جملۂ انشائیہ بمحل جزا واقع شدہ است۔ و در کتب نحو مذکور است کہ
در ہمچو مقام آوردن حرف فا بر جزا واجب است پس این مصراع حسب قاعدۂ نحو صحیح
نباشد و اگر کسی بحرف فا خواند مصراع از وزن بیفتد۔ از حاضران کسی بجوابش نپرداخت
ازانوقت بخاطر فاتر تشویشی میماند امید کہ برفع آن کوشند و از صحت قول فاضل یا حافظ
اطلاع بخشند کہ عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور خواہند شد

الجواب ہو الملہم للصواب

محب الفقرا۔ عجب دارم کہ فضل و کمال حضرت مولانا خواجہ حافظ علیہ الرحمہ چہ کم بود کہ فاضل
موصوف بآن زبان خود نکشود و دہن شیرین خود بترشی اعتراض بیالود گرفتم کہ در مختصرات
علم نحو ہمچنان بودہ چنانکہ فاضل ممدوح فرمودہ ولیکن در مطولات آن تفصیلی است مذکور
و تشریحی است مسطور ائمۂ نحو بضرورت شعری حذف آن جائز داشتہ اند و برای سند
اشعار بلغای عرب برنگاشتہ اند و این حال اضطرار بود کہ خاکسار تحریر نمود در ینوقت
ہمہ ائمۂ نحو بر جواز حذف فا متفق ہستند چنانکہ علامۂ خضری در حاشیۂ خود کہ بر شرح ابن
عقیل نوشتہ است تصریح فرمودہ و شیخ رضی نیز در شرح کافیہ ہمچنین گفتہ و علامۂ اشمونی
در شرح الفیہ نوشتہ کہ نزد امام مبرد نحوی حذف آن در حالت اختیار یعنی بغیر ضرورت

ہم جائزنست ودر صحیح بخاری حدیث افصح عرب و عجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مروی ست فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا اسْتَمْتِعْ بِهَا واضح باد کہ الا درانجا حرف استثنا نیست بلکہ مرکب ست ازان حرف شرط ولا و استمتع جملہ انشائیہ درمحل جزا واقع ست وحرف فا برآن موجود نیست بلکہ محذوف ست قَالَ الْعَلَّامَةُ الصَّبَّانُ فِی حَاشِیَتِهٖ عَلَی الْاَشْمُوْنِی

قولہ من قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ای فی شان اللقطۃ وجواب الشرط الاول محذوفٌ للعلم بہ ای فَاَدِّهَا الیہ انتہی مخفی نماند کہ در حدیث شریف موصوف جزای شرط اول بتمامہ محذوف ست چنانکہ علامہ صبان تفسیر آن نمودہ واز جواب شرط ثانی حرف جزا محذوف ست چنانکہ محقق اشمونی تقریر فرمودہ پس واضح گردید کہ قول فاضل معترض مریض وسقیم ست وکلام حافظ ناظم صحیح وسلیم فقط حررہ الفقیر العاقل واصل

اصلح اللہ حالہ فی العاجل والآجل

استفتاء

شخصی بسفر مرد ازو ماند سے مال	وارث دو نفر داشت یکی عم ودگر خال
خالش پسر عم وعمش پسر خال	ای مفتی آفاق چہ فتوی است درین حال

الجواب هو الملهم للصواب

چون سائل خوش فہم بپرسید ازین حال	گوئیم پئے حل سوالش زہمہ مال
محروم شود عمش ووارث بودش خال	این ہیچ سوال تو جواب ست باجمال

اور تفصیل اس اجمال کی یون ہی کہ مثلاً زید کی نانی نے نکاح ثانی کیا زید کے چچا اون سے جو خالد پیدا ہوا تو وہ از روی رشتہ وقرابت کے زید کا اخیافی ماموں بھی ہوا اور حقیقی ابن العم بھی ــــ اور علی ہذا القیاس جب اوسی زید کی دادی نے نکاح ثانی کیا ہمراہ زید کی

ماموں کے اور باہم اون سے جو ولید پیدا ہوا تو یہ ولید باعتبار قرابت کے زید کا اخیافی چچا بھی ہوا اور حقیقی ابن الخال بھی تو مضمون مندرجہ سوال سے یہی دونوں ماموں اور چچا یعنے خالد و ولید مذکورین مراد ہین کیونکہ بجز اسصورت کے خال پسر عم و عم پسر خال کی اور کوئی توجیہ ظاہر نہین ہوتی۔ پس سائل نے جسکو بظاہر ماموں قرار دیا ہی وہ دراصل حقیقے ابن العم زید کا ہی اور جسکو ظاہرا چچا مقرر کیا ہی وہ واقع مین ابنِ خالِ زید ہی سو بمقابلہ ابنِ عم عینی کے ابن خال کیونکر مستحق پانے ترکہ زید کا ہو سکتا ہی فلہذا جواب مین بھی خال کو جو دراصل ابنِ عم عینی زید کا ہی عم پر جو ابنِ خال زید کا ہی فوقیت دیکر مستحق پانے ترکہ زید کا قرار دیا فافہم واللہ سبحانہ اعلم

شجرہ متعلقہ جواب مذکوریہ ہی
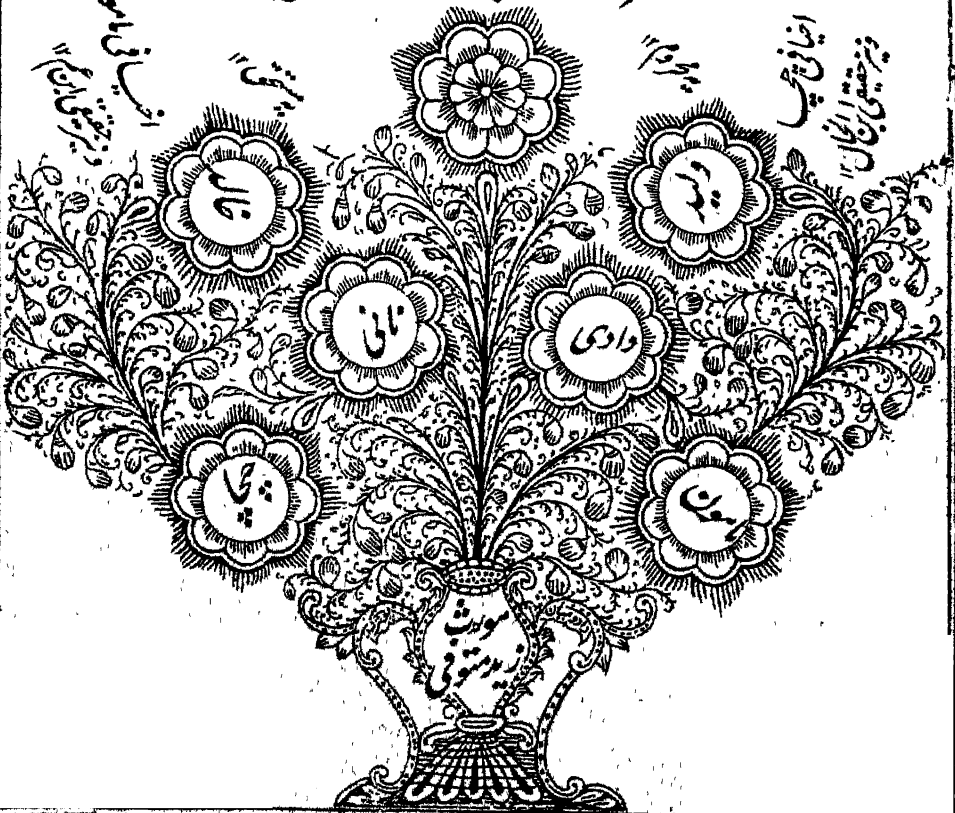
رقمہ المعترف بالقصور عبد الغفور احد تلا میذ الواصل المنصور ادامہما اللہ بالسرور واعاذ ہما من الشرور — فقیر غافل واصل کہتا ہی کہ سوالِ متعلق کے جواب مین عزیزی مولوی عبد الغفور رئیسِ قصبۂ بلندہ ضلع ہنسوہ فتحپور نے نہایت عمدہ تقریر کی ہی فَلِلّٰہِ دَرُّہٗ وَ بِیَدِہٖ اَجْرُہٗ —

قصیدۂ بلیغہ از تصنیفاتِ منشی شیرین زبان شاعرِ جادو بیان جناب مولانا عبد اللہ خان متخلص بجوہر شاعر نامی از شعراے جزیرۂ معمورۂ بمبئی شاگرد رشید حضرت مولانا فقیر محمد صاحب تیغ رئیسِ احمد نگر سَلَّمَہُمَا اللّٰہُ الْجَلِیْلُ الْاَکْبَر

لکھون کیا وصف حضرت شاہ مولانا سکندر کا — کہ ابرارِ حرم لکھتے ہین عارف اونکو داور کا
نہ کیونکر وقت اونکی صرف ارشادِ خلائق ہون — کیا ہی حق تعالی نے اونہین نائب پیمبر کا
عجب کیا رعب حضرت سی جو کانپین دشمنانِ دین — نسب مین یہ ولی اللہ کا — پوتا ہی حیدر کا
عرب نے اونکو لکہا نجمِ سنت آفتابِ دین — رہی قائم الٰہی نور دین کے مہر اختر کا
جہانِ دلکو کردیتا ہی روشن ہر سخن اونکا — سخن کو اونکے بخشا حق نے رتبہ مہر انور کا
کیا ہی لطفِ حق نے اونکو ایسا باعمل عالم — کہ جمیع اولیا نے لکھدیا وارث پیمبر کا
زبانِ فارسی مین اور ہی اردو مین تازی مین — کتاب اونکی یہ ہی احسان خدا کی فضل یاور کا
کتابین دیکھتا ہی اونکی جو عالم یہ کہتا ہی — چراغ اونکو خدا نے دیدیا ہی علم کے گھر کا
کلام نثر کا یہ وصف تہا اب نظم کا سنئے — ہر اک شعر اونکا ہی مقبول ہر منصف سخنور کا
برادر — حجم مین دیوانِ واصل گرچہ اصغر ہی — ولیکن لطفِ حق سے فخر ہی دیوانِ اکبر کا
سراپا عشقِ خالق سے بہرا دیوانِ واصل ہی — بجا ہی گر کہین اوسکو صحیفہ عشقِ داور کا

ندیکھا جسنے ہو حسنِ دلِ پُر نورِ مولانا
اوس آئینہ مین دیکھے نور وہ قلبِ منور کا

جو دیکھے رنگ گلہای گلستانِ دلِ واصل
تو زنگ اُڑ جائے بلبل کی نظر سے ہر گلِ تر کا

دُرِ ہر شعر بحرِ معرفت ہی اوس مین آیا ہے
بھلا کیا پوچھتے ہو وصف اس دُریا کی گوہر کا

سحابِ نظم سے اوسکے برستا عشق باری ہی
رہیگا سبز اوس سے باغ دلِ عشاقِ داور کا

خدا نے خُلق کو واصل کے وہ خوشبو عطا کی ہی
کہ جس کے سامنی ہی مرتبہ کم مشک و عنبر کا

دعا جو ہر کی ہو مقبول از بہرِ شہِ عالم
رہی بجتا ہمیشہ ای خدا ڈنکا سکندر کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَا يُغِيثُ الْمَلْهُوفَ سِوَاهُ ✤ فَقَدْ قَالَ أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ ✤ وَأَتَوَسَّلُ إِلَيْهِ بِحَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ مَنِ اصْطَفَاهُ ✤ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَعَلٰى كُلِّ مَنْ وَّالَاهُ

قصیدۂ مناجاتیہ مصنفہ جناب مولانا مولوی غلام غوث خانصاحب متوطن رامپور افغانان نزیل بمبئی متخلص بہ وتخلص کے بینت دُوُم حاصل شاگرد

زبدۃ الابرار حضرت مولانا واصل مدظلہما

نصیر حضرتِ اُستادِ ما و اُم خدا باشد
ہمیشہ دستگیر او حبیبِ کبریا باشد

الٰہی از فیوضش عالمی را بہرہ ور گردان
خدایا سایہ اش غیرت دہِ ظلّ ہما باشد

چو نام اوسکند قبلِ میلادش عطا کردی
بملکِ معرفت از فضلِ تو فرمان روا باشد

تخلص نیز واصل از ولی تو شدہ حاصل
کہ با واصل درگاہِ عشقت دائما باشد

زبان علم و حلم و خُلق و تقوی معرفت یارب
باحسانات تو میراث یاب انبیا باشد

گُرُوہِ کج خرامان مہتدی گردد ز ارشادش
خلائق را بسوی حق ہمیشہ رہنما باشد

سکندر را بکن یارب بفضل خود چنان خضری
کہ صد ہا تشنگان را ساقیِ آبِ بقا باشد

ز شر نفس و شیطان و حسود و جملہ آفتہا
سلامت یا خدا این یادگارِ اولیا باشد

طفیلِ آن امام مرسلین این نائبش یارب
بمیدانِ ولایت شہسوارِ پیشوا باشد

عدوّش بہرِ دلداری بیاید زیرِ فرمانش
مُحبّش در دو عالم شادمان و دلربا باشد

ز دستِ ناخدا احسان بگیرد کشتیِ واصل
روان از موجِ بحرِ رحمتِ تو ای خدا باشد

بود منظورِ تو ہم ناظرِ انوارِ قدرتہا
مُحبّ و نیز محبوبِ تو ای ربُّ العُلا باشد

بباغ دہر باشند از علومش نہرہا جاری
بگلزارِ جہان خُلقش نسیمِ جان فزا باشد

چنان تاثیر بخش ای رب کلام نظم و نثرش را
کہ ہر سامع ولی گردد براہِ اتقا باشد

پئے ہر سقیمِ باطن دردِ ظاہر دائما یارب
دمش بہ از دوا باشد دعا رشکِ شفا باشد

خدا خاکِ درش را سرمۂ اہل بصیرت کن
برای طالبانِ حق سراسر کیمیا باشد

درین جا رحمِ تو باشد الٰہی کارساز او
درآنجا شاملِ حالش نوالت ہم رضا باشد

سحابِ لطفِ تو ہردم بماند بر سرش یارب
ظلالِ فیضِ او در ہر زمان بر فرقِ ما باشد

بامیدِ اجابت دست خود بر داشتہ مِلّت
دعایم مستجاب ای رب طفیلِ مصطفیٰ باشد

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ اَجْمَعِیْنَ فِیْ کُلِّ اٰنٍ وَّحِیْنٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ فقط

خاتمة الطبع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ علی افضالہ ونوالہ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ کہ مجموعۂ فوائد کثیرہ چھپ کر
طیار ہوا صحیفۂ عشق نتیجۂ افکار کاشف دقائق معقول ومنقول واقف حقائق
فروع واصول عالم عامل عارف کامل مولانا شاہ سکندر واصل معروف بمولوی
سکندر علیخان متخلص بواصل قندہاری لکھنوی خالصپوری دام فیضہ المعنوی والصوری
خلیفۂ زبدۂ اولیای کرام حضرت مولانا شاہ سید محمد عبد السلام رونق افزای قصبۂ
ہَسوہ ضلع فتحپور متصل شہر کانپور قدس سرہ المبرور خلیفۂ قطب ربانی حضرت مولانا شاہ
احمد سعید نقشبندی دہلوی مہاجر مکی مدنی قدس سرہ السَّنی فرزند اکبر غوث صمدانی حضرت
مولانا شاہ ابو سعید رامپوری ثم الدہلوی قدس سرہ القوی خلیفۂ مجدد مأتہ ثالثہ عشر
حضرت مولانا شاہ عبد اللہ معروف بمولانا شاہ غلام علی نقشبندی دہلوی قدس
سرہ المعنوی خلیفۂ حبیب الٰہی حضرت مولانا میرزا مظہر جان جانان شہید رضی اللہ تعالیٰ

عنہ

تری درگاہ مین مقبول یارب سارا دیوان ہو ۔۔۔ پسند احمدِ مرسل قبول اہل عرفان ہو

مفید الصالحین تصنیف واقف رموز وجود وشہود مولانا مولوی شیخ داؤد
رئیس جزیرۂ بمبئی مع حکایات مفیدۂ صالحین مسموعۂ زبان فیض ترجمان مولانا واصل
وفوائد نافعۂ عابدین ایضاً ملفوظۂ فاضل واصل ومناجات دردآمیز شور انگیز ایضاً

تصنیف حضرت واصل و چہار فتاوای شعریۂ عربیہ و فارسیہ و ہندیہ محررۂ واصل
و شاگردان واصل و دو جواب مسئلہ شرعیۂ قرآنیہ و فرائضیہ ایضاً چکیدہ کلکِ واصل
و تلمیذ واصل و قصیدۂ اردو مصنفہ جناب منشی عبداللہ خان صاحب جوہر شاعر قدیم بمبئی
یکی از معتقدان واصل و قصیدۂ مناجاتیہ فارسی تصنیف مولوی غلام غوث خان
صاحب منت رامپوری یکی از شاگردان واصل مطابق ارشاد قدردان علما جوہر شناس عرفا
جناب ملا عبدالحسین صاحب رئیس اعظم بمبئی و موافق فرمائش صدر محفل ہنرشناسی جناب
مولوی حسین علی صاحب مدراسی بماہ رجب المرجب ۱۳۱۱ھ مطابق ماہ جنوری ۱۸۹۴ء
باہتمام جناب حاجی شیخ نورالدین بن جیوا خان سلمہ الرحمن مطبع صفدری واقع بمبئی میں
مجموعہ موصوفہ طبع ہو کر مطبوع قلوب صاحبدلان ہوا انصاف کی نظر سے اگر دیکھیے تو یہ
مجموعہ نہ فقط نوع انسان کی ایک صنف کو مفید ہے بلکہ اصناف کثیرہ کو نافع ہے عربی دان کو
مفید فارسی خوان کو مفید اردو زبان کو مفید علما و فضلا کو اس سے مسرت۔ صوفیہ و عرفا کو
اس سے بہجت شعرای اہل دل کو اس سے فرحت طلبۂ علم کو اس سے خبرت اہل انشا کو
اس سے منفعت عشاق یار کے بکار آمد مشتاق دیدار کے بکار آمد سالکانِ ہدی کو نافع
طالبانِ خدا کو نافع عارفانِ کبریا کو نافع دوستان اولیا کو نافع صالحین کا حرز گلو سالکین کا
تعویذ بازو علم شریعت کا خزینہ علم طریقت کا گنجینہ اور باوجود ان منافع موفورہ کے خریداروں کی
تخفیف اور آسانی پر نظر رکھکر اس مجموعۂ نایاب کی قیمت بہت ہی کم رکھی ہے یعنے۔ آٹھ آنہ
ڈاک کا محصول علاوہ ذمۂ خریدار ہے اور اگر کوئی صاحب خط لکھیں گے کہ کتاب روانہ کردو ہم
ڈاک کے اہلکار کو قیمت دیکر کتاب لے لیں گے تو اسطرح بھی کتاب روانہ کردیجائیگی ویلیو کا صرف
ذمۂ خریدار رہیگا لیکن بشرطیکہ واپس نکرنے کا اقرار کریں کیونکہ بعض اشخاص کتاب طلب

کرتے ہین جب روانہ کیگئی تو واپس کردیتے ہین تاجر زیربار ہوتا ہی اور اگر قیمت پہلے روانہ
کرین گے تو کتاب بہت جلد روانہ کیجائیگی مقامات مفصلۂ ذیل سے یہ مجموعہ ملسکتا ہی —

بمبئی بھنڈی بازار دکان کتب نمبر ۱۸۱ شیخ نورالدین بن جیوا خان صاحب تاجر کتب

ایضاً بمبئی

بمبئی بھنڈی بازار دکان کتب نمبر ۱۰۱ اعلی میان وعمر میان تاجران کتب

لکھنو

لکھنو بازار چوک دکان کتب حافظ محمد عبدالستار خان صاحب تاجر کتب —

بذریعہ پوست کارڈ لکھنے سے یہ کتاب فوراً روانہ ہوگی اور ایک مجموعہ دوسرا مصنفہ مولانا
واصل وشاگردان مولانا واصل بسال گذشتہ اسی مطبع مین طبع ہوچکا ہی مقامات مرقومہ بالا
سے دستیاب ہوسکتا ہی خریدارون کی تخفیف اور آسانی پر نظر رکھکر اس مجموعہ کی قیمت
بھی نہایت کم رکھی ہی یعنے آٹھہ آنے ۸/ محصول ڈاک علاوہ ذمہ خریدار ہی اس مجموعہ مین
رسائل مفصلۂ ذیل ہین ۱ تحفۃ العلما یہ رسالہ عربی زبان مین ہی علماے حرمین شریفین
نے اسکی نہایت تعریف کی ہی اور بغایت توصیف فرمائی ہی عمدہ عمدہ عبارتین اسکی مدح مین
تحریر فرمائی ہین اور ایک فاضل عربی نے تقریظ غیر منقوط اسکی توصیف مین تصنیف کی ہی
تمام اہل ہند کو مقام شکر ہی کہ فاضل ہندی کی عبارت عربی کی مدح مین علماے عرب جنکی زبان
مادری عربی ہی اسقدر مبالغہ فرماوین فالحمد للہ علی ذلک یہ رسالہ تصنیف مولانا واصل ہی محبوب
ہر عالم ہی مقبول ہر فاضل ہی ۲ مفید الطلبہ یہ رسالہ بھی عربی زبان مین ہی طلبۂ علم کے
کام کا ہی مصنفہ قاضی مولوی محمد عبدالغفور شاگرد مولانا واصل ۳ حاصل تحفہ یہ رسالہ
اردو زبان مین ہی اردو پڑھنے والے اس سے رسالہ تحفۃ العلما کا مطلب پاسکتے ہین یہ رسالہ

تصنیفِ مولوی محمود شاہ فیروزپوری شاگرد مولانا واصل ہی ہے نافع السالکین یہ رسالہ فارسی زبان مین ہی اسمین مولانا واصل کے آباو اجداد اور اوستادانِ امجاد کا مختصر حال مذکور ہی تصنیف مولوی شیخ داؤد رہین بمبئی جسکو شوق ہو یہ مجموعہ بھی مقامات مذکورہ بالا سے طلب کرکے ملاحظہ فرماوے اب شائقان علم و ہنر اور تاجران ہنر پرور کی خدمت بابرکت مین التماس ہی کہ اگر اس مجموعے کے کُل یا بعض کا چھاپنا یا چھپوانا منظور ہو تو مصنفین والامقام اور نیز جملہ اہل اہتمام کیطرف سے اجازت عام ہی جب چاہین اور جہان چاہین چھاپین یا چھپوائین کسی شخص کو کسی قسم کا تعرض نہوگا ان چھاپنے والون یا چھپوانے والونکی خدمت مین گزارش فقط اسیقدر ہی کہ صرف تحصیل زر پر نظر نرکھین تحسین ہنر کا بھی خیال رہے خواندہ کاتب سے واضح لکھوائین اور تصحیح مین خوب کوشش فرمائین کہ جو صاحبِ علم دیکھے آفرین سے یاد فرمائے نفرین زبان پر نلائے پس اسطریق پر اگر چھاپین یا چھپوائین تو ہر طرح سے اجازت ہی ورنہ اسکے طبع کرنے مین تکلیف نہ اوٹھائین طالبانِ صحت کا دل نہ دُکھائین فقط والسلام مع الاکرام اللہم صلِّ وسلم وبارک علیٰ حبیبک وصفیّک سیّدنا محمد خیر الانام وعلیٰ آلہ العظام واصحابہ نجوم الاسلام الیٰ یوم القیام آمین

ضمیمه صحیفه

بسم الله الرحمن الرحیم

لا اله الا الله محمد رسول الله

اشعار مصنفهٔ مولانا واصل دام ارشاده که بعد ترتیب صحیفهٔ عشق و تحریر کاپی دستیاب شده اند
درینجا [illegible] آ[illegible] بید اگر عالی همتی توجه بطبعش نماید امید که هر غزل را ردیف وار داخل صحیفهٔ عشق گرداند

بسم الله الرحمن الرحیم

[illegible]	غزل	مجثون مقطوع

تو [illegible] لطف [illegible] جود و عطاها کمال و احسانها — منم عیوب و خطاها ذنوب و عصیانها
[illegible] توئی که کبر و تقدس بذات تو زیبد — منم نجاست و عجز و قصور و نقصانها
[illegible] سلتم منگر از جهالتم بگذر — که تو علیمی و من جهل و سهو و نسیانها
اگرچه من غلطم کهم کلام من غلط است — ولی بشوق تو خوانم غزل بالحانها
بباغ دهر ز بوی بدم زیان نرسد — معطر اند ز خوشبوی تو گلستانها
اگرچه نامه سیاهم ولی مرا غم نیست — که پر ز مدح تو مکتوبها و دیوانها

نه جان واصل بدل فقط نثار تو شد
فدای کوی تو گشته بسید و جانها

بحر مضارع مثمن	غزل	اخرب مکفوف مقصور

در سینه ام نشین دل و جانم فدای تست
بیرون منه قدم که جهان در هوای تست

نرگس بآن طرف گل لاله باین طرف
محو لقای تست شهید ادای تست

خلقی فقیر تست و لیکن بطرز خاص
استاده بر در تو ببین این گدای تست

خواهی بدار زنده و خواهی بکش مرا
موتم برای تست حیاتم برای تست

بحر تو نیست حاجت پرسش بیا بیا
این دیده جای تست دل من سرای تست

هر تار خرقه ام چو ستار آمده بشور
از جان و تن مپرس که چون در صدای تست

واصل گدای تست بخشند زباب تو
خو کرده این فقیر بجود و عطای تست

بحر خفیف مسدس	غزل	مخبون مقصور

ای بخوبی کسی مثال تو نیست
هیچکس همسر کمال تو نیست

نیست غیر تو در حریم دلم
در نگاهم بجز جمال تو نیست

جان من محو تست و در تن من
نیست عضوی که در خیال تو نیست

مفت دیدار خود نما ورنه
دو جهان قیمت وصال تو نیست

همه عالم فروغ جلوهٔ تست
نیست نوری که از جلال تو نیست

سخن تست بر زبان جهان
ذره کو که در مقال تو نیست

پای واصل بجاه عصیان رفت
دستگیرش بجز نوال تو نیست

بحر رمل مثمن | **غزل** | مخبون محذوف و مقصور

گر نیاز دلِ ما در دلِ جانان گذرد
ناز بگذارد و چون عاشقِ حیران گذرد

بلبل و گلشن و گلچین همه مست شوند
نکهتِ گلرخ من گر بگلستان گذرد

خونبهای خود ازان خاک قدم دریابند
قاتل شوخ چو بر گور شهیدان گذرد

یوسف از قبر برون آید و گردد یعقوب
بوی پیراهن یارم چو بکنعان گذرد

مرده‌ها زنده شوند و همه اَحیا میرند
رستخیزی شود آن شوخ چو نازان گذرد

طور آسا همه بگدازد و افتد چو کلیم
پرتو دوست چو بر مهر درخشان گذرد

نار دوزخ بفغان آید و گردد گلزار
آتش سینهٔ من گر شرر افشان گذرد

حافظ از وجد کند چاک گریبان کفن
گر صبا شعر مرا برده بایران گذرد

کافر و دیر و بتان کلمهٔ الحمد خوانند
نالهٔ **واصل** مؤمن چو بایشان گذرد

بحر هزج | **در مجاز میگوید** | مسدس محذوف

اگر یابم کفِ پای تو بوسم
وگرنه دمبدم جای تو بوسم

شکر پیش لبت تلخ است در کام
اجازت ده که لبهای تو بوسم

گهی بر چشم تو سایم جبین را
گهی تابنده سیمای تو بوسم

نهم لب گاه بر سیبِ زنخدان
گهی رخسارِ زیبای تو بوسم

بیا ای دوست در آغوشِ **واصل**
سرت گردم سراپای تو بوسم

بسوی حقیقت که قبلهٔ مقصود اوست میبرد و دیگر اشعار واصل

بحر | مشترک ست در حقیقت و مجاز | ایضاً

سوای تو کسی یارے ندارم
بغیرِ تو سر و کاری ندارم

غم من دور میسازی عجب چیست
ورایت هیچ غمخواری ندارم

زهر رنجی بسویت می گریزیم
که جز ذاتِ تو زنهاری ندارم

ترا دل دادگان هستند بسیار
ولی من جز تو دلداری ندارم

مرا جز در گهش واصل مفر نیست
که غیرش هیچ سرکاری ندارم

غزل

بحر خفیف مسدس | مخبون و مقطوع

دلبر من بدیده ام جا کن
آب جاریست سیر دریا کن

سینهٔ من زداغهاے فراق
لاله زاریست خوش تماشا کن

سوی کردارِ زشت ما منگر
چشم الطاف جانب ما کن

بسکه مظلوم و ناتوان شده ایم
زود فریاد رس کرم ها کن

ایکه کردی بصیر چشم سرم
چشم دل هم به لطف بینا کن

ما فقیر و حریصِ لطفِ توایم
دمبدم لطف شاه برما کن

تا فشانم به پایِ تو دل و جان
لب معجز نما مے واکن

دلبرا گلشنِ دلِ واصل
خوش مقامیست خانه اینجا کن

بحر رمل | غزل | مسدس محذوف

سجدهٔ خوبانِ عالم سوے تو
هست مسجودِ حسینان روی تو

چون نه بندد خلق احرام درت
قبلهٔ حاجاتِ عالم کوی تو

حالِ نیک و بد مپرس از بیخودان
مست گردیدیم از خوشبوی تو

عدل گر با ما نگنی گوئیم ما
رحم و لطف و جود و احسان خوی تو

کے فتم در حلقهٔ رنج و بلا
دستگیرم دستِ تو بازوی تو

از درِ قصرِ امیرانِ جهان
کرد بے پروا مرا مشکوی تو

طاعتِ زاهد بمحرابِ حرم
کعبهٔ واصل خمِ ابروی تو

خفیف مسدس | غزل | مخبون و محذوف

اے تو یارِ همه نگارِ همه
راحتِ جانِ بیقرارِ همه

گلشنِ جانِ ما ز تو شاداب
نزهتِ باغِ دل بهارِ همه

غیرِ تو لایقِ پرستش نیست
ای تو معبود و کردگارِ همه

خالقِ بے شمار عالمها
رازقِ جمله غمگسارِ همه

غیرِ تو هیچ دوستی نبود
ای تو محبوبِ رازدارِ همه

گنجِ هر دل بعشقِ تو معمور
اے نگارِ من و نگارِ همه

کارِ واصل بلطفِ خویش بساز
اے سرانجام سازِ کارِ همه

بحر هزج مسدس	غزل	محذوف و مقصور

انیس خاطرم هرجا تو باشی ❊ بهر دم مونسم حقا تو باشی
بهر سو رخ کنم غیرم نباشد ❊ بهر جا با منم تنها تو باشی
اگر باشی تن ما جان بباشیم ❊ وگر جسمیم جان ما تو باشی
نماند از تن و جانم نشانی ❊ من آن خواهم که سرتا پا تو باشی
اگر تو گلشنی من گل بباشم ❊ وگر من قطره ام دریا تو باشی
تو نقاشی منم نقشی ز کلکت ❊ منم برگی چمن پیرا تو باشی

دعای واصل بیدل همین ست
که باشم بنده آت مولی تو باشی

عرضداشت واصل غافل بخدمت سخنوران عاقل

ارباب هوش بگزارش این حلقه بگوش خواهند رسید که شعر مثل آتش ست دلی راکه
سنگ نباشد هیچو موم میگدازد و هنگامیکه آتش عشق که پر و بال طائر عقل بر جان آن شگفته اش
بیسوزد تا شراره اتش چه رسد هم بکانون دل ناظم افروخته باشد شعرش نار علی نار
گرد و چنین کس بسیار را بکار افکار منصه گفتار نشاند که مضامین عرفیه اش بوجه اینکه
اکثر آنها خیالات فرضیه می باشند نه معانی حقیقیه بنسبت معشوق مجازی نیز از قبیل محالات
باشند چه جای معشوق حقیقی که ذات قدیمش وراء الوریٰ ست و وجود واجبش از صفات
محدثات منزه و مبرا * نشست و برخاست و آمد و رفت و حلول و دخول الی بحضر نشستش
را نیست و دست و بازو - و رو و گیسو و چشم و ابرو وغیره لایق آن بارگاه فی هیچ

الفاظ که شعرای مشتاق و فقرای عشاق مثل حضرت خواجه حافظ و حضرت مولانا
رومی و حضرت شیخ سعدی و حضرت نظامی گنجوی و حضرت خسرو دهلوی و حضرت عارف
مغربی و حضرت عبدالرحمن جامی و حضرت غوث اعظم جیلانی و حضرت معین الدین چشتی
و حضرت نیاز احمد چشتی بریلوی و حضرت آزاد چشتی بلگرامی و حضرت مولانا فضل حق
خیرآبادی و حضرت خواجه میر درد نقشبندی دهلوی و حضرت میرزا مظهر نقشبندی دهلوی
و حضرت شاه سلامت الله مجددی کانپوری و حضرت مولانا شاه تراب علی قلندر کاکوری
وغیرهم قدس الله تعالی اسرارهم در کلام خود ها آورده اند از معانی عرفیه مجرد ساخته اند
و با صطلاحات خود ها پرداخته اند ورنه کسیکه کتب کلامیه از شرح مواقف جرجانی و شرح
عقائد نسفی و جلالی و عصام و خیالی و شرح طوالع و فن الهیات از شفا و مطالع و شرح تجرید
و حاشیه قدیمه و جدیده از محقق دوانی و شرح مقاصد از علامه تفتازانی وغیرها بمطالعه خود
داشته باشد چگونه معانی لغویه مقصود خود سازد العیاذ بالله منها و بزرگان صوفیین
رحمة الله علیهم اجمعین در علم و عمل کامل بوده اند و واصل اگرچه ناقص ست ولیکن حامل نعال
درویشانست بل سگ آستانهٔ ایشان - اگر آواز ناموزون برداشته باشد و بانگ
بیمحل او فراشته بسنگ ملامت او را نزنند که سگ در درویشان ست و اگر نغمهٔ خوش
و ترانهٔ دلکش از دهانش برآمده باشد ظهور کرامت درویشانست بلقمه دعا او را نوازند و نواله ثنا
پیش او اندازند

قطعه واصل

ای سخندان بشکر دانش خویش	عیب شعرم بذیل عفو بپوش
ور شنوی از کلام من مسرور	در دعا کوش از ثنا مخموش

عریضه واصل عفی عنه

تقریظ شیر مشبیہ معقول و منقول نہنگ دریای فروع و اصول ناصر اہل سنت زاجر اہل بدعت بظاہر امیر ذی نعم فقیر بباطن درویش روشن ضمیر مصنف کتب کثیرہ ناظم مثنوی خوان یغما وغیرہ حضرت مولانا مولوی شاہ وکیل احمد صاحب حنفی نقشبندی مجددی متخلص بعاجز رئیس قصبہ سکندرپور از مضافات الہ آباد و رکن اعظم ریاست دکن حیدرآباد قام فیضہ ابدالآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اللہ اللہ۔ یہ مجموعہ کیا ہی خزینہ معرفت ہی اور گنجینہ حقیقت کیسہ شریعت ہی یا خریطہ طریقت جسکی نظم نظم پروین نما ہی جسکی نثر شنیقہ ہرثنا ہی نظم کا ہر نقطہ مردمک دیدہ حور اور نثر کا ہر فقرہ نور علی نور۔ ہر شعر مین شراب دو آتشہ کا سرور ہی بھلا اہل دل کیونکر نہ مخمور ہون ہر فقرہ غوامض علوم سی معمور ہی بھلا اہل کمال کسطرح نہ مسرور ہون اور کیون نہو یہ اوس کامل کا کلام ہی جو واصل محبت خلاق ہی۔ ممدوح علمای آفاق ہی۔

زمین بران گل عارض غزل سرائم بس	کہ عندلیب نواز ہر طرف ہزار انند

رسائل مصنفہ مولانا شاہ سکندر جن بزرگون نے دیکھی ہین وہ میری اس قول کی تصدیق کرینگے۔ تحفۃ العلما و نور القلوب و حرز الوبا وغیرہ کے ناظرین میری باتکو سچ جانینگے۔ فضلای عرب و عجم علی الخصوص علمای حرمین شریفین نے بزرگ ممدوح کو جامع العلوم لکھا ہی۔ اور فضلای مصر و بغداد و ہند و سندھ نے فاضل و اکمل کو واقف منطوق و مفہوم کہا ہی۔ اور یہ فقیر تو مدت سی فاضل ممدوح کو عارف کبریا کہتا ہے

صوفی باصفا لکھا ہو۔ الٰہی میرے ظن کو یقین کردے۔ اور اوس بزرگ کے دل کو نور معرفت سے بھر دے آمین۔ بِجَاہِ حَبِیْبِکَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الطَّاہِرِیْنَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ فقط راقم سطور وکیل احمد عاجز متوطن سکندرپور

تقریظ عالم باعمل فاضل بی بدل کاشف غوامض علوم واقف منثور ومنظوم حضرت مولانا مولوی حافظ حاجی محمد عبد الحکیم صاحب سند یافتہ مدرسۂ مبارکہ دیوبند رئیس قصبہ کرانہ ضلع مظفرنگر مدرس مدرسہ عربیہ قصبہ ہسوہ ضلع فتحپور متصل شہر کانپور دام فیضہ الموفور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی محبتہ ساریۃ فی کل حبۃ وذرہ والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ الذی ھدانا الی حبل طاعۃ وبرّہ[1] * وعلی آلہ الاطہار البررہ * واصحابہ الاخیار المھرہ *

[1] ھذہ الجملۃ اقتبسہا استاذنا العلامۃ من الفتوحات المکیۃ للشیخ الاکبر قدس سرہ الاطہر ولا یخفی علی اہل الکمال ما فیہ من براعۃ الاستہلال فللہ در المتکلم بالسحر الحلال ۱۲ مولانا السید عبد الغنی تلمیذ المقرظ العلام مد ظلہما

[2] قال الشیخ ابن سینا رحمہ اللہ تعالیٰ فی آخر فن الالٰہیات من الشفاء ما نصہ وقد بسطت الشریعۃ الحقۃ التی اتانا بہا نبینا وسیدنا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم حال السعادۃ والشقاوۃ التی بحسب البدن ومنہ ما ھو مدرک بالعقل والقیاس البرہانی وقد صدقتہ النبوۃ وھو السعادۃ والشقاوۃ الثابتتان بالقیاس اللتان للانفس وان کانت الاوھام منا تقصر عن تصورہا الآن لما نوضح من العلل انتہی کلام الشیخ الرئیس بالفاظہ النفیسۃ یقول الفقیر عبد المغنی الحسوی ان ما بینہ سید العالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من احکام الطاعۃ والعبادۃ وما یؤل الیہ الانسان من السعادۃ والشقاوۃ فی الدنیا والآخرۃ ھی راسخۃ کلہا صافیۃ جلیہا یصدقہا العقول السلیمۃ وینکرہا الآراء السقیمۃ وقد نبہ علی سقمہا الامام حجۃ الاسلام فی کتابہ تہافت الفلاسفۃ من اراد الاطلاع علیہ فلیرجع الیہ مولانا السید عبد المغنی بن مولانا السید عبد السلام الحسوی قدس سرہ المعنوی (۳) قال الشیخ ابن منظور غفر لہ الغفور فی کتابہ المسمی بلسان العرب ان برّۃ اسم علم بمعنی البر معرفۃ فلذلک لم یصرف لانہ اجتمع فیہ التعریف والتانیث انتہی یقول الفقیر ولہذا لا یدخل علیہ الالف واللام والبر مرادف الطاعۃ کما صرح بہ الجوہری فی الصحاح فیکون عطف برہ علی الطاعۃ تفسیریا ۱۲ مولانا السید عبد المغنی الحسوی الفتحپوری دام فیضہ

أمّا بعد فان هذه الصحيفة الشريفة قوتٌ للقلوب ﴿ موصلةٌ الى المحبوب
للعشاق كتاب مرقوم ﴿ للمشتاق رحيق مختوم ﴿ كلُّ نظمٍ من منظومات الواصل
العارف ﴿ كنز الحكم والمعارف ﴿ وكل لفظٍ من ملفوظاتِ هذا الكامل الغارف
عين العلم والعوارف ﴿ منظوماته الطيبة طيبُ الفصوص والفتوحات ومواقع
النجوم ﴿ وملفوظاته المفخّمة مخُّ القشيرية والمنهاج واحياءِ العلوم ﴿ كيف لا وناظمها
من ينبع ينابيع الحكم من اقلامه ﴿ ولافظها من يفور عيونُ العلوم من كلامه
سميُّ ذي القرنين الاكبر ﴿ مولانا المولوي **محمد سكندر** الذي شهد على
فضله وعرفانه علماءُ المشارق والمغارب اصحاب المفاخر والمناقب ﴿ لاسيما
العلماءُ الكرام ﴿ من بلد الله الحرام ﴿ والفضلاءُ العظام ﴿ من مدينة خير الانام
عليه الصلوٰة والسلام ﴿ والافاضل الامجاد ﴿ من مصر وبغداد ﴿ والمشاهيرُ
من علماء الهند كالعالم الربانى مولانا الشيخ محمد لطف الله عليكرهي واستاذ
اهل الزمن مولانا الشيخ احمد حسن الكانفوري والفاضل الفخيم مولانا الشيخ محمد سلام الله
الاعظم كرهي والعلامة الماهر مولانا الشيخ محمد عبد الحق المهاجر ورئيس المتكلمين
مولانا الشيخ رحمة الله المهاجر وفخر الهند مولانا الشيخ محمد عبد الحي المحدث اللكنوي والاستاذ
المحقق مولانا الحكيم محمد امير شاه خان الصفوري وقد نظم هذا الاستاذ الكامل في مدح تلميذه
الواصل ابياتاً عديدة بليغة في لسانٍ عربيٍ وفي مدحه بالفاظ فخيمة ودعا له بدعوات عظيمة وهي
مستجابةٌ ان شاء الله تعالى وغيرهم من علماء الزمان احسن الله اليهم بمزيد الاحسان
اللّٰهم اجعل المصنِّفَ والمصنَّفَ مقبولَين في حضرات القدسية بجاه حبيبك
خير البرية عليه وآله الصلوٰة والتحية ﴿ حرره الاثيم عبد الحكيم عفى عنه الرحيم

حامد حسین عفی عنہ عرض کرتا ہی کہ جامع معقول و منقول حضرت مولانا مولوی حکیم سید
محمد حسن خانصاحب متخلص بہ حکیم متوطن قصبۂ موہان ضلع اونام ساکن شہر فرخ آباد دا
دام فیضہ نے جب اپنے قدوم میمنت لزوم سے جزیرۂ بمبئی کو مشرف فرمایا۔ تو عاجز نے دیوان
اپنے استاد کامل مولانا واصل کا اونکو دکھایا اور عرض کیا کہ انصافاً اسکے حسن و قبح پر
مجکو مطلع فرمائیے۔ حضرت حکیم نے اوّل سے آخر تک بغور ملاحظہ کیا۔ بعد ازان فرمایا کہ سوز و
درد کی اعتبار سے تو یہ دیوان ایسا ہی کہ جو اہل دل دیکھیگا یا سنیگا آنکھونمین آنسو بھر لائیگا
وجد مین آجائیگا۔ اور شاعری کی حیثیت سے مرتبہ اوسط مین ہی یہ مینے انصافاً کہا ہی
خاکسار نے عرض کیا کہ ہمارے استاد تو خود فرمایا کرتے ہین کہ شاعری کے دقائق سے نہ مین
کامل طور سے واقف ہون اور نہ مین اونکا خواہان ہون اہل دل میرے کلام سے محظوظ
ہون تو یہ کافی ہی۔ حضرت حکیم نے فرمایا کہ میرے اشعار بھی اگر اسکے ساتھ طبع کراؤ تو لکھدون
عاجز نے عرض کیا کہ اگر جلدی ہو سکین تو طبع ہونا ممکن ہی ورنہ نہین کیونکہ کتاب چھپ
چکی ہی حضرت حکیم نے فرمایا کہ اسیوقت اپنے ہمراہ لیتے جاؤ قلم اوٹھایا اور اشعار مرقومۂ ذیل
اوسیوقت لکھکر میرے حوالہ کیئے خاکسار نے کہا کہ سبحان اللہ شاعری اسکا نام ہی مولانا حکیم صاحب
نے تیس برس شاعری کی مشق کی ہی اور ہزارہا اشعار عربی فارسی اردو کے اونکو حفظ ہین حضرت
مولانا غلام علی آزاد بلگرامی قدس سرہ السامی کے اقربا مین سے ہین حضرت حکیم صاحب کے قصیدہ
مین اشعار بہت ہین اونمین سے بعض کو یہان لکھتا ہون وھی ھذہ

چمن مین بلبل نالان یہ کر رہی ہے صفیر — کہ ایک گل ہی ریاض جہان مین
خزان کے جور و تعاول سے مثل سرو آزاد — بہار گلشن اسلام و مایۂ تقوی
چراغ کعبۂ دین شمع قبلۂ ایمان — فروغ صبح صفا نور مہر [illegible]

وہ کون ہے کہ قلم اوسکا نام لیتے وقت
جھکا ہے از پئے تعظیم واز پئے توقیر

نصیر دین نبیؐ مولوی سکندر شاہ
ذکی و عالم و قمقام و فاضلِ نحریر

فنونِ عقلی و نقلی مین طاق جوہر فرد
علومِ ظاہر و باطن مین بیمثال و نظیر

یہ سب کمال ہین دون اوسکی شان جو اللہ کو
کمال اور ہے کرتا ہون جسکی مین تفسیر

خدا کے عشق مین مشغول حال ہین ہر وقت
رسولِ پاک سی ہے اونکو عشق بیتا شیر

صحابہ سی بھی ہے الفت انہین بحد کمال
ہے اولیا کی محبت ازل سی اونکا خمیر

چنانچہ ایک نمونہ اوسکا ظاہر ہے
لکھی ہین چند کتابین انہون نے تحریر

عرب کے ہین جو فحول و جہابذہ علما
ہوئے ہین دستخط و مہر سے نصیر و ظہیر

پسند کرکے بحق منصفانہ دی ہے داد
جو پوچھو سچ تو ہین ابنا رسی بقدر شعیر

علاوہ اونکے جو لکھے ہین مختصر دیوان
کہ ہین وہ جامع اضداد بس عسر و یسیر

زبان پارسی و اردو مین معلّے ہین
کہ صنعتین ہین عیان جنسی بے حد و تحصیر

ہر ایک شعر ہے نشتر کہ دل مین چبھتا ہے
چھری کٹاری ہین مصرع کہ دلمین ہین جاگیر

ہر ایک رنگ کا انسان کو لطف دیتا ہے
بجا ہے حفظ کرے اسکو ہر صغیر و کبیر

ہر ایک شخص کو ملتا ہے اوس سے مطلبِ دل
عجب کلام ہے اور اوسمین ہے عجب تاثیر

خدا ہے پاک کرے اونکی عمر مین برکت
کہ مغتنم ہین جہا مین وہ صاحبِ توقیر

رہین جہا مین جبتک رہین بعیش و نشاط
بحسنِ خاتمہ جائین بپیش ربّ نصیر

حکیم جو کوئی انکے کلام کو دیکھے
عجب نہین ہے کہ ہو جائے عاشق دلگیر

شگفتہ ہین گل رنگین زبس معانی کے
ہر ایک صفحہ ہے دیوان کا گلشن کشمیر

اعتذار خدا کے فضل سے امید ہے کہ اہل کمال اس کتاب کی صحت اور خوبی سے خوش ہونگے اور خفیف اغلاط جنسے مطلب کتاب کا فوت نہین ہوتا معاف فرمائنگے کیونکہ اس قسم کے اغلاط اہل تمیز کو ابتدا ہی نظر مین معلوم ہو سکتے ہین جیسے صفحہ ۱۱ سطر ۶ مین لفظ ہی کاتب سے چھوٹ گیا ہے مسودہ مین یون ہے ع نازم غریب اہل ہے یا لیتہٗ ۔ اور صفحہ ۲۲ سطر ۱۹ ۔ اصل مین ہمین ہے اور کاپی پر ہمی مرقوم ہوا ۔ اور صفحہ ۳ سطر [illegible] ہے اور کاپی پر سہو سے عقبے لکھا گیا علیٰ ہذا اسی قسم کے اور بھی اغلاط کاتب سے ہو گئے اور [illegible]

اشعار از قصیدهٔ شاعر نازک خیال صوفی صاحب کمال حضرت مولانا مولوی حاجی ...ل حسین صاحب مصنف دیوان چراغ بقا متوطن قصبه جلالپور ضلع فیض آباد ...بی شاگرد رشید جامع معقول و منقول حضرت مولانا مولوی حافظ نثار احمد خان صاحب رئیس شاهجهانپور متخلص ثاقب سلمهما الله الوهاب

بهترین قول حمد یزدان ست — آنکه معبود جن و انسان ست

نعتِ سلطانِ انبیاے کرام — آمده در زبور و فرقان ست

آل و ازواج و دوستدارانش — هر یکے شمعِ بزمِ ایمان ست

زمرهٔ اولیاے امتِ او — هادیِ ما براه ایقان ست

بر همه رحمتِ خدا بارد — تا زمانیکه باد و باران ست

پس ازان میکند تجمل نظم — مدح شیخے که اہل عرفان ست

نام او شد عطا ز حضرتِ حق — قبل میلاد او که ذیشان ست

شد بشارت بمادرش از غیب — کاین سگے در محبتِ یزدان ست

صرفی و نحوی و [illegible] زمان — منطقیِ عینِ نوعِ انسان ست

هم محدث هم اصولے و صوفی — واقفِ رمزهای قرآن ست

مخزنِ علم و حلم و جود و کرم — معدنِ عقل و خلق و احسان ست

منکر آنچنان که می گویند — جاهلِ گفتهاے خردان ست

بیقین نزد صاحبان خرد — اینچنین شیخ فخر دوران ست

مرشد سالکانِ راهِ [illegible] — هادیِ خلق سوی یزدان ست

ناظم و ناثر و فصیح بیان — در بلاغت مثال سحبان ست

...ل صحیفه را دیدم — منتخب در دو دردمندان ست

...عرب تا عجم صغیر و کبیر — مدح خوانِ کمالِ ایشان ست

چند ابیات مختصر آوردم — گر قبولش کنند احسان ست

اعلان

طالبان سعادت کو بشارت کہ مجموعہ رسایل عدیدہ متضمنہ مضامین مفیدہ
یعنی صحیفہ عشق معہ ضمیمہ صحیفہ مصنفہ مولانا شاہ سکندر مشہور مولوی سکندر علیخان
واصل وجوابات مسائل شعریہ وشرعیہ مصنفہ مولانا واصل وشاگردان واصل و
مفید الصالحین مولفہ مولوی شیخ داؤد صاحب پوتر ایک متقدم کار پردازان
مطبع صفدری سلمہم اللہ القوی بصرف زر کثیر از آن امیر نامی تاجر گرامی قدر دان
علما جوہر شناس فضلا محسن شرفا خادم فقرا رئیس اعظم جزیرہ معمورہ بمبئی محب رسول
ثقلین جناب ملا شیخ عبد الحسین اصلح اللہ حالہ فی الدارین حسب فرمایش عزیز مصر ہنر
شناسی جناب مولوی حسین علی صاحب مدرسی منصرم کارخانہ تجارت جناب حاجی شیخ
نور الدین بن جیوا خان سن علیہ الشان چھپکر طیار ہوا یہ مجموعہ فقط ایک نفر کو مفید نہی بلکہ
ہر فرد بشر کو مفید ہی اردو زبانکو مفید فارسی خوان کو مفید عاشق کو مفید طالب حال
اولو الالباب کو نافع عالم فضیلت مآب کو نافع صوفی عالیجناب کو نافع شوقین کے
بکار آمد فقرا کے بکار آمد ادبا کے بکار آمد ہی باوجود فوائد کثیرہ کی قیمت اس مجموعہ کی بلحاظ
تخفیف خریداران بہت ہی کم رکھی ہی یعنی آٹھ آنہ [illegible] قیمت نیز نصیبہ [illegible]
مقامات مفصلہ ذیل سی یہ مجموعہ ملسکتا ہی ڈاک کا محصول اور ریلوے کا صرف قیمت علاوہ

خریدار ہو گا بمبئی بھنڈی بازار دکان کتب مطبع [illegible] شیخ نور الدین
جیوا خان صاحب تاجر کتب لکھنؤ بازار [illegible] دکان [illegible]